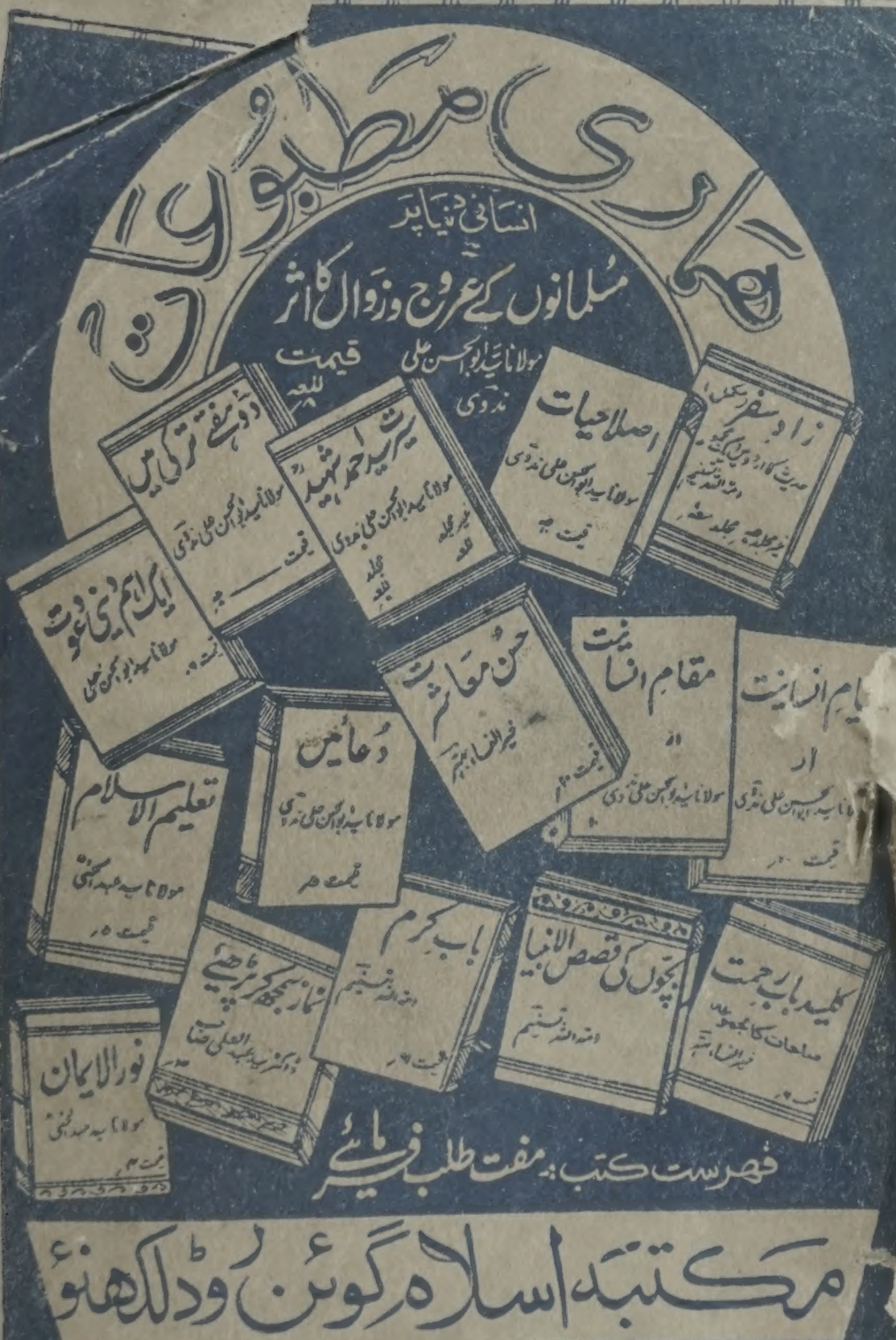


سرکار پرنٹنگ پریس امین آباد لکھنؤ

۲۵۵

ناشر

مکتبۂ اسلام

گوئن روڈ

لکھنؤ

ہماری

مطبوعات

کی

مختصر فہرست

غلط	صحیح	سطر	صفحہ
تبنعثُ	تُبْعَثُ	۴	۲۶۴
مًا	مَا	۱۰	۲۶۵
دَعْوَةِ	دَعْوَةٍ	۱۳	۲۷۱
اغْنی	اغْنِنِیَ	۱۱	۲۷۴
متلہ	مثلہ	۱۵	۲۹۱
اُعرِضُوا	آعْرَضُوا	۸	۲۹۹
صات	مہات	۱۲	۳۰۷
ناصِلُوا	فَاَصْلِحُوا	۱۴	۳۲۶
ان	اس	۶	۳۲۹
ان کے پاس	×	۹	۳۳۰
پر رحم تو	پر تو رحم	۵	۳۳۳
زیج	زیج	۱۶	۳۳۶
سے	نے	۱۶	۳۴۱
الیتمیٰ	وَالیتمیٰ	۶	۳۴۲
وَابنُ مَامَلَکَ	وابن السَّبِیلِ وَمَامَلَکَتْ	۸-۹	۳۴۲
اس کر دیا ہے	اس کو تکلیف دیا ہے	۱۲	۳۴۶
یامُن کُم	یامُرُکُمْ	۳	۳۴۷
دو	وہ	۱۲	۳۴۷
اور مجھے حکم دیا گیا ہے	اور ان کو حکم نہیں دیا گیا مگر	۱۴	۳۵۱
صَغوانِ	صَفْوَانٍ	۷	۳۵۲
رونے والا	رونے والال	۲	۳۷۲

غلط	صحیح	سطر	صفحہ
شیرینی	اُجرت	۱۵	۳۷۴
ڈال ڈال	ڈال	۱۳	۳۷۶
عرض	غرض	۱	۳۸۰
سغبوض	مبغوض	۸	۳۹۱
صلی اللہ	×	۱۰	۳۹۲
التّریخُ	السّریخُ	۱۲	۳۹۲
بہ	یہ	۱	۳۹۶
قت	دقت	۹	۳۹۶
آخر عہد پر رکھتے ہیں	آخرت پر ایمان رکھتے ہو	۱۴	۴۰۶
داپش	واپس	۱۵	۴۰۸
دو	وہ	۹	۴۱۴
مُشیّد کا	مُشَیَّد کا	۱۵	۴۱۶
مُردوں	مَردوں	۱۲	۴۲۱
دن	×	۳	۴۲۴
نقسہ	نفسہ	۱۵	۴۲۰
بسی	بس	۱۶	۴۲۵
دیتھو	دیکھو	۲	۴۲۸
ورزخیوں	دوزخیوں	۱۳	۴۳۲
فرما	نے فرمایا	۲	۴۴۴
جو میں نے	جو ہم نے	۵	۴۴۸
کیا آپ اپنے	کیا اپنے	۳	۴۵۵
نہ دکھائی	دکھائی	۱۴	۴۵۸
جنت کے باغ ہیں	باغات ہیں	۴	۴۶۵
رَحِیمُ مختوم	رَحِیقٍ مختوم	۱۲	۴۷۲
آغلن	اَغْلِقْ	۱۵	۴۷۷
بایْمَانِھم	بِاِیْمَانِھِم	۱۵	۴۷۹

غلط نامہ

ناظرین حسب ذیل غلطیوں کو درست فرمالیں

غلط	صحیح	سطر	صفحہ
مردوں سے نہیں	مردوں کی طرح نہیں	۱۵	۲۶
کا	پر	۷	۳۱
بآحْسَنَ	بِآحْسَنِ	۸	۳۹
چھناک	چھینک	۶	۵۱
سے	×	۱	۵۳
لاً	لَا	۱۰	۵۷
دبِّ	رَبّ	۱۷	۵۸
مُبغیزہ	مُستبیرہ	۱۷	۶۸
ان	اس	۱۵	۷۰
ھَا	ھُو	۶ تا ۱۰	۷۱
مَرد	مُردہ	۱۰	۷۳
جتی	جتنی	۱	۷۵
ظھورہ	ظھورھم	۴	۸۴
پڑھتے	چڑھتے	۵	۸۷
حضرت	حضرت	۷	۸۸
کرنے کرنے	کرنے	۱۰	۹۱
بشاک	بیشاک	۹	۹۵
آواز پرجو	آواز پر اور جو	۶	۹۶
نے سے	سے	۱۵	۱۱۸

غلط	صحیح	سطر	صفحہ
دو	وہ	۷	۱۲۴
ادافول	ازافول	۱۱	۱۳۰
آے	اے	۱۲	۱۳۹
عطائی	عطا فرمائی	۱۵	۱۴۷
رسول اللہ صلے اللہ	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۳	۱۴۹
رسول اللہ علیہ وسلم	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۱	۱۷۳
صلی اللہ صلی اللہ	صلی اللہ	۱۰	۱۸۴
رسول اللہ علیہ وسلم	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۵	۱۸۵
اللہ جہاد	اللہ نے جہاد	۱۶	۱۹۱
×	اللہ بڑا رحیم اور بخشنے والا ہے	۱	۱۹۲
لے چلو	چلو	۲	۲۰۳
جو رس	جو	۱۱	۲۱۰
صلی اللہ صلی اللہ	صلے اللہ	۱۳	۲۱۸
آدمی کی بھی	آدمی کو بھی	۹	۲۲۴
فرمانبرو	فرمانبردار	۷	۲۳۴

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ وَاٰخِرُ دَعْوَاهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

(یونس - ع ۱۲)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ هَدٰنَا اللّٰهُ (اعراف ع ۵)

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ - پاک ہے تو اے اللہ - اور تَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ (یہ آپس میں دعائے خیر اور سلام) اور آخری بات یہ بات ہو گی کہ ساری خوبی اس کے لئے ہے جو دنیا جہاں کا پروردگار ہے

اس اللہ کا شکر ہے جس نے ہم کو ہدایت عطا فرمائی اور ہم تو ہدایت پانے والے نہ تھے اگر اللہ ہم کو ہدایت نہ کرتا -

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِی الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اللہ رب العزت کی مدد اور توفیق سے یہ کتاب ناچیز گنہگار کے ہاتھوں سے پوری ہو گئی فلک الحمد و لک الشکر ۔ اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمائے اور اس کتاب کو باقیات الصالحات میں شامل فرمائے اور پڑھنے والوں اور سننے والوں کے لئے مفید سے مفید تر ثابت فرمائے - آمین ثم آمین - اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

ختم شد

دیدارِ خداوندی | حضرت جریر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ایک رات ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے، آپ نے چاند کی طرف دیکھا (اور یہ چودھویں رات تھی، چاند پوری آب و تاب کے ساتھ نکلا تھا) پھر فرمایا یقیناً تم اپنے پروردگار کو اسی طرح دیکھو گے جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو اور بلا زحمت دیکھو گے کوئی کشمکش نہ ہوگی۔ (بخاری، مسلم)

حضرت صہیبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائے گا، کچھ اور بھی تم کو چاہیے وہ عرض کریں گے آپ نے ہمارے منہ روشن کر دیے۔ ہم کو جنت میں داخل فرمایا دوزخ سے نجات عطا فرمائی، اب ہم کو کیا چاہیے (یعنی سب طرح کی نعمتیں تو عطا فرما دیں، اب کس چیز کی کمی ہے) پس اس وقت حجاب اُٹھ جائے گا اور اپنے پروردگار کے دیدار سے مشرف ہوں گے۔ یہ نعمت ایسی پیاری ہوگی کہ بہشت کی کوئی نعمت اسکے مثل کی نہ ہوگی۔ (مسلم)

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا	جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے ان کو ان کا رب مقصود تک پہنچائے گا ان کے ایمان کی وجہ سے کہ ان کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور آسائش کے باغوں میں وہاں ان کے یہ بول ہوں گے

عیشِ دوام

حضرت ابو سعیدؓ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو ایک منادی کرنے والا پکار کر کہے گا کہ اے جنتیو! اب تم ہمیشہ زندہ رہو گے کبھی نہ مرو گے اور ہمیشہ چین کرو گے کبھی فکر اور پریشانی میں مبتلا نہ ہو گے۔ (مسلم)

ادنیٰ جنتی کا مقام

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ادنیٰ جنتی کا یہ مرتبہ ہو گا کہ پروردگار اس سے فرمائیگا جو کچھ تیری تمنا ہو بیان کر، تو وہ اتنی تمنائیں ظاہر کریگا کہ حد کر دیگا، اللہ تعالیٰ فرمائیگا سب آرزوئیں بیان کر دیں بس۔ وہ عرض کریگا ہاں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا جو کچھ تیری خواہش ہے وہ بھی لے اور اسکے مثل اور بھی لے۔ (مسلم)

رضائے الٰہی

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ جنتیوں سے فرمائیگا اے جنتیو! وہ کہیں گے اے ہمارے رب ہم حاضر خدمت ہیں اور ساری بھلائیاں تیرے دستِ قدرت میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیگا تم راضی ہو۔ وہ عرض کریں گے ہاں پروردگار بھلا ہم کیوں نہ راضی ہوں گے! آپنے تو ہم کو وہ کچھ عطا فرمایا جو اپنی مخلوق میں کسی کو بھی نہیں دیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اس سے بھی بہتر تم کو ایک چیز دوں۔ وہ عرض کریں گے اس سے افضل بھی کوئی چیز ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہاں، وہ یہ کہ میں ہمیشہ تم سے راضی رہوں گا اور کبھی ناراض نہ ہوں گا۔ (بخاری۔ مسلم)

فرمایا جنت میں ایک بازار ہوگا جنتی لوگ ہر جمعہ کو اس میں جمع ہوں گے اور شمال سے ایک ہوا آئے گی جو ان کے چہروں اور کپڑوں پر طرح طرح کی خوشبو نچھاور کر دیگی جس سے ان کا حسن وجمال اور بڑھ جائے گا انکی خوبصورتی کو چار چاند لگ جائیں گے اور پھر جب وہ اپنے گھروں کو پلٹیں گے تو گھر والے کہیں گے اللہ اکبر تم بہت ہی حسین ہو کر آئے ہو وہ کہیں گے واللہ تم بھی تو حسن وجمال میں بے نظیر ہو رہی ہو۔ (مسلم)

رفقائے جنت

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنتی ایک دوسروں کو جھروکوں سے اس طرح دیکھیں گے جیسے تم آسمان میں ستاروں کو دیکھتے ہو۔ (بخاری۔مسلم)

آنکھوں کی ٹھنڈک

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مجلس میں شریک تھا، آپ نے بہشت کا پورا پورا حال بیان فرمایا، آخر میں یہ فرمایا کہ اس میں وہ چیزیں ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی نہ کسی کان نے سنی اور نہ کسی آدمی کے دل میں اس کا خیال تک آیا، پھر آپ نے یہ آیت شریفہ پڑھی تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ ۔ (ترجمہ:۔ ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں اور اپنے رب کو ڈر اور امیدواری سے پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں پس کوئی نہیں جانتا جو ان کیلئے چھپا رکھی گئی ہے آنکھوں کی ٹھنڈک) (بخاری)

اور بعض بعض کو نہ دیکھیں گے۔ (بخاری۔ مسلم)

جنت کے درخت حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے کہ موٹا تازہ تیز قدم گھوڑے سوار سو برس اس پر چلے تو اس کو ختم نہ کرسکے۔ (بخاری۔ مسلم)

ایک صحیح روایت میں ہے کہ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ وہ گھوڑے اس کے سایہ میں سو برس چلے تو اس کو قطع نہ کرسکے۔

اہل جنت کے مراتب حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ سرور کائنات سرکار دو عالم نے فرمایا جنتی اپنے اوپر کے درجہ والوں کو ایسا دیکھیں گے جیسے آسمان کے کنارے پر مشرق و مغرب کے روشن ستاروں کو دیکھتے ہو اور یہ فرق ان کے مراتب کے سبب سے ہوگا، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ بلند مرتبے تو پیغمبروں کو حاصل ہوں گے دوسرے بھلا ان مرتبوں کو کہاں پہنچیں گے آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے یہ مرتبہ ان کو ملے گا جو اللہ پر ایمان لائے اور پیغمبروں کو برحق جانا۔ (بخاری۔ مسلم)

جنت کا ایک ٹکڑا حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک کمان کی مقدار کی جگہ اس سے بہتر ہے جس پر سورج نکلتا ہے اور ڈوبتا ہے (یعنی دنیا اور دنیا کی سب چیزوں سے بہتر) (بخاری۔ مسلم)

جنت کا بازار حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

کان نے سُنا، نہ کسی کے دل میں اس کا تصور آیا۔ (مسلم)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سب کے بعد دوزخ سے نکالا جائے گا اور سب کے بعد جنت میں داخل ہوگا اس کو میں خوب جانتا ہوں وہ شخص ایسا ہوگا۔ دوزخ کی تکلیفوں سے چکنا چور ہو کر) گھٹنوں کے بل چل کر دوزخ سے نکلے گا۔ پس اس سے اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیگا جا جنت میں داخل ہو جا۔ وہ جنت میں جائے گا تو اپنے خیال میں اسکو بھری ہوئی دیکھ کر عرض کریگا خداوندا میں اس میں کہاں رہوں، یہ تو بالکل بھری ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا جنت میں داخل ہو جا۔ وہ پھر جنت میں جائے گا اور اسکو اپنے خیال میں بھری ہوئی دیکھ کر واپس ہوگا اور عرض کریگا بار الٰہا میرے جنت میں رہنے کی گنجائش کہاں، وہ تو بالکل بھری ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا جا جنت میں داخل ہو جا، تجھ کو دنیا کے برابر بلکہ دس گنا اور زیادہ جگہ دی گئی، وہ عرض کرے گا اے پروردگار تو بادشاہ ہو کر مجھ سے مذاق کرتا ہے۔ راوی ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ اس حال کو بیان کر کے اس قدر ہنسے کہ آپ کے دندان مبارک کھل گئے، اور یہ جنت کے ادنیٰ آدمی کا درجہ ہوگا۔ (بخاری۔ مسلم)

جنت کے خیمے حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہشت میں مومنوں کے لئے موتی کے خیمہ ہوں گے جو اندر سے بالکل خول ہوں گے، ان کا طول ساٹھ میل کا ہوگا ان خیموں میں ان کے گھر والے رہا کریں گے

بخاری و مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ ان کے برتن سونے چاندی کے ہوں گے اور ان کا پسینہ مشک کی طرح خوشبودار ہوگا۔ ہر مرد کی دو دو حوریں ہوں گی وہ حوریں ایسی نازک اندام ہوں گی کہ ان کی پنڈلیوں کا گودا گوشت کے اندر سے دکھائی دیگا اور وہ آپس میں ایک جان دو قالب ہو کر رہیں گے اور صبح و شام اللہ کی پاکی بیان کریں گے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت موسیٰؑ نے اپنے پروردگار سے سوال کیا اہل جنت کے ادنیٰ آدمی کا کیا درجہ ہوگا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا جنتی جب جنت میں داخل ہو چکیں گے تو وہ شخص آئے گا اس سے کہا جائے گا کہ تو بھی جنت میں داخل ہو جا، وہ عرض کریگا خداوند سب لوگ تمام منزلیں تو سنبھال چکے ہیں بھلا میں کیسے داخل ہو سکتا ہوں تو اس سے کہا جائے گا اگر دنیا کے ایک بادشاہ کے ملک کے برابر تجھے ملک دیدیں تو کیا تو اس پر راضی ہو جائے گا، وہ کہے گا اے پروردگار میں راضی ہوں تو اس سے کہا جائیگا کہ تجھ کو اس سے پانچ حصہ زیادہ دیا۔ وہ عرض کریگا اے رب میں راضی ہوں، پھر کہا جائیگا کہ پانچ حصہ کے علاوہ دس حصے اور مزید، پھر اسکے علاوہ تیرے لئے ہر وہ چیز موجود ہوگی جس کا تیرا جی چاہے اور جس سے تیری آنکھوں کو لذت حاصل ہوگی۔ وہ عرض کریگا پروردگار میں راضی ہوں۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا خداوندا سب سے بڑا مرتبہ والا کیسا ہوگا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ لوگ ایسے ہیں کہ میں نے اپنے ہاتھ سے انکی عزت کا درخت لگایا اور اس پر مہر لگادی وہ ایسا ہے کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی

جنت میں کھائے پیئیں گے لیکن وہاں نہ پاخانہ ہوگا نہ پیشاب، نہ تھوک کھنکار، کھانا ایک خوشبودار ڈکار کے ساتھ ہضم ہو جائیگا اور دنیا کی زندگی سانس لینے پر موقوف ہے لیکن اس عالم پاک میں سُبحَانَ اللّٰہ۔ اَلحَمدُ لِلّٰہ سانس لینے کے قائم مقام ہوگا اور یہی روح کی راحت کا باعث ہوگا۔

جنت کی نعمتیں انسانی خیال سے بالاتر

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی ایسی چیزیں تیار رکھی ہیں، جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی نہ کسی کان نے سنیں اور نہ کسی آدمی کے دل میں خیال گزرا، پھر فرمایا اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو فَلَا تَعلَمُ نَفسٌ مَّا اُخفِیَ لَھُم مِّن قُرَّةِ اَعیُنٍ ؕ ترجمہ:۔ کوئی شخص نہیں جانتا جو چھپا رکھی گئی ہے ان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک (بخاری، مسلم)

خوش نصیب جنتی

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے جو لوگ جنت میں داخل ہوں گے ان کے چہرے بدر کامل کی طرح چمکیں گے اور ان کے بعد والی جماعت روشن ستاروں کی طرح چمکے گی اور وہاں نہ پیشاب ہوگا نہ پاخانہ، نہ تھوک نہ کھنکار، ان کی کنگھیاں سونے کی ہونگی، ان کا پسینہ مشک کی مانند خوشبودار ہوگا، انکی انگیٹھیوں میں خوشبودار اگر اور عود سلگے گا، انکی بیویاں حورعین ہوں گی (یعنی بڑی آنکھوں والی) سب خوش خلق آپس میں مل جل کر رہنے والی ہوں گی اور سب اپنے باپ حضرت آدم کی شکل وصورت میں ہوں گے اور انہیں کے قد کی طرح ساٹھ ساٹھ گز کے ہوں گے۔ (بخاری، مسلم)

فِی جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ یَلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّ اِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ ۞ کَذٰلِكَ وَ زَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِیْنٍ ۞ یَدْعُوْنَ فِیْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِیْنَ ۞ لَا یَذُوْقُوْنَ فِیْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰی وَ وَقٰهُمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ ۞ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۞ (دخان)

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ عَلَی الْاَرَآئِكِ یَنْظُرُوْنَ ۞ تَعْرِفُ فِیْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِیْمِ ۞ یُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِیْقٍ مَّخْتُوْمٍ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ وَفِیْ ذٰلِكَ فَلْیَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ۞ وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِیْمٍ عَیْنًا یَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ۞ (مطففین)

اور چشموں میں باریک اور دبیز ریشمی کپڑے پہنیں گے اور آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے اور اس طرح رہیں گے اور انکی شادی کردیں گے بڑی آنکھوں والی حوروں سے اور وہاں ہر قسم کے میوے باطمینان منگائیں گے، وہاں موت کا مزا نہ چکھیں گے بجز پہلی موت کے اور اللہ نے بچا لیا ان کو دوزخ کے عذاب سے تمہارے رب کے فضل کے سبب سے یہی بڑی کامیابی ہے۔

بیشک نیک لوگ آرام میں ہوں گے تختوں پر بیٹھے دیکھتے ہوں گے ان کو خالص شراب پلائی جائیگی جس پر مشک کی مہر ہوگی حرص کرنے والوں کو چاہیے کہ اس میں حرص کریں اور اس کی آمیزش تسنیم کی ہوگی، یہ وہ چشمہ ہے جس سے مقرب پئیں گے۔

احادیث

جنت کی زندگی | حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنتی

وَمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ ۝
(حجر - ع ۴)
يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ
وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ۝
اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَ
اَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ۝
يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ
مِّنْ ذَهَبٍ وَّ اَكْوَابٍ وَّ
فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ
وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ وَاَنْتُمْ
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وَتِلْكَ
الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا
بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ لَكُمْ
فِيْهَا فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا
تَاْكُلُوْنَ ۝ (زخرف - ع)
اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ۝

ہوں گے نہ ان کو وہاں کوئی تکلیف
پہنچے گی اور نہ وہاں سے نکالے جائیں گے
اے میرے بندو آج کے دن سے
نہ تمہیں کوئی خوف ہوگا اور نہ تم غمگین
ہوگے اور جو لوگ ہماری آیتوں پر ایمان
لائے اور مسلمان رہے داخل ہو جاؤ جنت
میں تم اور تمہاری بیبیاں تمہاری عزت
کی جائے گی، ان پر سونے چاندی کے
رکابی پیالوں کا دور چلایا جائے گا اور جو
کچھ وہ چاہیں گے اور جس سے ان کی آنکھیں
لذت پائیں گی وہ سب بہشت میں موجود
ہوگا اور تم ہمیشہ اس میں رہو گے، یہ وہی
جنت ہے جس کے تم وارث بنائے
گئے ہو ان اعمال کے بدلے جو تم کرتے تھے
تمہارے لئے یہاں کثرت سے میوے ہیں
جن میں سے کھاتے ہو
بیشک پرہیزگار امن کی جگہ میں باغوں

کیا کرو کیونکہ میں نے تم کو کثرت سے دوزخ میں دیکھا ہے۔ ایک عورت نے عرض کیا
یا رسول اللہ عورتیں دوزخ میں زیادہ کیوں جائیں گی۔ آپ نے فرمایا تم لعنت بہت
کرتی اور شوہر کی ناشکری بہت کرتی ہو اور میں نے عقل و دین کے نقص کے باوجود
دانا پر غلبہ پانے والا ابھی تم سے زیادہ کسی کو نہیں پایا۔ اس نے عرض کیا ناقصات العقل
اور ناقص الدین کا کیا مطلب۔ فرمایا دو عورتوں کی شہادت ایک مرد کے برابر ہو
یہ عقل کا نقصان ہے اور ہر مہینے نماز کی کمی اور روزے کا چھوڑنا یہ دین کا نقصان ہے۔
(م)

جنت کی صفتوں کا بیان جو اہل ایمان کے لئے تیار کی گئی ہے

آیات

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ ۝ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ۝ لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّ	بیشک پرہیزگار باغوں اور چشموں میں ہوں گے (کہا جائے گا) داخل ہو جاؤ امن اور سلامتی کے ساتھ اور جو کچھ ان کے دلوں میں رنجش تھی اس کو ہم نکال ڈالیں گے پس وہ بھائی بھائی ہو جائیں گے آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے

راوی ہیں اُن سے پوچھا گیا کہ کون سا استغفار حضور پڑھتے تھے۔ انہوں نے کہا
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ (مسلم)

وفات سے پہلے حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات سے پہلے کثرت سے فرمایا کرتے تھے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ (۱) ۔ (بخاری۔ مسلم)

اللہ کی رحمت و بخشش حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو فرماتے تھے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اے بنی آدم جب تک تو مجھ سے مانگے گا اور مجھ سے امید رکھے گا تو میں تجھ کو بخشوں گا، چاہے تو کسی عمل پر ہو اور میں کچھ پرواہ نہ کروں گا (یعنی تجھے بخش دینا میرے نزدیک کوئی بڑی بات نہ ہوگی) اے بنی آدم اگر تیرے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں اور تو مجھ سے بخشش طلب کرے تو میں تجھ کو بخش دوں گا اور کچھ پرواہ نہ کروں گا۔ اے آدم کی اولاد اگر تم اس قدر خطائیں کرو کہ زمین تمہاری خطاؤں سے پُر ہو جائے اور پھر مجھ سے ملو لیکن میرا شریک نہ ٹھہراؤ تو میں تمہارے پاس اتنی ہی مغفرت کے ساتھ آؤں گا کہ زمین بھر جائے۔ (ترمذی)

عورتوں کو صدقہ و استغفار کی تاکید حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عورتو صدقہ کیا کرو اور کثرت سے استغفار

(۱) اے اللہ تو پاک ہے اور تیری ہی تعریف ہے۔ میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں

سیدالاستغفار حضرت شداد بن اوسؓ سے

سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیدالاستغفار یہ ہے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ

(ترجمہ:۔ اے اللہ تو ہی میرا مالک ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے مجھ کو پیدا کیا، میں تیرا بندہ ہوں اور میں اپنی استطاعت بھر تیرے عہد اور تیرے وعدے پر قائم ہوں، اپنے گناہوں کی برائی سے تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اور جو مجھ پر تیرے احسان ہیں اس کا مقر ہوں اور اپنے گناہوں کا معترف ہوں، سو مجھ کو بخش دے، اس لئے کہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں ہے) پھر فرمایا کہ جو کوئی اس کو دن میں سچے دل سے پڑھے اور اسی دن مر جائے تو وہ شخص جنت میں جائیگا اور اگر رات کو سچے دل سے پڑھے گا اور مر جائے گا تو وہ جنت میں جائے گا۔ (بخاری)

نماز کے بعد استغفار حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ حضور ہر نماز کے بعد تین مرتبہ استغفار پڑھتے تھے اور پھر یہ کلمات زبان مبارک سے فرماتے تھے اَللّٰھُمَّ[1] اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ۔ اوزاعی اس حدیث کے

(۱) الٰہی تو سلام ہے اور تجھی سے سلامتی ہے اور تو بابرکت ہے اے بزرگی اور بخشش کے مالک۔

قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ تم کو توفنا کرے اور دوسرے ایسے لوگ پیدا کر دے جو گناہ کریں اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو بخش دے۔ (مسلم)(۱)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک مجلس میں حضورؐ نے سو مرتبہ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَتُبْ عَلَیَّ فَاِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ۰ پڑھا۔(۲) ہم اس کو شمار کرتے جاتے تھے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا جس نے استغفار کو اپنے اوپر لازم کر لیا تو اللہ تعالیٰ اسکی ہر تنگی کو دور فرما دیگا اور ہر غم سے خلاصی کریگا اور اسکو رزق ایسی جگہ سے عطا فرمائے گا جہاں سے اس کو خیال بھی نہ ہوگا۔ (ابوداؤد)

حضرت ابو مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ(۳) پڑھ لیا تو اس کے گناہ بخش دئے جائینگے اگرچہ وہ کفار کی لڑائی سے پیٹھ موڑ کر بھاگا ہی ہو(۴)

---

(۱) حضورؐ نے اس حدیث میں لوگوں کو توبہ کی ترغیب دی ہے ظاہر ہے کہ یہ حدیث سُن کر کسی کو توبہ کی ترغیب نہ ہوگی دوسرے صحابہؓ پر خوفِ خدا اس قدر غالب تھا کہ دنیا ان کے لئے سوہانِ روح تھی ان کو تسلی دی کہ جہاں اسکو قہار سمجھتے ہو وہاں رحیم و کریم بھی سمجھو اسکی صفت رحمٰن و رحیم بھی ہے، یہاں ایک بات اور بھی بتانے کی ہے وہ یہ کہ لوگ اس حدیث کو سُن کر گناہ کی جرأت نہ کریں کیونکہ قصداً گناہ کرنا سراسر نافرمانی اور سرکشی ہے ہاں اگر غلطی سے گناہ ہو جائے تو پھر اللہ کی رحمت سے ناامید ہونا کفر ہے اس کو رحیم و کریم سمجھ کر سچے دل سے توبہ کرے یہی توبہ اللہ کو پسند ہے کہ بندہ خطا تو کرے لیکن اپنے گناہ پر پشیمان ہو کر ہم سے اپنی خطا کی معافی چاہتا ہے۔ (۲) اے اللہ مجھے بخش دے میری توبہ قبول کر بیشک تو ہی توبہ قبول کرنے والا ہے رحمت والا ہے (۳) میں اس اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ۝ (انفال-ع۴)

اور اللہ ان کو عذاب نہ دیگا جب تک تم ان میں ہو اور اللہ ان کو عذاب نہ دیگا جب تک وہ استغفار کرتے رہیں۔

وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ (عمران-ع۱۴)

وہ لوگ جو کوئی بُرا کام کر بیٹھتے ہیں یا اپنے نفس پر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش چاہتے ہیں اور اللہ کے سوا کون گناہوں کو بخشنے والا ہے اور وہ جان بوجھ کر اپنی برائیوں پر اصرار نہیں کرتے۔

احادیث

استغفار کی فضیلت و اہمیت

حضرت اغر المزنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار میرے دل پر ایک پردہ سا پڑ جاتا ہے اور میں ایک دن میں سو سو بار استغفار کر لیتا ہوں (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے واللہ میں دن میں ستّر مرتبہ سے زیادہ توبہ اور استغفار کرتا ہوں۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا اس ذات اقدس کی

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ
كَانَ تَوَّابًا ﴿نصر﴾
لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ
جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا
وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ
مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ
بِالْعِبَادِ ۝ اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ
رَبَّنَا اِنَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا
ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝
اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ
وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ
وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ۝
(عمران ع ۲)
وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ
ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ
اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ (نساء ع)

اپنے رب کی پاکی بیان کرو اور بخشش چاہو
بیشک وہ معاف کرنے والا ہے
جو لوگ پرہیزگار ہیں ان کے لئے اللہ کے
یہاں جنت کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں
بہتی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اس
میں بیبیاں صاف ستھری ہیں اور اللہ کی
خوشنودی ہے اور اللہ اپنے بندوں کو
دیکھ رہا ہے۔ بیشک وہ لوگ جو کہتے ہیں
کہ اے ہمارے رب ہم ایمان لے آئے
بس تو ہم کو بخشش دے اور ہم کو دوزخ
کے عذاب سے بچالے۔ صبر کرنیوالے
سچ بولنے والے اللہ کے حکم پر اور خرچ
کرنے والے اور پچھلی رات میں گناہ
بخشوانے والے۔
جو کوئی گناہ کرے یا اپنے نفس پر ظلم
کرے اور اللہ سے بخشش چاہے تو وہ
اللہ کو بخشنے والا مہربان پائے گا۔

بے قرار ہو گئیں۔ خیال کیا کہ پھر جا کر دیکھوں شاید اب کوئی نظر آجائے، غرض پھر صفا پر چڑھ کے چاروں طرف نظر دوڑائی لیکن کوئی نظر نہ آیا، پھر مروہ پر آئیں اس طرح سات پھیرے کئے، پھر خیال ہوا کہ لڑکے کو جا کر دیکھوں نہ جانے کس حال میں ہو اتنے میں ایک آواز آئی، انھوں نے کہا تمہارے پاس کچھ بھی بھلائی ہو تو میری مدد کرو، ناگاہ وہ جبرئیل علیہ السلام تھے، اپنی ایڑی سے اشارہ کرکے ایڑی زمین پر ماری بس اسی وقت پانی پھوٹ نکلا اور حضرت ہاجرہ نے گھبرا کر گڑھا کھودنا شروع کر دیا اور (راوی نے) تمام حدیث بیان کی۔ (بخاری)

حضرت سعید بن زید سے روایت ہے کہ میں نے حضورؐ سے سنا ہے فرماتے تھے کہ کھنبی[1] من کی ایک قسم سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کی شفا ہے۔

استغفار کا بیان

آیات

وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ (محمد-۲۴)	اور اپنے گناہوں کی بخشش چاہو۔
وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (نساء ع ۲)	اللہ سے بخشش چاہو، بیشک اللہ بخشنے والا رحمت والا ہے۔

(۱) یعنی جیسے من وسلویٰ بنی اسرائیل کو بغیر مشقت اور کوشش کے مل جاتا تھا اسی طرح کھنبی بھی بغیر جوتے بوئے پیدا ہو جاتی ہے۔

طرف اشارہ کر کے فرمایا، اس جگہ ایک گھر بنانے کا حکم ہوا ہے۔ بس اسی وقت عمارت کی بنیاد قائم کی گئی۔ حضرت اسمٰعیل پتھر لاتے تھے اور حضرت ابراہیم بناتے جاتے تھے۔ جب دیواریں اتنی بلند ہوگئیں کہ ہاتھ نہ پہنچ سکا تو ایک پتھر لا کر رکھ دیا حضرت ابراہیم اس پر کھڑے ہو کر بناتے تھے اور حضرت اسمٰعیل پتھر لا لا کر دیتے تھے اور دونوں باپ بیٹے بناتے جاتے تھے اور یہ دعا کرتے جاتے تھے رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ (ترجمہ :۔ اے اللہ ہمارے اس عمل کو قبول فرما بیشک تو سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔)

ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابراہیم۔ حضرت اسمٰعیل اور اُن کی والدہ کو لیکر مکہ آئے، ان کے ساتھ پانی کی ایک مشک تھی، وہ اس مشک سے پانی پیتیں تو ان کے دودھ اُتر آتا اور بچہ کو پلاتیں۔ پھر ان کو ایک درخت کے نیچے بٹھا کر خود پلٹ پڑے حضرت ہاجرہ ان کے پیچھے لپکیں اور کداء تک پہنچ گئیں اور پکار کر کہا اے ابراہیم تم ہم کو کس پر چھوڑے جاتے ہو، وہ بولے اللہ پر۔ کہنے لگیں پھر میں راضی ہوں اور پھر اپنی جگہ پلٹ آئیں اور اسی مشک کا پانی پیتیں اور بچہ کو دودھ پلاتیں، جب پانی ختم ہوگیا تو خیال کیا کہ میں جا کر دیکھوں شاید کوئی آدمی نظر آجائے۔ راوی کہتے ہیں کہ صفا پر چڑھ کر چاروں طرف نظر دوڑائی مگر کوئی نظر نہ پڑا تو اتر کر میدان میں آئیں اور میدان سے دوڑ کر مروہ پر پہنچیں اور کئی مرتبہ اسی طرح کیا پھر خیال کیا کہ نہ جانے میرے بچہ کا کیا حال ہو۔ جاؤں دیکھوں، جا کے دیکھا تو وہی حالت تھی، بالکل جان کنی کا عالم تھا بس

کھانے پینے بھیجئے وہ بھی آجائیں گے۔ حضرت ابراہیم نے کہا تمہارا کھانا پینا کیا ہے کہا گوشت اور پانی۔ کہا اے اللہ ان کے کھانے پانی میں برکت عطا فرما۔ حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا کہ یہ حضرت ابراہیم کی دعا کی برکت ہے۔ پھر حضرت ابراہیمؑ نے کہا جب تمہارے شوہر آئیں تو میرا سلام کہنا اور کہنا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ کو قائم رکھیں۔ جب حضرت اسمٰعیل آئے تو بیوی سے پوچھا یہاں کوئی آیا تھا، بیوی نے کہا اچھی صورت و شکل کے ایک بوڑھے شخص آئے تھے آپ کو پوچھا اور ہماری گزران کے متعلق سوال کیا۔ ہم نے کہا بہت مزے میں ہیں بڑے آرام سے ہیں۔ کہا کچھ اور بھی کہتے تھے کہا ہاں آپ کو سلام کہا اور کہا ان سے کہہ دینا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ کو قائم رکھیں۔ حضرت اسمٰعیل نے کہا وہ میرے باپ تھے، دروازے کی چوکھٹ سے تم مراد ہو۔ مجھے حکم دیا کہ تمہیں اپنے سے جدا نہ کروں۔

کچھ عرصہ کے بعد حضرت ابراہیم پھر آئے اس وقت حضرت اسمٰعیل زمزم کے پاس ایک درخت کے نیچے تیر بنا رہے تھے۔ حضرت اسمٰعیل باپ کو دیکھ کر فوراً کھڑے ہو گئے اور دونوں اس طرح سے ملے جیسے باپ بیٹے ملا کرتے ہیں حضرت ابراہیمؑ نے کہا اسمٰعیل اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک کام کا حکم دیا ہے۔ حضرت اسمٰعیل نے کہا جو کچھ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حکم دیا بجا لائیے۔ حضرت ابراہیمؑ نے کہا تم میری مدد کرو گے۔ حضرت اسمٰعیل نے کہا ضرور۔ حضرت ابراہیمؑ نے بلند ٹیلہ کی

چوکھٹ بدل دیں۔ جب حضرت اسمٰعیل آئے تو انہیں کچھ قرائن سے پتہ چل گیا کہنے لگے یہاں کوئی آیا تھا۔ بیوی نے کہا ہاں ایک بوڑھے شخص اس اس وضع کے آئے، آپ کو پوچھ رہے تھے پھر گزران کے متعلق سوال کیا تو میں نے کہا بہت تنگی سے بسر ہوتی ہے تو کہا جب تمہارے شوہر آئیں تو ان سے میرا اسلام کہنا اور کہنا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ بدل دیں۔ حضرت اسمٰعیل نے کہا وہ میرے باپ تھے مجھ کو حکم دے گئے ہیں کہ تم کو طلاق دیدوں۔ بس تم اپنے میکہ چلی جاؤ حضرت اسمٰعیل نے ان کو طلاق دے کر اسی خاندان کی دوسری لڑکی سے شادی کرلی حضرت ابراہیم پھر کچھ عرصہ کے بعد آئے تو اس مرتبہ بھی حضرت اسمٰعیل کو نہ پایا، پوچھا کہ اسمٰعیل کہاں ہے۔ بیوی نے کہا وہ ہمارے لئے کچھ لینے گئے ہیں۔ حضرت ابراہیم نے کہا تمہارا کیا حال ہے، کس طرح زندگی گزرتی ہے، انھوں نے کہا اللہ کا شکر ہے ہم بہت آرام سے ہیں۔ حضرت ابراہیم نے کہا تمہاری غذا کیا ہے، کہا گوشت اور پانی۔ حضرت ابراہیم نے کہا اے اللہ ان کے گوشت اور پانی میں برکت عطا فرما حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دنوں کسی قسم کا غلہ ان کے استعمال میں نہ تھا ورنہ ضرور غلہ کی برکت کی دعا کرتے اور فرمایا کہ یہ دونوں چیزیں یعنی گوشت اور پانی مکہ کے سوا کسی اور جگہ موافق نہیں آسکتے (یعنی اگر کوئی صرف انھیں دو چیزوں پر اکتفا کرنا چاہے تو نہیں کرسکتا) ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابراہیم آئے اور پوچھا کہ اسمٰعیل کہاں ہیں۔ ان کی بیوی نے کہا وہ شکار کو گئے ہیں، آپ اُترئیے

جرہم کے قبیلہ کے کچھ لوگ۔ یا جرہم کے قبیلہ میں سے ایک گھر کے لوگ کدا کے رستہ سے آئے اور مکہ کے نشیب میں ڈیرہ ڈال دیا۔ ایک جانور کو منڈلاتا دیکھ کر کہنے لگے یہ جانور تو پانی کے گرد گھومتا ہے۔ ہم مدت سے اس میدان میں آتے جاتے ہیں ہمیں تو یہاں کبھی پانی نظر نہیں آیا، پھر انھوں نے دو ایک قاصد پانی کی تلاش میں بھیجے تو وہ پانی کی خبر لے کر آئے، پانی کی خبر سُن کر قافلہ وہاں پہنچا۔ حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا کہ سر قافلہ نے حضرت ہاجرہ کو اس حالت میں پایا کہ وہ تنہائی سے اکتا گئی تھیں اور ہم جنس کی تلاش تھی، دوسرا یت کی فکر تھی، سر قافلہ نے اُن سے وہاں ٹھہرنے کی اجازت مانگی۔ حضرت ہاجرہ نے کہا میں بخوشی اجازت دیتی ہوں لیکن شرط یہ ہے کہ پانی پر تمہارا قبضہ نہ ہوگا۔ انھوں نے کہا یہ ہمیں منظور ہے۔ پھر وہ لوگ وہاں اُتر پڑے اور آدمی بھیج کر اپنے اہل وعیال کو بلوالیا اور وہیں بود و باش اختیار کی۔ حضرت اسمٰعیل جب جوان ہوئے تو اسی قبیلہ کے لوگوں سے عربی سیکھی، وہ ان کو بہت بھائے، جب وہ بالغ ہوئے تو اسی خاندان کی ایک لڑکی سے شادی ہوگئی اس کے بعد حضرت ہاجرہ کی وفات ہوگئی۔ کچھ زمانے کے بعد حضرت ابراہیم ان لوگوں کے دیکھنے کو تشریف لائے تو حضرت اسمٰعیل کو نہ پایا، ان کی بیوی سے دریافت کیا کہ اسمٰعیل کہاں گئے ہیں۔ انھوں نے کہا ہمارے لئے شکار کرنے گئے ہیں۔ حضرت ابراہیم نے کہا تمہاری زندگی کس طرح گزرتی ہے۔ کہا ہم بہت تنگی اور تکلیف میں ہیں۔ حضرت ابراہیم نے کہا اچھا جب تمہارے شوہر آئیں تو میرا سلام کہنا اور کہنا کہ اپنے دروازے کی

تو صفا سے اُتر کر میدان میں آئیں اور اپنا دامن سمیٹ کر ایسا دوڑیں جیسے کوئی تکلیف اٹھا کر زور سے بھاگتا ہے، پھر میدان سے گزرتی ہوئی مروہ پر آئیں اور چاروں طرف نظر دوڑائی مگر کوئی نظر نہ آیا، اسی طرح سات پھیرے کئے۔ حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا یہی سعی ہے، انہیں کی تقلید میں لوگ دونوں پہاڑیوں کے درمیان دوڑ لگاتے ہیں۔

حضرت ہاجرہ مروہ پر تھیں کہ ایک آواز سنائی دی تو انہوں نے چپ سادھ لی اور کان لگا کر سنا تو پھر وہی آواز آئی تو کہنے لگیں میں نے آواز سن لی اگر کوئی مدد کو آیا ہو تو مدد کرے، ناگاہ کیا دیکھتی ہیں کہ زمزم کے قریب ایک فرشتہ ہے اور اس نے اپنی ایڑی یا بازو زمین پر مارا تو پانی ظاہر ہو گیا اور پھوٹ نکلا۔ حضرت ہاجرہ نے چاروں طرف سے گھیر کر حوض سا بنا لیا اور خود بھی پیا اور بچہ کو پلایا اور چلو بھر بھر کر مشک میں پانی ڈالتی تھیں اور ہر چلو پر فوارہ کی طرح پانی جوش مارتا تھا۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اسمٰعیل کی ماں پر رحم فرمائے، اگر وہ زمزم کو اپنی حالت پر چھوڑ دیتیں، چلو سے نہ بھرتیں تو زمزم جاری ہو کر چشمہ ہو جاتا، پھر حضورؐ نے فرمایا کہ انہوں نے پانی پیا، لڑکے کو دودھ پلایا، پھر فرشتے نے کہا تم ضائع ہونے کا خوف نہ کرنا۔ یہ لڑکا اپنے باپ کے ساتھ مل کر اس جگہ اللہ کی عبادت کے لئے ایک گھر بنائے گا اور اللہ تعالیٰ یہاں کے رہنے والوں کو ضائع نہ کریگا اور بیت اللہ کی جگہ ٹیلے کی طرح اونچی تھی، اگر سیلاب آتا تھا تو دائیں بائیں سے نکل جاتا تھا، پھر

ہمجنس اور نہ کوئی چیز۔ حضرت ہاجرہ بار بار کہتی تھیں اور حضرت ابراہیم بالکل متوجہ نہ ہوئے تھے۔ تب حضرت ہاجرہ نے کہا کیا تم کو اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم دیا ہے۔ کہا ہاں۔ کہنے لگیں، پھر تو مجھے کوئی غم نہیں، اللہ ہمیں ضائع نہ فرمائے گا۔ حضرت ابراہیم آگے بڑھ گئے، جب ثنیہ پر پہنچے جہاں سے وہ ان کو نظر نہ آتے تھے تو بیت اللہ شریف کی طرف منہ کر کے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کی رَبَّنَآ(۱) اِنِّیْٓ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَھْوِیْٓ اِلَیْھِمْ وَارْزُقْھُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّھُمْ یَشْکُرُوْنَ ۔

حضرت ابراہیمؑ دعا کر کے چلے گئے۔ حضرت ہاجرہ اللہ کا نام لے کر وہیں ٹھہر گئیں، وہ حضرت اسمٰعیل کو دودھ پلاتی تھیں، پیاس لگتی تھی تو وہ پانی پی لیتی تھیں، جب پانی ختم ہو گیا اور ماں بیٹے دونوں پیاسے ہو گئے۔ حضرت اسمٰعیل پیاس کی شدت سے زمین پر لوٹ رہے تھے، ماں سے بیٹے کی یہ حالت نہ دیکھی گئی، گھبرا کے اٹھ کھڑی ہوئیں اور صفا پہاڑ کو قریب دیکھ کر اس پر چڑھ گئیں کہ شاید کہیں پانی نظر آ جائے، پھر میدان کی طرف نگاہ دوڑائی کہ شاید کوئی آدمی ہی نظر پڑ جائے مگر کوئی نہ دکھائی نہ دیا

(۱) اے ہمارے رب میں نے اپنی کچھ اولاد ایسے بیابان میں بسائی ہے جہاں کھیتی نہیں ہے۔ تیرے معزز گھر کے پاس اے پروردگار تاکہ یہ نماز قائم رکھیں پس کچھ لوگوں کے دل ایسے کر جو ان کی طرف مائل ہوں اور ان کو میوے عطا فرما تاکہ یہ شکر کریں۔

آپ اپنے پروردگار کی جناب میں ہماری سفارش فرما دیجئے۔ بس میں اُس وقت اُٹھ کھڑا ہونگا اور عرش کے نیچے پہنچکر اپنے پروردگار کے سامنے سجدے میں گر جاؤں گا، اس وقت اللہ تعالیٰ اپنی حمد و ثنا میرے دل میں ایسی القا کرے گا کہ مجھ سے پہلے آج تک کسی کو القا نہیں کی، پھر فرمائے گا اے محمدؐ اپنا سر اُٹھاؤ۔ جو کچھ تم مانگو گے وہ تم کو ملے گا اور جس کی سفارش کروگے قبول کی جائے گی تو پھر میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور کہونگا یا رب امتی۔ یا رب اُمتی۔ یا رب امتی۔ پھر میرا رب ارشاد فرمائے گا اے محمدؐ تم اپنی امت کو جن پر کچھ حساب نہیں ہے جنت کے دائیں دروازے سے داخل کردو۔ اگرچہ ان کو ہر دروازے سے داخل ہونے کی اجازت ہے، پھر فرمایا مجھے اسی ذات پاک کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ جنت کے دروازوں کے دو بازوؤں میں اس قدر فاصلہ ہے جیسے مکہ سے ہجر یا مکہ سے بصریٰ۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت اسمٰعیل اور اُن کی والدہ مکہ معظمہ میں

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی بیوی ہاجرہ اور اپنے شیر خوار بیٹے حضرت اسمٰعیل کو لے کر مکہ آئے اور زمزم کے اوپر بیت اللہ شریف کے پاس ایک بڑے درخت کے نزدیک (موجودہ مسجد حرام کے بالائی حصہ میں) اُتار دیا اس وقت مکہ میں کوئی آدم زاد تھا نہ پانی۔ حضرت ابراہیمؑ نے وہیں ان کو چھوڑا، ایک کھجور کی تھیلی اور ایک مشکیزہ پانی دے کر آگے بڑھے۔ حضرت ہاجرہ ان کے پیچھے لپکیں اور کہا اے ابراہیم تم کہاں جاتے ہو۔ تم ہم کو اس جنگل میں چھوڑے جاتے ہو جہاں نہ کوئی

اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت کے ساتھ ہی ساتھ ہمکلامی کا شرف بھی بخشا، آپ اپنے پروردگار کے حضور میں ہماری سفارش کیجئے کیا آپ کو خبر نہیں کہ ہم لوگ کیسی مصیبت میں مبتلا ہیں، وہ کہیں گے اللہ اللہ آج میرا پروردگار ایسا ناراض ہے کہ نہ کبھی ایسا ناراض ہوا ہے اور نہ کبھی ہوگا، میں سفارش کس منہ سے کروں مجھے تو خود اپنی ہی فکر ہے اسلئے کہ میرے ہاتھ سے ایک قبطی کی موت واقع ہوگئی تھی، سو مجھے خود اپنا ہی اندیشہ ہے۔ نفسی نفسی۔ تم کسی اور کے پاس جاؤ۔ ہاں تم عیسیٰ کے پاس جاؤ۔ وہ لوگ حضرت عیسیٰؑ کے پاس پہونچیں گے اور کہیں گے اے عیسیٰؑ آپ اللہ کے رسول ہیں اور اس کا کلمہ ہیں جو مریم علیہا السلام کی طرف ڈالا گیا تھا اور اس کی روح ہیں، آپ وہ ہیں کہ گہوارہ میں بات کی، کیا آپ اللہ رب العزت کے حضور میں ہماری سفارش نہیں کرسکتے، کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم لوگ کتنے پریشان ہیں۔ حضرت عیسیٰ کہیں گے توبہ کرو، آج میرا رب ایسا ناراض ہے کہ نہ کبھی ایسا ہوا ہے اور نہ آئندہ ہوگا اور حضرت عیسیٰؑ کسی گناہ کا ذکر نہ کریں گے(۱) کہیں گے مجھے خود اپنی پڑی ہے نفسی نفسی نفسی۔ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ۔ تو وہ لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں گے۔

ایک روایت میں ہے کہ میرے پاس آئیں گے اور کہیں گے یا حضرت آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ خاتم الانبیاء ہیں، آپ وہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف فرمادئے۔ آپ نہیں دیکھتے کہ ہم لوگ کس قدر تکلیف میں ہے

(۱) لیکن اس کی ندامت ہوگی کہ ان کی قوم نے انکی پرستش شروع کردی اور ان کو خدا کا فرزند کہا۔

پاس جاؤ۔ وہ لوگ حضرت نوحؑ کے پاس آئیں گے اور کہیں گے یا حضرت آپ دنیا میں پہلے رسول ہیں آپ کو اللہ تعالیٰ نے عَبْدًا شَکُوْرًا کا خطاب عطا فرمایا حضرت آپ نہیں دیکھتے کہ ہماری کیا حالت ہو رہی ہے کیا آپ اپنے پروردگار کے حضور میں آپ ہماری سفارش نہیں کر سکتے۔ حضرت نوحؑ کہیں گے توبہ کرو۔ آج ہمارے پروردگار کو ایسا غصّہ ہے کہ نہ کبھی ایسا ہوا ہے نہ آئندہ ہو گا۔ میں نے اپنی قوم کے لئے ایک دعا کی تھی سو مجھے خود اپنی جان کا ڈر ہے۔ نَفْسِی نَفْسِی نَفْسِی۔ تم کسی اور کے پاس جاؤ۔ ہاں تم ابراہیمؑ کے پاس جاؤ وہ لوگ حضرت ابراہیمؑ کے پاس جائیں گے اور عرض کریں گے کہ آپ اللہ کے نبی اور اسکے دوست ہیں، اپنے رب کے حضور میں ہماری سفارش کر دیجئے کیا آپ کو علم نہیں کہ ہم لوگ کس قدر تکلیف میں مبتلا ہیں کیا آپ ہماری سفارش نہیں کر سکتے۔ حضرت ابراہیمؑ کہیں گے سُبْحَانَ اللہ آج میرا رب ایسا غضب ناک ہے کہ نہ کبھی ایسا ہوا ہے اور نہ ہو گا میں اپنی زندگی میں تین مرتبہ جھوٹ(۱) بول چکا ہوں۔ مجھے خود اپنی جان کی فکر ہے نفسی نفسی تم تو کسی اور کے پاس جاؤ۔ میں اس قابل کہاں تم موسیٰؑ کے پاس جاؤ۔ وہ لوگ حضرت موسیٰ کے پاس جائیں گے اور کہیں گے اے موسیٰؑ آپ اللہ کے رسولؑ ہیں۔ آپ کو

---

(۱) ایک مرتبہ حضرت ابراہیمؑ کے لوگ میلہ جا رہے تھے باپ نے ان سے بھی چلنے کو کہا، انھوںؑ نے موقع سمجھ کر بتوں کے توڑنے کا ارادہ کر لیا تھا اس لئے نہ گئے اور کہا میں بیمار ہوں یہ ایک جھوٹ ہوا۔ دوسرا یہ کہ جب بتوں کو توڑ ڈالا اور کافروں نے پوچھا کہ تم نے توڑا ہے تو کہا اس بڑے بت نے توڑا ہے۔ تیسرا یہ کہ اپنی بیوی کو ظالم بادشاہ کے ظلم سے بچانے کے لئے بجائے بیوی کے بہن بتایا۔ یہ حضرت ابراہیمؑ کی شان کی بات تھی کہ آپ نے اس کو جھوٹ کہا، ورنہ جن دینی مصلحتوں سے آپ نے فرمایا تھا انکی بنا پر اس جھوٹ پر ہزار سچ قربان۔

اُمت کی شفاعت حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی دعوت میں گئے آپ کے سامنے ایک دست رکھا گیا اور وہ آپ کو پسند بھی بہت تھا آپ اس کو دندان مبارک سے نوچ نوچ کر نوش فرما رہے تھے پھر فرمایا قیامت کے دن میں لوگوں کا سردار ہوں گا اور تم جانتے ہو اس کا سبب کیا ہے اللہ تعالیٰ پوری مخلوق کو یعنی اگلوں اور پچھلوں کو ایک میدان میں جمع کریگا اور اسطرح کہ ایک دیکھنے والا سب کچھ دیکھ سکے گا اور ایک پکارنے والے کی آواز سب سُن سکیں گے اور سورج لوگوں سے اتنا قریب ہو جائے گا کہ لوگ اس بےچینی اور تکلیف کو برداشت نہ کر سکیں گے، پھر لوگ آپس میں کہیں گے تم دیکھتے ہو کیا قیامت ہو رہی ہے کس بےچینی میں ہم لوگ مبتلا ہیں۔ کاش کوئی ہماری سفارش کر دیتا، پھر ایک دوسرے سے کہیں گے چلو اپنے باپ آدمؑ کے پاس چلیں۔ تو وہ لوگ حضرت آدمؑ کے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے آدمؑ آپ ابوالبشر ہیں (یعنی سب کے باپ) آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے دست قدرت سے پیدا کیا۔ فرشتوں سے آپ کو سجدہ کرایا تو انھوں نے آپ کو سجدہ کیا، پھر جنت آپکے رہنے کو عطا فرمائی، کیا آپ اپنے رب کے حضور میں ہماری سفارش نہیں کر سکتے۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم لوگ کس تکلیف میں مبتلا ہیں۔ حضرت آدمؑ کہیں گے اللہ اکبر آج میرا رب ایسا ناراض ہے کہ اس کے مثل اس سے پہلے کبھی ہوا ہے نہ آئندہ ہوگا اور پھر مجھے ایک درخت کے پاس جانے سے منع کیا تھا میں غلطی سے نافرمانی کر بیٹھا، سو اب مجھے اپنا ہی اندیشہ ہے اور اپنی ہی جان کی فکر ہے۔ میں اس قابل کہاں۔ تم لوگ نوحؑ کے

گناہ کی نذر کی تکمیل ضروری نہیں

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی اطاعت کی نذر مانے تو وہ اس کو ضرور پورا کرے اور جو گناہ کی نذر مانے تو یہ نذر ٹھیک نہیں۔ ہرگز وہ کام نہ کرے۔

نیک نیتی کا اجر و نتیجہ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نے کہا آج رات کو میں صدقہ کروں گا، رات کو صدقہ لیکر نکلا اور ایک چور کو دے کر چلا آیا۔ صبح کو اس کا چرچا ہونے لگا کہ رات کو ایک چور کو صدقہ دیا گیا، اس نے سُنا تو کہا اللہ سب تعریف تیرے ہی لئے ہے، اب میں پھر صدقہ کروں گا، پھر وہ صدقہ لیکر چلا اور ایک بدکار عورت کو دیدیا۔ صبح کو پھر لوگ گفتگو کرنے لگے کہ آج رات کو ایک بدکار عورت کو صدقہ ملا، اس نے سُنا تو کہا اللہ تیری ہی تعریف ہے۔ آج میں پھر صدقہ کروں گا، رات کو جب وہ صدقہ لے کر نکلا تو ایک مالدار کو دیدیا، صبح کو پھر اس کا چرچا ہوا کہ آج کی خیرات ایک مالدار کو ملی۔ اس نے سُنا تو کہا الٰہی سب تعریف تجھی کو ہے میری خیرات چور، بدکار اور مالدار کو ملی (یعنی جس طلب کے لئے گیا وہ طلب تو فوت ہو گئی) رات کو اس نے خواب دیکھا کہ تیری خیرات مقبول ہو گئی۔ چور کو ملی تو بہت ممکن ہے کہ وہ چوری سے باز آجائے، بدکار عورت کو ملی تو شاید اس کی وجہ سے وہ بدکاری سے اجتناب کرے، مالدار کو ملی تو وہ بھی بہتر ہے شاید اس کو شرم آئے اور صدقہ کی توفیق ہو جائے۔

(بخاری)

ایک روایت میں ہے کہ میں یہ ڈرتا ہوں کہ تم دنیا کی رغبت کرنے لگو گے اور آپس میں لڑ کر ہلاک ہو گے جیسے تم سے پہلے لوگ ہلاک ہو گئے۔ عقبہ کہتے ہیں کہ وہ آخری دیکھنا تھا جو میں نے حضورؐ کو منبر پر دیکھا تھا

ایک روایت میں ہے کہ میں تمہارا میر منزل ہوں۔ میں تم پر گواہ ہوں اور قسم خدا کی میں حوض کو اس وقت دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا کی گئی ہیں یا فرمایا زمین کی کنجیاں عطا ہوئی ہیں اور میں تم سے شرک کے بارے میں نہیں ڈرتا مجھے ڈر تو یہ ہے کہ تم میرے بعد ایک دوسرے سے (حصول دنیا میں) آگے بڑھنے کی فکر میں نہ پڑ جاؤ۔

قرب قیامت کی خبریں

حضرت ابو زید عمرو بن اخطب انصاری سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو صبح کی نماز پڑھائی پھر منبر پر تشریف لائے اور خطبہ دیا، یہاں تک کہ ظہر کا وقت آگیا۔ آپ منبر سے اترے، ظہر کی نماز پڑھائی، پھر منبر پر تشریف لے گئے اور خطبہ دیا اور تقریر فرماتے رہے کہ عصر کا وقت آگیا، پھر آپ نے منبر سے اتر کر عصر کی نماز پڑھائی، پھر منبر پر تشریف لے گئے، یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ غرض کہ آپ نے ہم کو آئندہ اور گزشتہ کی تمام خبریں سنا دیں[1]۔ پس یہ باتیں جن کو سب سے زیادہ یاد ہیں وہی ہم میں سب سے بڑا عالم ہے۔ (مسلم)

(۱) یعنی علامات قیامت، قرب قیامت کے فتنے اور دین کی ضروری باتیں

اور قسمیں دیتے جاتے تھے اور روتے جاتے تھے، ادھر یہ دونوں حضرات بھی زور دے رہے تھے کہ ان کی توبہ قبول کرو، پھر حضورؐ کے ارشادات دہرائے کہ حضورؐ نے فرمایا ہے کہ کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ بولنا چھوڑ دے۔ جب انھوں نے بہت زور دیا تو حضرت عائشہؓ بھی ان کو سمجھانے لگیں اور روتی جاتی تھیں اور کہتی تھیں کہ میں نے قسم کھائی ہے اور قسم کا توڑنا بھی سخت گناہ ہے، مگر وہ دونوں حضرات برابر سفارش کرتے رہے۔ آخر کار دونوں حضرات کی سفارش اور حضرت عبداللہ کی بے قراری سے متاثر ہو کر بھانجہ سے بول دیں لیکن اس قسم کے توڑنے کا اتنا افسوس تھا کہ کفارہ میں چالیس[۴۰] غلام آزاد کئے، پھر بھی قرار نہ ہوا جب قسم توڑنے کا خیال آتا تھا تو اتنا روتی تھیں کہ آنسوؤں سے آنچل تر ہو جاتا تھا۔[ب]

دنیا میں انہماک کا خطرہ

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ اُحد کے آٹھ سال بعد پھر احد تشریف لے گئے اور شہیدوں کے لئے ایسی دعا فرمائی جیسے کوئی کسی کو رخصت کرتا ہے (پھر آپ وہاں سے تشریف لائے) اور منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا میں تمھارے لئے میر منزل ہوں اور تم پر گواہ ہوں اور تمھارے وعدے کی جگہ حوض ہے اس حوض کو میں یہیں سے دیکھ رہا ہوں اور دیکھو میں اس سے نہیں ڈرتا کہ تم میرے بعد شرک کرنے لگو گے بلکہ میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ تم دنیا میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی فکر میں منہمک ہو جاؤ گے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضورؐ کو وہ آخری مرتبہ دیکھا تھا۔ (بخاری مسلم)

اللہ کے راستہ میں خرچ کرنے کا عشق (۱)

حضرت عوفؓ بن مالک بن طفیل سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ سے کسی نے ذکر کیا کہ تمہارے بھانجے عبداللہ بن زبیر کہتے ہیں کہ خالہ احتیاط وانتظام سے کام لیں ورنہ میں ان پر پابندی لگا دوں گا اور ان کے مال کو اپنے انتظام میں لے لوں گا۔ کہنے لگیں کہ واقعی اس نے ایسا کہا ہے کہنے والے نے کہا ہاں۔ کہا میں قسم کھا کر کہتی ہوں کہ اس سے کبھی نہ بولوں گی، جب اس ناراضی کو عرصہ ہو گیا تو حضرت عبداللہ کو بڑی فکر پیدا ہوئی اور انھوں نے سفارشیں کرائی لیکن وہ نہ مانیں۔ قسم کا عذر فرما دیا۔ حضرت عبداللہ بہت پریشان ہوئے پھر انھوں نے مسور (۲) بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن اسود عبد یغوث سے بات چیت کی اور کہا میں تم دونوں کو قسم دیکر کہتا ہوں کہ جب تم حضرت عائشہؓ کے پاس پہنچنا تو اُن سے کہنا کہ یہ ان کے لئے جائز نہیں کہ وہ مجھ سے بولنا چھوڑ دیں۔ جب یہ لوگ وہاں پہنچے تو حضرت عائشہؓ سے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' کیا ہم اندر آ سکتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے اجازت دی تو انھوں نے کہا کیا ہم سب آ سکتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے کہا ہاں۔ ان کو خبر نہ تھی کہ عبداللہ بھی ان کے ساتھ ہیں۔ جب وہ اندر آ گئے تو حضرت عبداللہ بھی آئے اور پردہ میں جا کر حضرت خالہ سے لپٹ گئے

(۱) حضرت عائشہؓ کو جو کچھ ملتا تھا سب کا سب فقراء و مساکین پر تقسیم فرما دیتی تھیں اپنے لئے کچھ نہ رکھتی تھیں ایک مرتبہ ایک لاکھ درہم آئے خود روزہ تھیں۔ روزہ کا بھی خیال نہ کیا اسی وقت سب تقسیم کر دیا۔

(۲) یہ دونوں حضورؐ کے ننھیالی رشتہ دار تھے۔

ہفتہ کے سات دن حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اللہ تعالیٰ نے سنیچر کے دن زمین پیدا کی، اتوار کو پہاڑ، دوشنبہ کو درخت منگل کو مکروہ چیزیں۔ بدھ کو مچھلیاں، اور جمعرات کو جانور وغیرہ اور جمعہ کے دن سب کی پیدائش کے بعد دن کے آخری حصہ میں عصر اور عشاء کے درمیان حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا۔ (مسلم)

حضرت خالدؓ کی سیف زنی حضرت خالدؓ بن ولید سے روایت ہے کہ جنگ موتہ میں میرے ہاتھ سے ۹ تلواریں ٹوٹیں صرف ایک یمانی تلوار باقی رہی (ب)

فیصلہ کرنے کا ثواب حضرت عمروؓ بن العاص سے روایت ہے کہ میں نے حضورؐ سے سنا ہے، فرماتے تھے کہ فیصلہ کرنے والا جب اپنے غور و فکر سے فیصلہ کرتا ہے اور وہ فیصلہ ٹھیک ہوتا ہے تو اس کو دہرا اجر ملتا ہے اور اگر غلط ہو جاتا ہے تو بھی ایک اجر ضرور ملتا ہے۔ (بخاری مسلم)

بخار کی گرمی حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار جہنم کی گرمی سے ہے تو اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔ (ب م)

میت کے قضا روزے حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا میت پر کوئی روزہ باقی ہو تو اس کے وارث کو رکھنا چاہیئے۔

(بخاری مسلم)

بھی دیا ہے۔ اپنے کلام میں فرماتا ہے یٰاَیُّھَا الرُّسُلُ کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ ۔ ترجمہ:۔ اے رسول پاک چیزیں کھاؤ اور نیک کام کرو، بیشک میں تمہارے ہر عمل کا جاننے والا ہوں۔

دوسری جگہ ارشاد فرماتا ہے یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ ترجمہ:۔ اے ایمان والو پاک چیزیں کھاؤ جو ہم نے تم کو عطا فرمائی ہیں۔

قبولیت دعا کی شرط | پھر حضور نے ایک شخص کا ذکر کیا کہ وہ لمبے سفر کرتا ہے پریشان حال، غبار آلود اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بڑھا کر کہتا ہے اے رب، اے رب، حالانکہ اس کا کھانا حرام، پانی حرام اور حرام کی غذا میں اس نے پرورش پائی بھلا اس کی دعا کہاں قبول ہو سکتی ہے۔ (مسلم)

تین مجرم | حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ایسے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ ان سے بات کریگا نہ انکی طرف دیکھے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ ایک بڈھا بدکار۔ دوسرا جھوٹا بادشاہ تیسرا گدائے متکبر۔ (مسلم)

چار مبارک دریا | حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیحونؔ، جیحونؔ، نیلؔ، فراتؔ جنت کی نہروں سے ہیں۔(۱)

(۱) محدث ابن کثیر البدایہ والنہایہ میں فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان نہروں میں انہار جنت کی صفات پائی جاتی ہیں (یعنی برکت وشادابی وغیرہ)

تھامے ہوئے تھا اور ابو سفیان رکاب تھامے ہوئے تھے اور میں خچر کو ارادتاً تیز چلنے سے روکے جاتا تھا کہ کہیں حضور دشمنوں میں گھس نہ پڑیں، آپ نے فرمایا اے عباسؓ اصحاب السمرہ[1] کو آواز دو۔ حضرت عباسؓ کی آواز بہت بلند تھی۔ حضرت عباسؓ کہتے ہیں کہ جب میں نے اپنی بلند آواز سے اصحاب السمرہ کہہ کر پکارا تو وہ لوگ میری آواز سن کر ایسا پھرتی سے مڑے جیسے گائے اپنے بچّہ کی چیخ پر مڑتی ہے۔ کہنے لگے ہم حاضر ہیں ہم حاضر ہیں اور آتے ہی کفار سے بھڑ گئے، اس وقت انصار کا نعرہ یہ تھا "یا معشر الانصار یا معشر الانصار"۔ آخر میں بنی حارث بن خزرج کو للکارنے لگے، اور حضورؐ اپنے خچر پر سوار تھے، لڑائی کا جوش خروش دیکھ کر فرمایا شاباش شاباش یہی وقت ہما ہمی اور سرگرمی کا ہے، اب تنور گرم ہوا، پھر آپ نے کچھ کنکریاں اُٹھائیں اور کفار کے منھ پر جھونک دیں اور فرمایا محمدؐ کے رب کی قسم اب وہ شکست کھا گئے۔ میں نے دیکھا کہ کہاں تو لڑائی کا یہ جوش و خروش اور کہاں یہ عالم واللہ کنکریوں کے لگتے ہی ان کو ہزیمت نصیب ہوئی۔ میں برابر دیکھ رہا تھا کہ وہ پیٹھ موڑ کر بھاگ رہے ہیں" (مسلم)

اللہ پاک ہے اور پاک چیزوں کو پسند کرتا ہے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ پاک ہے اور پاک چیزوں ہی کو پسند بھی فرماتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ نے جس کا حکم رسولوں کو دیا ہے وہی حکم مومنوں کو

[1] اصحاب السمرہ وہ لوگ تھے جنھوں نے صلح حدیبیہ میں حضور کے دست مبارک پر جہاد کی بیعت کی تھی اس کو بیعت رضوان بھی کہتے ہیں اور سمرہ ببول کو کہتے ہیں یعنی اے ببول والو۔

اور اللہ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے اور کافر کو جب اللہ کے عذاب اور اس کی ناراضگی کی خبر سنائی جاتی ہے تو وہ اللہ سے بھاگتا ہے اور اللہ بھی اس سے ملنا نہیں چاہتا۔ (م)

مواقع شبہات میں احتیاط

ام المومنین حضرت صفیہ بنت حی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف میں تھے میں رات کو آپ سے ملنے گئی اور آپ سے باتیں کر کے جب پلٹنے لگی تو آپ مجھے رخصت کرنے کے خیال سے کھڑے ہو گئے، اتنے میں دو انصاری ادھر سے گزرے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں دیکھ کر چاہا کہ جلدی نکل جائیں۔ آپ نے فرمایا جلدی نہ کرو، یہ صفیہ بنت حی ہیں۔ انھوں نے عرض کیا سبحان اللہ یا رسول اللہ (یعنی یہ کیا بات آپ نے فرمائی ہم کوئی گمان آپ کی نسبت کر سکتے ہیں) آپ نے فرمایا شیطان انسان کی رگوں میں خون کی طرح دوڑتا ہے، میں ڈرا کہ شیطان تمہارے دلوں میں میری طرف سے کوئی برا گمان نہ پیدا کر دے۔ (بخاری۔ مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شجاعت و استقامت

حضرت ابو الفضل عباس بن عبد المطلب سے روایت ہے کہ حنین کی لڑائی میں۔ میں حضورؐ کے ساتھ تھا اور میرے ساتھ ابو سفیان بن الحارث بن عبد المطلب بھی تھے۔ ہم دونوں سایہ کی طرح آپ کے ساتھ رہے، کسی وقت آپ سے علٰحدہ نہیں ہوئے۔ اس دن حضورؐ ایک سفید خچر پر سوار تھے۔ جب مسلمان اور مشرکین میں مقابلہ ہوا تو مسلمان پیٹھ موڑ کر بھاگنے لگے اس وقت حضور بذات خود خچر کو ایڑ مار کر کفار کی طرف بڑھے، میں آپ کے خچر کی لگام

کلامِ نبوت حضرت ابومسعود انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بات اگلے کلامِ نبوت سے لوگوں نے پائی ہے وہ یہ ہے کہ جب تم کو شرم نہ آئے تو جو جی چاہے کرو۔ (بخاری)

قیامت میں پہلا مقدمہ حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن سب سے اول خون کا فیصلہ ہوگا۔ (بخاری، مسلم)

مختلف مخلوقات کی خلقت حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے نور سے پیدا کئے گئے اور جن آگ کی لو سے، اور حضرت آدم اس چیز سے پیدا کئے گئے جس کا تم سے بیان ہو چکا۔

اخلاقِ نبوی حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق قرآن کریم کے مطابق تھا۔ (مسلم)

شوقِ لقا حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنے کا خواہشمند ہوتا ہے اور جو اسکی ملاقات نہیں چاہتا تو اللہ رب العزت بھی اس سے ملنا نہیں چاہتا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ موت کو تو کوئی بھی پسند نہیں کرتا، مجھے بھی تو موت ناپسند ہے۔ آپ نے فرمایا یہ بات نہیں، اصل یہ ہے کہ جب مومن بندے کو اللہ کی رحمت اسکی رضا اور جنت کی بشارت[1] دی جاتی ہے تو وہ اللہ کی ملاقات کا خواہشمند ہو جاتا ہے

(۱) یہ بشارت موت کے وقت دی جاتی ہے۔

مساجد اور بازار کا فرق حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہروں کے مقامات میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسندیدہ مسجدیں ہیں اور سب سے زیادہ ناپسندیدہ بازار ہیں۔ (مسلم)

حضرت سلمان فارسی کا قول ہے کہ اگر تم سے ہو سکے تو بازار میں سب سے پہلے داخل ہونے والے اور سب سے آخر میں نکلنے والے نہ ہو(۱)۔ اس لئے کہ وہ شیطان کا اڈہ ہے اس میں اس کا جھنڈا گڑا ہے۔ (مسلم)

برقانی کی ایک صحیح روایت میں حضرت سلمانؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا سب سے پہلے بازار جانے والے اور سب سے آخر میں نکلنے والے نہ بنو اسمیں شیطان انڈے بچے دیتا ہے۔

مومنین کے لئے رسولؐ کا استغفار حضرت عاصم احول سے روایت ہے وہ عبداللہ بن سرجسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضورؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ آپ کو بخشے۔ آپ نے فرمایا تم کو بھی بخشے۔ عاصم کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن سرجس سے کہا تمہارے لئے حضورؐ نے بخشش چاہی انھوں نے کہا ہاں اور تمہارے لئے بھی، پھر انھوں نے یہ آیت پڑھی وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ. ترجمہ:- آپ مومن مرد اور مومنہ عورتوں کے لئے بخشش مانگئے۔ (مسلم)

---

(۱) یعنی ان لوگوں میں سے نہ ہو جن کو بازار سے خاص شغف ہو اور ان کا جی بازار ہی میں لگتا ہے۔ کام سے جاؤ اور جیسے ہی کام ختم ہو جائے فوراً چلے آؤ۔

کب آئے گی، آپ بدستور باتیں کرتے رہے۔ بعض لوگوں نے خیال کیا کہ حضور کو اسکی بات ناگوار گذری اور بعضوں کو خیال ہوا کہ شاید حضرتؐ نے سُنا نہ ہو۔ جب آپ بات ختم کر چکے تو ارشاد فرمایا قیامت کا پوچھنے والا کہاں ہے۔ اس نے عرض کیا یارسول اللہ میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا جب امانت ضائع کی جائے اسوقت قیامت کا انتظار کرو۔ اس نے عرض کیا حضور امانت ضائع کرنے کا کیا مطلب؟ فرمایا جب کام نا اہلوں کے سپرد کئے جائیں (یعنی حکومت کا کام) (بخاری)

اماموں کا حکم حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام تم کو نماز پڑھائیں گے، اگر اچھی طرح پڑھائی تو تمھارے لئے بھی فائدہ ہے اور ان کیلئے بھی۔ اور اگر غلط پڑھائی تو تمھیں تو ثواب ملے گا اور ان پر وبال ہوگا۔ (بخاری)

کشاں کشاں جنت کی طرف حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ لوگوں کے حق میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو لوگوں کی گردنوں میں زنجیریں ڈال کر لاتے ہیں تاکہ وہ اسلام میں داخل ہوں۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے راضی ہوا جو زنجیروں کے ساتھ بہشت میں داخل ہوتے ہیں (۱)

(۱) یعنی کفار زبردستی پکڑے جاتے ہیں زنجیروں اور بیڑیوں میں جکڑ کر کے قید کرکے لائے جاتے ہیں پھر انکو ایمان نصیب ہوتا ہے جس کے سبب سے وہ بہشت میں داخل ہوتے ہیں۔ یہ ان کے حق میں کتنی بڑی بھلائی ہے۔

عذاب ہے۔ ایک وہ شخص کہ بیابان میں اس کے پاس ضرورت سے زائد باقی ہو لیکن مسافر کو نہ دیا، دوسرا وہ مرد جس نے کوئی چیز عصر کے وقت فروخت کی اور خریدار سے خدا کی قسم کھائی کہ میں نے یہ چیز اتنی قیمت کی خریدی تھی اور خریدار نے اس کو تسلیم کرلیا، حالانکہ اتنی قیمت کی نہیں خریدا تھا، تیسرا وہ شخص جس نے امام سے بیعت صرف دنیا کی خاطر کی (۱)۔ اگر امام نے اس کو کچھ دیا، دلایا تو اس نے عہد پورا کیا اور اگر نہ دیا دلایا تو عہد توڑ دیا۔ (بخاری۔ مسلم)

قیامت سے پیشتر حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا دو صور کے درمیان چالیس ہیں، لوگوں نے پوچھا اے ابوہریرہؓ یہ مدت چالیس دن کی ہے۔ ابوہریرہؓ نے کہا میں نہیں جانتا۔ پھر کہا چالیس مہینے۔ انھوں نے کہا کیا خبر۔ پھر لوگوں نے کہا چالیس برس۔ کہا مجھے یہ بھی نہیں معلوم۔ پھر اللہ تعالےٰ پانی برسائے گا تو آدمی اُگیں گے اور پیدا ہوں گے جیسے سبزہ اُگتا ہے اور انسان کا تمام بدن بوسیدہ ہو جاتا ہے فقط ریڑھ کی ہڈی باقی رہتی ہے اسی سے انسان دوبارہ پیدا کیا جائے گا۔ (بخاری۔ مسلم)

قربِ قیامت کی علامت حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس میں لوگوں سے باتیں کر رہے تھے اتنے میں ایک اعرابی آیا اور عرض کیا حضورؐ قیامت

(۱) یعنی کچھ سعی سفارش، کچھ تعویذ گنڈے عملیات وغیرہ یا عزت و وجاہت۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرائض(۱) مقرر فرمائے ہیں تم ان کو ضائع نہ کرو اور جو حدیں(۲) قائم کی ہیں اُن سے آگے نہ بڑھو۔ اور کچھ چیزیں حرام(۳) کی ہیں، سو تم ان کے نزدیک بھی نہ جاؤ اور تم پر مہربانی یہ کی کہ بعض چیزوں(۴) میں بغیر بھولے ہوئے سکوت اختیار فرمایا تو تم ان کی کھود کرید نہ کرو۔ (دار قطنی)

صحابۂ کرام کا مجاہدہ

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات غزوے کئے ہیں اور ٹڈیاں کھا کھا کر رہے۔

ایک روایت میں ہے کہ ہم آپ کے ساتھ ٹڈیاں کھاتے تھے۔ (بخاری، مسلم)

مومن ایک سوراخ سے دو بارہ ڈسا نہیں جاتا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا مومن(۵) ایک سوراخ سے دو بار نہیں ڈسا جا سکتا۔ (ب، م)

تین محروم رحمت

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تین آدمی ہیں جن سے قیامت کے دن حق تعالیٰ نہ تو بات کریگا نہ ان کی طرف دیکھے گا، نہ ان کو گناہوں سے پاک کریگا اور ان کے لئے

(۱) نماز روزہ وغیرہ (۲) قصاص وغیرہ (۳) گناہ وغیرہ (۴) یعنی ان کا ذکر نہیں فرمایا کہ حرام ہیں یا حلال، واجب ہیں یا غیر واجب، تو پھر کھود کرید کر بحث مباحثہ سے کیا فائدہ۔

(۵) یعنی کامل ایمان والا ایک بار دھوکہ کھا کر پھر دوسری مرتبہ دھوکا نہیں کھاتا، اگر ایک بار گناہ سرزد ہو گیا تو پھر توبہ کر لی۔ تو پھر دوبارہ گناہ کے پاس نہ جائے گا۔

(۱)
اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے تو اس عذاب میں اچھے بُرے سب ہی مبتلا ہوتے ہیں۔ ہاں قیامت میں اپنے اپنے اعمال کے مطابق اٹھائے جائیں گے (ب م)

دردمند ستون (اسطوانہ حنانہ) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک کھجور کا ستون تھا جس پر حضورؐ ٹیک لگا کر خطبہ فرماتے تھے۔ جب منبر رکھا گیا تو آپ اس پر کھڑے ہو کر وعظ فرمانے لگے تو ہم نے ستون سے ایسی آواز سُنی جیسے دس مہینے کی حاملہ اونٹنی کی۔ حضورؐ نے منبر سے اتر کر اس پر دست مبارک رکھا۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرتؐ نے اس پر دست مبارک رکھا تو اس کو سکون ہو گیا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ جمعہ کے دن حضورؐ منبر پر تشریف لائے تو وہ ستون جس پر آپ ٹیک لگا کر خطبہ فرماتے تھے اس زور سے چلایا کہ قریب تھا کہ پھٹ جائے۔

ایک روایت میں ہے کہ وہ ستون بچوں کی طرح رویا جب حضورؐ منبر سے اُتر کر اس کے پاس تشریف لے گئے اور اس کو پکڑ کر گلے سے لگا لیا تو اسکی ہچکی بند ہو گئی، جیسے بچوں کی روتے میں ہچکی بند ہو جاتی ہے۔ پھر اس کو قرار ہو گیا۔ حضرتؐ نے فرمایا یہ پہلے ذکر سنا کرتا تھا جب اس پر ذکر بند ہو گیا تو یہ رونے لگا۔ (بخاری)

فرائض وحدود حضرت ابو ثعلبہ خشنی جُرثوم بن ناشر سے روایت ہے کہ

---

(۱) یعنی اس عذاب میں نیک و بد سب گرفتار ہوئے لیکن نیک لوگوں پر صرف دنیاوی عذاب آیا آخرت میں ان کی نیکی کی جزا پائیں گے اور نیک لوگ اس واسطے بھی عذاب میں شریک رہے کہ انھوں نے دوسروں کو گناہوں سے کیوں نہ روکا، اگر روکا بھی ہو اور انھوں نے کہنا نہیں مانا تو ایسوں کے ساتھ کیوں رہے۔

آپس میں جھگڑنے لگیں۔ ایک کہتی تھی کہ تیرے بیٹے کو اٹھا لے گیا، دوسری کہتی تھی نہیں میرا لڑکا سلامت ہے تیرے لڑکے کو لے گیا، آخر کار وہ دونوں حضرت داؤدؑ کے پاس فیصلہ کرانے آئیں، حضرت داؤدؑ نے بڑی عورت کو لڑکا دلوا دیا، پھر وہ دونوں حضرت سلیمانؑ بن داؤدؑ کے پاس آئیں اور واقعہ بیان کیا۔ حضرت سلیمانؑ نے فرمایا چھری لاؤ تو میں اس لڑکے کو آدھا آدھا کر کے دونوں کو دیدوں۔ چھوٹی عورت گھبرا گئی کہنے لگی اللہ آپ پر رحم فرمائے آپ ایسا تو نہ کیجئے یہ لڑکا بڑی ہی عورت کا ہے (یعنی میں اب دعویٰ نہیں کرتی کہ میرا ہے۔ زندہ رہے چاہے جس کے پاس رہے) پس حضرت سلیمانؑ سمجھ گئے اور وہ لڑکا چھوٹی عورت کو دلا دیا۔ (بخاری مسلم)

آخر زمانہ کے لوگ

حضرت مرداس اسلمیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پرہیزگار متقی یکے بعد دیگرے چلے جائیں گے یعنی انتقال کر جائینگے باقی لوگ کھجور یا جو کے بھوسہ کے مانند رہ جائیں گے جن کی اللہ تعالیٰ کو کوئی پروانہ ہوگی (ب)

اہل بدر کی فضیلت

حضرت معاذؓ بن رافع زرقی سے روایت ہے کہ جبرئیل علیہ السلام حضورؐ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ آپ اہل بدر کو اپنی جماعت میں کیسا سمجھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا سب مسلمانوں سے افضل سمجھتا ہوں۔ انھوں نے عرض کیا کہ ہماری جماعت میں بھی بدر میں شریک ہونے والے فرشتے افضل سمجھے جاتے ہیں۔ (بخاری)

عذاب کی عمومیت

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا جب

متفرقات

زمانۂ سابق کی دیانت داری

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص نے ایک آدمی سے زمین خریدی خریدنے کے بعد اس میں ایک گھڑا نکلا جو سونے سے بھرا تھا، خریدار وہ گھڑا لیکر فروخت کرنے والے کے پاس گیا اور کہا لو یہ اپنا سونا، میں نے تم سے زمین خریدی تھی سونا نہیں خریدا تھا۔ وہ بولا یہ میرا کیسے ہو سکتا ہے، میں نے جب تمہارے ہاتھ زمین بیچی تو جو کچھ اسمیں تھا سب بک گیا، اب یہ تمہارا حق ہی، میں تمہارا حق کیسے لیلوں، غرض وہ مقدمہ حاکم کے پاس گیا۔ حاکم نے دونوں سے پوچھا کہ تمہارے اولاد بھی ہے، ایک نے کہا میرے ایک لڑکا ہے، دوسرے نے کہا میرے ایک لڑکی ہے۔ حاکم نے کہا بس دونوں کا نکاح آپس میں کردو۔ اور یہ مال انھیں پر خرچ کردو،(۱) تو انھوں نے یہی کیا۔ (ب م)

حضرت سلیمانؑ کا ایک فیصلہ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ میں نے حضورؐ سے سنا ہی فرماتے تھے کہ حضرت داؤدؑ کے زمانے میں دو عورتیں تھیں دونوں کے ایک ایک لڑکا تھا، اتفاق سے ایک لڑکے کو بھیڑیا اٹھالے گیا، اب دونوں

(۱) سبحان اللہ کیسی خوش نیتی اور دیانتداری ہی جو اس زمانہ میں ناپید ہی۔ اس زمانہ میں اگر ایسا واقعہ ہوتا تو اول تو خریدار ہی نہ بتاتا چپکے سے ہضم کر لیتا، اگر وہ دیانتداری سے بتا دیتا تو بیچنے والا فوراً لے لیتا اور وہ بھی دیانتدار نکلتا تو پھر حاکم سب پر قبضہ کر کے ان کو دھتکار دیتا، غرض کہ اس زمانے میں الف سے لیکر ی تک سب غلط۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے قریب فرات پھٹ جائیگا اور ایک سونے کا پہاڑ نکل آئے گا۔ اس سونے پر ایسا کشت وخون ہوگا کہ سو میں ننانوے آدمی مارے جائیں گے اور ان میں سے ہر شخص امیدوار ہوگا کہ شاید میں بچ جاؤں۔ (ب۔م)

ایک روایت میں ہے کہ قریب ہے کہ فرات سے بکثرت سونا نکلے تو اس زمانہ میں جو موجود ہو وہ اس کو بالکل نہ چھوئے۔

مدینہ کی ویرانی

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضورؐ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ مدینہ کے لوگ اچھی حالت پر چھوڑ جائیں گے، اس وقت وہاں سوائے وحشی درندوں اور چڑیوں کے کوئی نہ رہ جائے گا، آخر میں مزینہ قوم کے دو چرواہے مدینہ جانے کا قصد کریں گے۔ جب مدینہ کے قریب پہنچیں گے تو اپنی بکریوں کو آواز دیکر ہنکائیں گے سو وہ بکریاں بھی وحشی ہو جائیں گی۔ پھر وہ دونوں جب ثنیۃ الوداع پہنچیں گے تو منہ کے بل گر پڑیں گے (یعنی مر جائیں گے) (بخاری۔ مسلم)

مال کی فراوانی

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخر زمانہ میں ایک خلیفہ ہوگا جو لوگوں کو مٹھی بھر بھر کر مال دیگا اور گنے گا نہیں (م)

مردوں اور حاجتمندوں کی قلت

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا زمانہ آنیوالا ہے کہ لوگ سونا زکوٰۃ میں لئے لئے پھرینگے اور کوئی لینے والا نہ ہوگا اور چالیس عورتوں کا نگہبان صرف ایک مرد ہوگا، مردوں کی کمی اور عورتوں کی زیادتی کی وجہ سے۔ (مسلم)

دجال کانا ہے اور اس کے ساتھ ایک باغ ہوگا جس کو وہ جنت کہے گا لیکن حقیقت میں وہ آگ ہوگی (بخاری۔مسلم)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے لوگوں کے سامنے دجال کا ذکر کیا فرمایا اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے اور مسیح دجال سیدھی آنکھ کا کانا ہے گویا اسکی آنکھ انگور کا دانہ ہے جو تیر رہا ہے۔ (بخاری۔مسلم)

یہودیوں کا قتل عام

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک مسلمان یہودیوں سے جنگ نہ کریں گے اُس وقت تک قیامت نہ ہوگی۔ مسلمان اس کثرت سے یہودیوں کو قتل کریں گے کہ یہودی پتھر اور درخت کی آڑ میں پناہ لیں گے لیکن پتھر اور درخت بھی بول اُٹھیں گے کہ اے مسلمانو! یہ یہودی میرے پیچھے چھپا ہے اس کو آکر قتل کرو مگر غرقد کا درخت نہ بولیگا اس لئے کہ وہ یہودیوں کا درخت ہے۔ (بخاری۔مسلم)

موت کی تمنا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذاتِ پاک کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ ایسا زمانہ آنیوالا ہے کہ آدمی قبر والے کے پاس سے گزریگا اور کہے گا کاش اس صاحب قبر کی جگہ میں ہوتا۔ لیکن یہ تمنا دینداری کی وجہ سے نہ ہوگی بلکہ مصیبتوں اور آفتوں سے تنگ آکر لوگ ایسا کہیں گے۔ (بخاری۔مسلم)

دولت کے لئے جنگ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

تانبا بنادیگا (یعنی تانبے کی طرح سخت تاکہ کوئی چیز اثر نہ کرے) پھر تو وہ لاکھ ذبح کرنا چاہے گا لیکن ذرہ برابر اثر نہ ہوگا۔ تب دجال اس کے ہاتھ پاؤں پکڑ کر اس کو پھینک دیگا لوگ دیکھیں گے کہ وہ آگ میں پھینکا گیا ہے لیکن درحقیقت وہ بہشت میں ہوگا۔ پھر حضورؐ نے فرمایا کہ رب العالمین کے نزدیک سب سے بڑی شہادت اسی کی ہوگی، یا اللہ تعالیٰ کے حضور میں دجال کے جھوٹے ہونے کی گواہی دینے میں وہ سب سے پیش پیش ہوگا۔ (مسلم)

دجال کی اللہ تعالیٰ کے یہاں بے وقعتی

حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ دجال کے متعلق حضورؐ سے جتنا سوال میں نے کیا ہے کسی نے نہ کیا ہوگا۔ اور حضرتؐ نے مجھ سے فرمادیا تھا کہ وہ تم کو نقصان نہ پہنچائیگا، میں نے عرض کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ روٹیوں کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہوگی آپ نے فرمایا وہ اللہ کے نزدیک اس قابل نہیں کہ اس کو یہ قدرت حاصل ہو۔ (ب۔م)

دجال کی علامت

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی نے اپنی اپنی امت کو اس کانے کذاب سے ڈرایا ہے۔ سن لو یقینی وہ کانا ہے اور تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے اور اس کے دونوں آنکھوں کے درمیان ک۔ف۔ر لکھا ہوگا۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم کو دجال کی ایسی علامت بتاؤں جو کسی نبی نے اپنی امت کو نہ بتائی ہو وہ یہ کہ

مڈبھیڑ ہوگی، وہ کہیں گے کہاں جانے کا قصد ہے۔ مومن کہے گا میں دجال سے ملنا چاہتا ہوں۔ وہ کہیں گے کیا تم میرے رب العالمین پر ایمان نہیں لائے۔ مومن کہے گا میرے پروردگار کی صفتوں میں کچھ پوشیدگی نہیں ہے (یعنی اس کے رب نہ ہونے کے دلائل اور براہین اظہر من الشمس ہیں) تو وہ کہیں گے اس کو قتل کر دو۔ پھر ایک دوسرے سے کہے گا کیا تمہارے رب نے تم کو حکم نہیں دیا کہ میری بے اجازت کسی کو قتل نہ کرنا تو وہ لوگ اس کو دجال کے پاس لیجائیں گے جب وہ مرد مومن اس کو دیکھے گا تو کہے گا اے لوگو یہ وہی دجال ہے جس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا پس دجال اپنے لوگوں کو حکم دیگا کہ اس کو زمین پر چت لٹا دو، یا پیٹ کے بل لٹا دو تو وہ لٹا دیا جائے گا۔ پھر دجال حکم دیگا کہ اس کو پکڑ کر اس کا سر توڑ دو۔ وہ اس کی پیٹھ اور پیٹ کو بری طرح سے زدوکوب کریں گے، پھر دجال کہے گا کہ کیا تم مجھ پر ایمان نہ لاؤ گے، مومن کہے گا تو مسیح کذاب ہے۔ پھر دجال حکم دیگا کہ اس کو چیر کر دو ٹکڑے کر دو۔ پھر آرے سے اس کا سر چیرتے ہوئے دو ٹکڑے کر دیں گے اور دجال دونوں ٹکڑوں کے بیچ میں (اترا تا ہوا) چلے گا اور اس سے کہے گا اٹھ۔ تو وہ مرد مومن سیدھا اٹھ کھڑا ہوگا، دجال کہے گا اب بھی تم مجھ پر ایمان نہیں لائے۔ وہ کہے گا اب تو مجھ کو اور بھی یقین ہو گیا کہ تو جھوٹا ہے۔ پھر وہ مومن اپنے لوگوں سے مخاطب ہو کر کہے گا اے لوگو یاد رکھو جو کچھ اس نے میرے ساتھ معاملہ کیا ہے کسی کے ساتھ نہ کر سکے گا، پھر دجال اس کو ذبح کرنے کے خیال سے پکڑ لے گا لیکن اللہ تعالیٰ اس کی گردن اور ہنسلی کو

مدینہ دجال سے محفوظ رہے گا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور سرور کائناتؐ نے فرمایا دجال سے کوئی شہر نہ بچے گا ہر جگہ نازل ہوگا سوائے مکہ مدینہ کے، اور مکہ مدینہ کے ہر دروازے پر کئی کئی فرشتے رکھوالی کے لئے مقرر ہوں گے، پھر وہ مدینہ کے قریب شور زمین پر اُترے گا اور مدینہ میں تین بار ایسا سخت زلزلہ آئے گا کہ سب کافر اور منافق نکل پڑیں گے۔ (مسلم)

دجال کے ساتھی

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اصفہان کے ستر ہزار یہودی طیلسانی لباس والے دجال کے ساتھ ہوں گے۔ (مسلم)

دجال کے خوف سے لوگوں کا فرار

حضرت ام شریک سے روایت ہے کہ حضور صلعم نے فرمایا کہ لوگ دجال کے خوف سے بھاگتے پھریں گے، اور پہاڑوں پر جا جاکر پناہ لیں گے۔ (مسلم)

دجال کا فتنہ سب سے بڑا فتنہ ہے

حضرت عمران بن حصین سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدم کی پیدائش سے لیکر قیامت کے قائم ہونے تک کوئی فتنہ دجال کے فتنہ سے بڑا نہیں۔ (مسلم)

ایک مرد مومن کی استقامت اور قوت ایمانی

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دجال نکلے گا تو اللہ کا ایک مومن بندہ اسکی طرف جائے گا، پہلے دجال کے پہرہ داروں سے

اسکی جان لے لیگی پھر تو بدترین لوگ رہ جائیں گے جن میں پرندوں کی سی سبک روی[۱] اور پھاڑنے والے درندوں کی سی بے عقلی ہوگی[۱]۔ نہ کسی نیکی کو سمجھیں گے نہ بدی سے پرہیز کریں گے۔ اس وقت شیطان کسی صورت میں ان کے پاس آئے گا اور ان سے کہے گا تم لوگ میرا کہا کیوں نہیں مانتے، وہ کہیں گے تو کیا حکم دیتا ہے تو وہ ان کو بت پوجنے کا حکم دیگا، اس وقت ان پر روزی کشادہ ہو جائیگی اور زندگی خوب عیش میں گزریگی، اسی عرصہ میں صور کا بگل بجے گا جس سے ہر سننے والے کی گردن ایک طرف جھکے گی اور دوسری طرف سے اٹھ جائے گی، سب سے پہلے صور کی آواز وہ سنے گا جو اپنے اونٹ کے حوض کو لیپتا اور درست کرتا ہوگا پس وہ آواز سنتے ہی مر جائیگا، اسی طرح سب لوگ اپنے کاروبار کی مشغولیت کی حالت میں ختم ہو جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ شبنم جیسا ہلکا ہلکا پانی برسائے گا جس سے سڑے گلے بدن ترو تازہ ہو جائینگے پھر دوسری بار صور پھونکا جائے گا تو وہ سب زندہ ہو کر قیامت کا ہولناک منظر دیکھیں گے پھر کہا جائیگا اے لوگو اپنے رب کے حضور میں چلو۔ پھر فرشتوں کو حکم ہوگا کہ ان کو ٹھہراؤ آج ان سے سوالات ہوں گے، پھر حکم ہوگا کہ ان میں سے دوزخیوں کو الگ کردو۔ فرشتے عرض کریں گے کتنوں میں کتنے۔ ارشاد ہوگا ہزار میں نو سو ننانوے (۹۹۹)۔ یہ دن ایسا ہوگا کہ بچوں کو بوڑھا کردیگا اور یہ دن ایسا ہوگا کہ پنڈلی[۲] کھولی جائیگی۔ (مسلم)

---

(۱) یعنی فسق، فساد اور خواہشات نفسانی میں ایسے سبک رو اور تیز رفتار ہوں گے جیسے پرندے اور ظلم، خونریزی، کینہ، قتل و غارت گری میں ایسے اڑیل ہوں گے جیسے درندے۔

(۲) یعنی سخت مصیبت اور مشقت کا ظہور ہوگا۔

کر جائیگی بس سب ختم ہو جائیں گے۔ صرف بد ذات لوگ رہ جائیں گے جو گدھوں کی طرح بیحیا ہو کر آپس میں جفتی کریں گے، ان پر قیامت آجائے گی۔ (مسلم)

دجال کا امتحان حضرت ربعیؓ بن خراش سے روایت ہے کہ میں ابو مسعودؓ انصاری کے ساتھ حذیفہ بن یمان کے پاس گیا، ابو مسعودؓ نے حضرت حذیفہ سے کہا کہ جو کچھ تم نے دجال کے متعلق سنا ہو مجھ سے بیان کرو، انھوں نے کہا کہ حضور نے فرمایا کہ دجال کے ساتھ آگ ہوگی اور پانی۔ پس جس کو لوگ پانی سمجھیں گے وہ حقیقت میں جھلسانے والی آگ ہوگی اور جس کو آگ سمجھیں گے وہ ٹھنڈا اور شیریں پانی ہوگا، پس دیکھو جو شخص تم میں سے اس کو پائے تو وہ آگ ہی میں گرے کیونکہ وہی حقیقت میں میٹھا اور خوشگوار پانی ہے۔ حضرت ابو مسعودؓ نے کہا میں نے بھی اسی طرح سنا ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

قیامت سے پہلے حضرت عبداللہ بن عمروؓ بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمت میں دجال نکلے گا اور وہ چالیس ٹھہریگا (راوی کہتے ہیں کہ) میں نہیں جانتا کہ حضور کی مراد چالیس سے چالیس دن تھے یا چالیس مہینے یا چالیس سال۔ پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰؑ کو بھیجے گا وہ دجال کو تلاش کر کے مار ڈالیں گے، پھر سات برس قیام فرمائیں گے، وہ ایسا وقت ہوگا کہ دو شخصوں میں کسی طرح کی عداوت نہ ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ ملک شام کی طرف سے ایک ٹھنڈی ہوا چلائے گا جس کی تاثیر یہ ہوگی کہ جس کے دل میں ذرہ بھر ایمان ہوگا اسکی روح قبض ہو جائے گی یہاں تک کہ اگر تم میں سے کوئی پہاڑ کے غار میں بھی چھپے گا تو وہ وہاں بھی پہنچ کر

اس کا سارا پانی ہضم کر لے گا۔ ایسا پانی ختم ہو گا کہ جب ان کا پچھلا گروہ آئے گا تو کہے گا کبھی اس دریا میں پانی بھی تھا۔ حضرت عیسیٰؑ اور ان کے ساتھی گھرے رہیں گے اس وقت ان کے نزدیک ایک بیل کا سر تمہاری سو اشرفی سے زیادہ افضل ہو گا پھر حضرت عیسیٰؑ اور آپ کے ساتھی دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ یاجوج و ماجوج پر کیڑوں کا عذاب بھیجے گا جو ان کی گردنوں میں پیدا ہوں گے اور صبح تک سب مرجائیں گے پھر حضرت عیسیٰؑ اور آپ کے ساتھی زمین پر اتریں گے اس وقت زمین کو بالشت بھر بھی ان کی گندگی اور سرانڈ سے خالی نہ پائیں گے، پھر حضرت عیسیٰؑ اور آپ کے ساتھی دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ چڑیوں کو بھیجے گا جو بڑے بڑے اونٹوں کی گردنوں کی مانند ہوں گی، وہ یاجوج و ماجوج کی لاشوں کو اٹھا کر جہاں خدا کا حکم ہو گا پھینک دیں گی، پھر اللہ تعالیٰ ایسا پانی برسائے گا کہ کوئی گھر یا کوئی خیمہ اس پانی سے نہ بچے گا اور زمین دھل کر صاف شفاف آئینہ کے مانند ہو جائے گی، پھر اللہ تعالیٰ زمین کو حکم دیگا کہ اپنے پھل پیدا کر اور اگلی برکت پھیر لا۔ چنانچہ اس دن ایک انار پوری جماعت کو کافی ہو جائے گا اور اس کا چھلکا ایسا ہو گا کہ اس کا سائبان بنا کر اس کے سایہ میں بیٹھیں گے اور جانوروں کے دودھ میں ایسی برکت ہو گی کہ ایک دودھاری اونٹنی، آدمیوں کی ایک بڑی جماعت کو کافی ہو گی اور ایک دودھاری گائے پوری برادری کو کفایت کرے گی اور ایک دودھاری بکری ایک گھرانے کو کافی ہو گی، لوگ اسی طرح کی زندگی میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک پاک ہوا کو بھیجے گا جو ہر مسلمان کے بغلوں کے نیچے لگے گی اور اپنا اثر

اور وہ وہاں سے بھی چل دیگا، پھر ایک ویران زمین پر پہنچے گا اور اس سے کہے گا اے زمین اپنے خزانے اگل دے تو زمین فوراً خزانے اُگل دیگی اور وہ تمام خزانے نکل نکل کر اس کے گرد اس طرح جمع ہوں گے جیسے شہد کی مکھیاں بڑی مکھی کے گرد ہجوم کرتی ہیں پھر دجال ایک نوجوان کو بُلا کر اس کو قتل کر کے دو ٹکڑے کر دے گا، پھر اس کو زندہ کر کے بُلائے گا تو وہ نوجوان ہنستا ہوا سامنے آجائے گا اور اس کا چہرہ دمک رہا ہوگا، اسی حال میں اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰؑ کو بھیجے گا۔ حضرت عیسیٰؑ زرد جوڑہ پہنے ہوئے دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہوئے دمشق کے مشرقی سفید کنارے کی طرف اتریں گے جب وہ سر جھکائیں گے تو پسینہ ٹپکے گا اور جب سر اُٹھائیں گے تو موتی ایسے بوند گریں گے اور جس کو حضرت عیسیٰؑ کے دم کی بھاپ لگے گی وہ اسی جگہ ٹھنڈا ہو جائیگا اور جہاں تک ان کی نگاہ پہنچے گی وہاں تک سانس بھی پہنچے گی، پھر حضرت عیسیٰؑ دجال کی تلاش میں نکلیں گے اور مقام لُد پر (۱) اس کو پائیں گے وہیں اس کو قتل کر دیں گے، پھر جو لوگ دجال کے فتنہ سے بچ گئے تھے وہ حضرت عیسیٰؑ کے پاس آئیں گے۔ حضرت عیسیٰؑ ان کے چہروں پر شفقت کا ہاتھ پھیریں گے اور ان کو جنت کے درجوں کی بشارت دیں گے۔ ناگاہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰؑ کو حکم دیگا کہ میرے ان مسلمان بندوں کو کوہ طور پر لیجاؤ، اس لئے کہ میں نے اپنے ایسے بندے نکالے ہیں جن سے لڑنے کی کسی کو طاقت نہیں، پھر یاجوج وماجوج نکل پڑیں گے، ان کا پہلا گروہ طبرستان کے دریا پر گزریگا اور

(۱) لُد شام میں ایک پہاڑ کا نام ہے۔

ہر مسلمان کا میرے بعد نگہبان ہے۔

دیکھو دجال کے گھونگھر والے بال ہیں اور اسکی آنکھ میں ٹھینٹ ہے وہ عبدالعزیٰ(۱) بن قطن کے مشابہ ہے جو شخص اس کو دیکھے وہ سورہ کہف کے شروع کی آیتیں پڑھے اور سنو وہ شام و عراق کی درمیانی جگہ سے نکلے گا اور دائیں بائیں فساد پھیلاتا ہوا آئے گا۔ اے اللہ کے بندو ایمان پر ثابت قدم رہنا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ زمین پر کتنے دن قیام کریگا۔ آپ نے فرمایا چالیس دن، ان میں ایک دن ایک سال کے برابر ہوگا، دوسرا دن ایک مہینے کے برابر، تیسرا دن ہفتہ کے برابر باقی دن تمھارے دنوں کے برابر۔ لوگوں نے عرض کیا حضورؐ جو دن ایک سال کے برابر ہوگا اسمیں ہماری ایک دن کی نماز کافی ہو جائیگی۔ آپ نے فرمایا نہیں، تم اندازہ لگا کر نماز پڑھنا، پھر عرض کیا دجال کی رفتار کیا ہو گی۔ آپ نے فرمایا اسکی رفتار اس ابر کی طرح ہو گی جس کو ہوا اڑاتی ہے، پھر وہ ایک قوم کے پاس آئے گا اور ان کو اپنے دین کی دعوت دیگا، وہ لوگ اسکی دعوت قبول کریں گے تو وہ آسمان کو حکم دیگا کہ ان پر مینھ کی بارش کر دے، سو خوب بارش ہو گی، پھر زمین کو حکم دیگا تو وہ سرسبز و شاداب ہو جائے گی اور ان کے جانور شام چر کر خوب موٹے تازے ہو جائیں گے، پھر دجال دوسرے لوگوں کے پاس جائے گا اور ان کو بھی دین کی دعوت دیگا لیکن وہ اسکی دعوت ٹھکرا دیں گے تو ان پر قحط اور خشک سالی ہو گی، مال و دولت سے بھی خالی ہو جائیں گے

(۱) عبدالعزیٰ ایک کافر تھا۔

جو شخص بھول کر لات عزیٰ[1] کی قسم کھا بیٹھے اس کو چاہیے کہ فوراً لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہہ دے اور جو اپنے ساتھی سے کہے کہ آؤ ہم تم جوا کھیلیں تو وہ فوراً صدقہ کر دے۔ (بخاری۔ مسلم)

قیامت کا بیان

دجال کا فتنہ اور قیامت کی آمد

حضرت نواسؓ بن سمعان سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن دجال کا ذکر فرمایا۔ غرض کچھ اس انداز سے آپ نے اس کا ذکر کیا کہ ہم کو معاً یہ خیال پیدا ہوا کہ شاید دجال اسی جگہ کھجوروں کے جھنڈ میں چھپا ہے، پھر جب ہم آپ کے پاس گئے تو آپ نے ہماری صورت سے ہمارا حال پہچان لیا اور فرمایا تمہارا کیا حال ہے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے کل دجال کا کچھ اس طرح ذکر فرمایا کہ ہم لوگوں کو یہی گمان ہوا کہ دجال اسی کھجوروں کے جھنڈ میں چھپا ہے، آپ نے فرمایا مجھے تمہارے لئے دجال سے زیادہ اور باتوں کا خطرہ ہے۔ دجال اگر میری موجودگی میں نکلا تو میں خود اس سے نپٹ لوں گا اور تم لوگوں کو اس کے شر سے بچاؤں گا اور اگر میرے بعد نکلا تو مسلمان خود اس سے نپٹ لیں گے اور اللہ تعالیٰ

(۱) عرب میں لات عزیٰ معبود تھے، کا فران کی قسم کھایا کرتے۔ جب مسلمان ہو گئے تو بھی عادت کے موافق اگر قسم کھا بیٹھتے تھے حضور نے ان کو اس کا علاج بتایا کہ کلمہ پڑھ لیں تو کفر کا شبہ دور ہو جائے۔

فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ۝ (عمران ع ۲۴)
وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً
اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ
ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا
لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ
اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا
عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝
اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ
مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَا وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝
(اعراف - ع ۱۴)
وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ
لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ (نور - ع ۴)
تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا (تحریم ع ۲)

پڑھے اور فوراً ان کو سوجھ آگئی۔

اور وہ لوگ جو بُرا کام کر بیٹھتے ہیں یا ظلم اپنے حق میں کر بیٹھتے ہیں تو وہ اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں اور اللہ کے سوا کون گناہوں کو معاف کر سکتا ہے اور وہ لوگ اپنے گناہوں پر جان بوجھ کر اصرار نہیں کرتے۔ یہی لوگ ہیں جن کا بدلہ مغفرت ان کے رب کی طرف سے، اور باغیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے، کیا اچھا اجر ہے کام کرنے والوں کا۔

اور اللہ کی طرف سب کی سب توبہ کرو اے ایمان والو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

توبہ کرو اللہ کی طرف سچی توبہ۔

حدیث ۱

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ۝ (بروج۔ع۱)	بیشک تمہارے رب کی پکڑ البتہ سخت ہے
وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِىَ ظَالِمَةٌ اِنَّ اَخْذَهٗٓ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ۝ (هود۔ع۹)	تمہارے رب کی پکڑ اسی طرح سخت ہے جب وہ کسی بستی کو پکڑتا ہے اس حال میں کہ اس کے رہنے والے ظالم ہوتے ہیں بیشک اس کی پکڑ بڑی دردناک اور سخت ہے۔

حدیث

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ غیرت کرتا ہے۔ اسکی غیرت یہ ہے کہ جس کام کو اس نے حرام کر دیا ہے اس کے بندے وہی کریں۔ (بخاری۔ مسلم)

جو شخص محرمات کا مرتکب ہو اسکو کیا کرنا چاہیے

آیات

وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ (اعراف۔ع۲۴)	اور اگر کبھی ابھار دے تم کو شیطان کی چھیڑ چھاڑ تو اللہ سے پناہ مانگو
اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا	بیشک جو لوگ پرہیزگار ہیں جہاں ان کو شیطانی وسوسہ پیدا ہوا بس وہ چونک

دوسرے کی طرف اپنے کو منسوب کرے، یا اپنے آقا کو چھوڑ کر دوسرے کو آقا بنالے تو اس پر بھی اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی، اور تمام لوگوں کی لعنت ہے قیامت کے دن دن نہ اس کی توبہ قبول ہوگی نہ فدیہ۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی کو اپنا باپ کہے اور خوب سمجھتا ہو کہ یہ میرا باپ نہیں ہے تو اس نے کفر کیا اور جو شخص ایک چیز کی ملکیت کا دعوے کرے حالانکہ وہ چیز اسکی نہیں تو وہ ہم میں سے نہیں ہے اور وہ شخص اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے اور جو شخص کسی کو کفر کے ساتھ پکارے یا کہے یا اللہ کا دشمن کہے اور وہ ایسا نہ ہو تو وہ اسی پر پلٹ آئے گا۔ (بخاری مسلم)

منہیات کے ارتکاب کی ممانعت

آیات

فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ (نور۔ ع ۹)	ان لوگوں کو ڈرنا چاہیئے جو رسولؐ کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں کہ ان پر کوئی مصیبت آپڑے یا پہونچ جائے ان کو دردناک عذاب۔
وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ (عمران۔ ع ۲)	اور اللہ تعالےٰ تم کو اپنی ذات سے ڈراتا ہے۔

فرمایا جو اپنے باپ (۱) کو چھوڑ کر کسی اور سے منسوب کرے حالانکہ جانتا ہے کہ یہ میرا باپ نہیں ہے تو اس پر جنت حرام ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے باپ دادا سے منہ نہ موڑو (۲) جس نے اپنے باپ دادا سے منہ موڑ لیا وہ کافر ہوا (ب م)

حضرت یزیدؓ بن شریک بن طارق سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علیؓ بن ابی طالب کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا اور جو کچھ فرما رہے تھے وہ سُنا، وہ یہ فرما رہے تھے کہ واللہ ہمارے پاس سوائے کلام اللہ کے اور کوئی کتاب نہیں، یا یہ صحیفہ ہے جس میں دیت کے اونٹوں کی عمر اور کچھ زخموں کی دیت کے مسائل ہیں، پھر اس صحیفہ کو کھول کر پھیلا دیا جس میں لکھا تھا کہ حضورؐ نے فرمایا کہ مدینہ حرم ہے، عیر اور ثور کے درمیان جتنی زمین ہے وہ حرم ہے۔ جو شخص مدینہ میں بدعت نکالے گا یا بدعتوں کو جگہ دیگا تو اس پر اللہ تعالیٰ کی فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ قیامت کے دن نہ اس کی توبہ قبول کریگا اور نہ فدیہ اور مسلمانوں کا عہد ایک ہے۔ اعلیٰ و ادنیٰ سب اس کا ذمہ لے سکتے ہیں (۳)۔ پس جو شخص مسلمان کے عہد کو توڑے تو اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔ قیامت کے دن نہ اسکی توبہ قبول ہو گی نہ فدیہ۔ اور جو اپنے باپ کو چھوڑ کر

(۱) بعض مغل، شیخ، پٹھان اپنے کو سید کہتے ہیں بہت برا کرتے ہیں وہ بہشت چھوڑ کر دوزخ کی تیاری کرتے ہیں۔

(۲) یعنی اپنے باپ دادا کے بجائے کسی اور کی طرف اپنے کو منسوب کرے تاکہ عزت پائے یا دولت حاصل کرے

(۳) یعنی ایک ادنیٰ آدمی مسلمانوں کی طرف سے عہد کر سکتا ہے اور پناہ دے سکتا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا یہ کافروں کا لباس ہے اس کو نہ پہنو۔

رات تک چُپ رہنے کی ممانعت

—— : بعض احادیث یہ ہیں : ——

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات مجھے یاد ہے آپ نے فرمایا کہ بلوغ کے بعد یتیمی نہیں ہوتی۔ اور چپ[1] کا روزہ رہنا درست نہیں۔ (ابوداؤد)

حضرت قیسؒ بن ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ قبیلہ احمس کی ایک عورت کے پاس گئے جس کا نام زینب تھا، اس کو بہت خاموش پایا۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا اس کو کیا ہوا، یہ بولتی کیوں نہیں۔ لوگوں نے کہا اس نے خاموش حج کیا ہے حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا اس کو حکم دو کہ یہ بولے۔ یہ زمانۂ جاہلیت کا طریقہ ہے۔ تو وہ بولنے لگی۔ (بخاری)

اپنے کو غیر کی طرف منسوب کرنے کی ممانعت

—— : بعض احادیث یہ ہیں : ——

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

(۱) زمانۂ جاہلیت کا چپ کا روزہ رکھنا عبادت میں داخل تھا۔

پہننے سے اور سونے چاندی کے برتن میں کھانے پینے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا کہ یہ چیزیں کافروں کے لئے ہیں اور تمہارے لئے آخرت میں۔ (بخاری۔ مسلم)

ایک صحیح روایت میں ہے حضرت حذیفہ کہتے ہیں کہ میں نے حضورؐ سے سُنا ہے آپ فرماتے تھے کہ نہ ریشم اور دیبا پہنو، نہ چاندی سونے کے برتن میں کھاؤ پیو اور نہ پیالوں میں کھاؤ۔ (یعنی سونے چاندی کے)

حضرت انسؓ بن سیرین سے روایت ہے کہ میں مالک بن انس کے ساتھ مجوسیوں کی جماعت میں بیٹھا ہوا تھا اس عرصہ میں چاندی کے برتن میں فالودہ آیا۔ حضرت انسؓ بن مالک نے نہ پیا اور کہا اس کو دوسرے برتن میں انڈیل کر لاؤ چنانچہ انھوں نے خلنج کے برتن میں انڈیل کر پیش کیا تو پھر اس کو پیا۔ (بیہقی)

مرد کو زعفرانی رنگ کا کپڑا پہننے کی ممانعت

احادیث

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے مردوں کو زعفرانی رنگ کے کپڑوں سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ حضورؐ نے مجھے دو کسم رنگ کے کپڑے پہنے دیکھے تو فرمایا کیا تم نے اپنی ماں کے حکم سے پہنا ہے میں نے عرض کیا کہ میں اس کو دھو ڈالوں۔ فرمایا نہیں بلکہ اس کو جلا دو۔

ان سات کبیرہ گناہوں سے بچو جو ایمان کو ختم کر دیتے ہیں، لوگوں نے عرض کیا کہ حضورؐ وہ کون سے گناہ ہیں۔ فرمایا اللہ کا شریک ٹھہرانا ۔ جادو کرنا۔ کسی کو ناحق قتل کرنا۔ سود کھانا۔ یتیم کا مال کھانا۔ لڑائی میں پیٹھ موڑ کر بھاگنا۔ بھولی بھالی پاکدامن عورتوں پر بدکاری کا اتہام لگانا۔ (بخاری۔ مسلم)

کفرستان میں قرآن شریف لیجانے کی ممانعت

حدیث

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن شریف لیکر دشمن کے ملک میں جانے سے منع فرمایا ہے (بخاری۔ مسلم)

سونے چاندی کے برتن استعمال کرنیکی ممانعت

احادیث

حضرت ام المومنین ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چاندی سونے کے برتن میں کھاتا پیتا ہے وہ اپنے پیٹ کو جہنم کی آگ سے بھرتا ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

مسلم کی روایت میں ہے کہ جو سونے کے برتن میں کھاتا پیتا ہے یا چاندی کے۔

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیبا کے کپڑے

يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ
وَمَا أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ
بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ
وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ
حَتّٰى يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ
فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ
فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ
بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ
وَمَا هُمْ بِضَارِّينَ بِهٖ مِنْ
أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ وَيَتَعَلَّمُونَ
مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَلَقَدْ
عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهٗ فِي
الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ وَلَبِئْسَ مَا
شَرَوْا بِهٖ أَنْفُسَهُمْ لَوْ كَانُوا
يَعْلَمُونَ ۝ (بقرہ ع ۱۲)

اور لوگوں کو جادو سکھاتے تھے (اس علم
کے پیچھے پڑ گئے) جو بابل میں ہاروت و
ماروت دو فرشتوں پر اتارا گیا تھا، وہ
کسی کو نہیں سکھاتے تھے جب تک یہ نہ
کہہ دیتے تھے کہ ہم تو بس آزمائش میں
سو تم کفر نہ کرنے لگنا، پس وہ اُن سے
وہی باتیں سیکھتے تھے جس سے میاں بی بی
میں جدائی پڑ جائے اور وہ کسی کو نقصان
نہیں پہنچا سکتے تھے مگر اللہ کے حکم سے
اور وہ چیز سیکھتے تھے جو ان کو نقصان
پہنچائے اور نفع نہ دے اور وہ یقینی
جان جاتے تھے کہ جو اس کا خریدار ہو
اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے
برا مول ہے جس پر انھوں نے اپنی
جانوں کو خریدا اے کاش وہ جان لیتے

حدیث

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

حضرت ابو عبیدہؓ نے کہا امیر المومنین آپ اللہ کی تقدیر سے بھاگ کر جا رہے ہیں حضرت نے کہا اے ابو عبیدہ کاش یہ بات تمھارے منہ سے نہ نکلتی اور حضرت عمرؓ حضرت ابو عبیدہؓ کے خلاف کچھ نہیں کرتے تھے۔ کہنے لگے ہاں ہم اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر ہی کی طرف جا رہے ہیں، تمھارے پاس دو اونٹ ہوں اور کسی میدان میں اُتریں، جس کے ایک طرف سبزہ ہے اور دوسری طرف خشکی و قحط ہے تو تم اگر خشکی میں چراؤ گے تو اللہ کی تقدیر سے، اور سبزہ میں چراؤ گے تو بھی اللہ کی تقدیر سے اتنے میں حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف آ گئے، وہ اس مشورہ میں شریک نہ تھے کسی ضرورت سے کہیں گئے ہوئے تھے۔ انھوں نے سن کر کہا میرے پاس اس کا علم ہے، میں نے حضورؐ سے سنا ہے کہ جس جگہ وبا پھیلی ہو وہاں نہ جاؤ اور اگر تمھارے شہر میں واقع ہو تو وہاں سے بھاگو بھی نہیں۔ حضرت عمرؓ نے یہ سن کر اللہ کی تعریف کی اور کوچ کر دیا۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت اسامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی شہر طاعون کی خبر سنو تو وہاں نہ جاؤ اور جب تمھاری ہی جگہ واقع ہو تو وہاں سے نہ نکلو (ب۔م)

جادو کرنے اور سیکھنے کی ممانعت

آیت

سلیمانؑ نے کفر نہیں کیا شیطان کفر کرتے تھے	وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَٰكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا

احادیث

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہو کہ امیرالمومنین حضرت عمرؓ نے ملک شام کی طرف کوچ کیا جب سرغ(۱) میں پہنچے تو امیر لشکر حضرت ابوعبیدہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ استقبال کو آئے اور کہا کہ شام میں وبا پھیلی ہوئی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے مجھ سے کہا مہاجرین اولین کو بلالاؤ۔ میں بلالایا، حضرت نے ان سے کہا شام میں وبا پھیلی ہے۔ تمھارا کیا خیال ہے پلٹ جاؤں یا آگے بڑھوں۔ اُن میں سے کچھ لوگوں نے رائے دی کہ آپ ایک اچھے کام سے آئے ہیں ہماری رائے نہیں کہ پلٹ جائیں اور بعضوں نے کہا آپ تنہا نہیں ہیں، آپ کے ساتھ صحابۂ کرام بھی ہیں، میری رائے نہیں کہ ان کو وہاں لیجائیں، بہتر ہے کہ پلٹ جائیں۔ حضرت عمرؓ نے ان سے کہا آپ تشریف لے جائیے اور مجھ سے کہا انصار کو بلالاؤ۔ میں بلالایا۔ حضرت عمرؓ نے ان سے بھی اسی قسم کی گفتگو کی اور انھوں نے بھی مہاجرین کی طرح مشورہ دیا حضرت عمرؓ نے ان کو بھی اُٹھادیا اور مجھ سے کہا قریش کے سن رسیدہ مہاجرین کو جنھوں نے فتح مکہ کے وقت ہجرت کی ہے بلالاؤ۔ میں ان کو بھی بلالایا، اُن سے حضرت عمرؓ نے مشورہ لیا تو دو آدمیوں نے بالکل اختلاف نہیں کیا بلکہ یہ کہا کہ ہماری رائے ہے کہ آپ سب کو لیکر ضرور واپس ہو جائیے، ان کو وبا میں نہ لے جائیے حضرت نے یہ سُن کر منادی کرادی کہ کل صبح کو میں واپس ہوں گا تم لوگ بھی تیار رہو

(۱) تبوک کے قریب شام کے رستہ میں مدینہ منورہ سے تیرہ منزل پر ایک شہر ہے۔

بیٹھ گئے اور اس کے منہ پر کنکر مارنے شروع کئے حضرت عثمانؓ نے کہا یہ کیا کرتے ہو۔ حضرت مقداد نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جب تم کسی آدمی کو تعریف کرتے دیکھو تو اس کے منہ میں مٹی جھونک دو (مسلم)

اور اُن حدیثوں میں جن میں بعض تعریفیں پائی جاتی ہیں حضور کا قول ہے کہ آپ نے حضرت ابوبکرؓ سے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ تم ان لوگوں میں سے ہو جو جنت کے ہر دروازے سے بلائے جائینگے۔

دوسری حدیث میں ہے کہ تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو جو پاجامہ کو ٹخنوں سے نیچے لٹکاتے ہیں۔

اور حضرت عمرؓ سے فرمایا کہ تم کو شیطان جس راستہ پر چلتا دیکھتا ہے وہ دوسرے راستہ پر ہو گیا۔

جس شہر میں وبا پھیلی ہو وہاں سے آنے اور وہاں جانے کی ممانعت

آیاتِ قرآنی

أَيْنَمَا تَكُونُوا يُدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِي بُرُوجٍ مُشَيَّدَةٍ (نساء ع ۱۱)	کہیں بھی تم ہو موت تم کو آ ہی لے گی اگرچہ تم مضبوط برجوں میں ہو
وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ (بقرہ ع ۲۴)	اور نہ ڈالو اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں

ہلکی پھلکی چیز ہے لیکن خوشبو اچھی ہے۔ (بخاری)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خوشبودار چیز واپس نہیں فرماتے تھے۔ (بخاری)

منہ پر تعریف کی ممانعت

احادیث

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے ایک شخص کو کسی شخص کے منہ پر اس کی تعریف میں مبالغہ کرتے سُنا تو فرمایا تم نے اس کو ہلاک کر دیا، یا اس کی پیٹھ توڑ دی۔ (بخاری مسلم)

حضرت ابو بکرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کسی شخص کے روبرو اس کی تعریف کی گئی، آپ نے فرمایا تم نے اپنے دوست کی گردن توڑ دی، اور اس کو آپ نے کئی بار دھرایا، پھر فرمایا اگر تعریف کرنا ضروری ہی ہو تو یوں کہو کہ میرا گمان اس کے ساتھ ایسا اور ایسا ہے اور جیسی اس نے تعریف کی ہے ویسا ہی سمجھتا بھی ہے تو حساب کرنے والا اور جزا دینے والا تو اللہ تعالیٰ ہے، یقین کے ساتھ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ فلاں شخص اللہ کے نزدیک اچھا ہے (ب م)

حضرت ہمام بن حارثؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت مقدادؓ سے سُنا کہ ایک آدمی حضرت عثمانؓ کی تعریف کرنے لگا پس حضرت مقداد گھٹنوں کے بل

مسلمان بھائی کی طرف کسی تیز چیز سے اشارہ کرے تو اس پر فرشتے لعنت کرتے ہیں اگرچہ اس کا حقیقی ہی بھائی ہو۔

حضرت جابر سے روایت ہے کہ حضورؐ نے ننگی تلوار ہاتھ میں لینے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

اذان سُنکر بلاعذر بغیر فرض پڑھے چلے جانیکی ممانعت

حدیث

حضرت ابو الشعثاءؒ سے روایت ہے کہ ہم مسجد میں ابوہریرہؓ کے پاس بیٹھے تھے کہ مؤذن نے اذان کہی، اسی وقت ایک شخص جانے کے ارادے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ حضرت ابوہریرہؓ اس کو دیکھنے لگے جب وہ مسجد سے نکل گیا تو کہنے لگے اس شخص نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی (مسلم)

خوشبو واپس کرنے کی ممانعت

احادیث

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو خوشبودار پھول وغیرہ ہدیہ کیا جائے (۱) تو وہ اس کو واپس نہ کرے اس لئے کہ ایک

(۱) یعنی یہ ایسا ہدیہ ہے کہ کوئی بڑا احسان نہیں کہ اس کا بدلہ دینا مشکل ہے تو ایسی چیز کیوں رد کی جائے۔

سب مل کر مضبوط پکڑ لو اور قیل و قال کثرت سوال کرنا اور مال ضائع کرنے کو ناپسند فرماتے ہیں۔ (مسلم)

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے کاتب وراد سے روایت ہے کہ مغیرہ بن شعبہ نے حضرت معاویہ کو مجھ سے خط لکھوایا کہ حضور ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَآ اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔ اور اس کے ساتھ یہ بھی لکھوایا کہ حضور نے قیل و قال، کثرت سوال اور مال ضائع کرنے، والدین کی نافرمانی کرنے بیٹی جاگتی لڑکی کو زندہ دفن کرنے سے اور جس کا دینا واجب ہے اس کو نہ دینے سے اور جو حق نہ ہو اس کے لینے سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری، مسلم)

تیر و تلوار سے اشارہ کرنے کی ممانعت

احادیث

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی اپنے بھائی کی طرف تلوار سے اشارہ نہ کرے، کیا معلوم کہ شیطان تمہارے ان ہاتھوں سے فتنہ پیدا کر دے اور تم اس کی بدولت دوزخ کے گڑھے میں گر جاؤ (مسلم)

مسلم کی روایت میں ہے کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے

دینے کے لئے سودے کے دام نہ بڑھاؤ اور بکری اونٹنی گائے وغیرہ کے تھنوں میں[1] کئی وقتوں کا دودھ جمع کرکے نہ بیچیے۔ (بخاری، مسلم)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا نہ اپنے بھائی کے سودے کے وقت اپنا سودا چھوڑ نہ اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر اپنا پیغام دو۔ ہاں مگر اس کی اجازت سے۔ (بخاری، مسلم)

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن مومن کا بھائی ہے کسی مومن کو جائز نہیں کہ اپنے بھائی کے سودے پر اپنا سودا پیش کرے اور اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر اپنا پیغام دے اگر وہ چھوڑ دے تو پھر کچھ حرج نہیں۔ (مسلم)

مال کو شریعت کے خلاف ضائع کرنے کی ممانعت

احادیث

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے لئے تین کاموں کو پسند فرماتے ہیں اور تین کو ناپسند کرتے ہیں۔ پسندیہ ہیں کہ تم اس کی عبادت کرو، اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور اللہ کی رسّی کو

(۱) دودھ جمع کرنے کا مقصد یہ کہ جب خریدار آئے تو دودھ کو دکھا دیا کہ اتنا دودھ دیتی ہے تاکہ قیمت زیادہ لگے، لوگ لالچ میں آکر دھوکہ کھا جائیں۔

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے سب لڑکوں کو اسی طرح دیا ہے۔ عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا اللہ سے ڈرو۔ اپنی اولاد کے بارے میں عدل کرو۔ پس میرے باپ نے اپنا دیا ہوا واپس لے لیا۔

ایک روایت میں ہے کہ حضور نے فرمایا اے بشیر کیا تمہارے اور لڑکے بھی ہیں، عرض کیا ہاں۔ فرمایا سب کے ساتھ یہی معاملہ کیا ہے۔ عرض کیا نہیں۔ فرمایا تو مجھے گواہ نہ بناؤ۔ میں اس ظلم پر گواہ بننا نہیں چاہتا۔

ایک روایت میں ہے کہ مجھ کو ایسے ظلم پر گواہ مت کرو۔

ایک روایت میں ہے کہ میرے سوا کسی اور کو گواہ کر لو۔ پھر فرمایا تم چاہتے ہو کہ سب لڑکے تمہارے ساتھ بھلائی کریں۔ عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا بس تو تم بھی ان کے ساتھ ایک معاملہ رکھو۔ (بخاری۔ مسلم)

میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنے کی ممانعت

حدیث

حضرت زینب بنت ابو سلمہ سے روایت ہے کہ میں ام المومنین ام حبیبہ کے پاس ان کے باپ ابو سفیان بن حرب کے انتقال کے بعد گئی تو میں نے دیکھا کہ انہوں نے زرد رنگ کی خوشبو لگائی اور اس میں سے کچھ ایک لڑکی کے لگایا اور کچھ اپنے رخساروں پر مل لیا اور کہا کہ اللہ جانتا ہے مجھے خوشبو لگانے کی کچھ حاجت نہیں لیکن میں نے

اِحْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا (احزاب ع ۷)	ہیں تو وہ صریح گناہ اور بہتان کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔

حدیث

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو لعنتی کام سے بچو۔ لوگوں نے عرض کیا وہ کون سے کام ہیں۔ فرمایا جو راستہ میں اور سایہ کے نیچے پیشاب پاخانہ کرتا ہے۔ (مسلم)

ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت

حدیث

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (مسلم)

اولاد میں ایک کو ایک پر ترجیح دینے کی ممانعت

حدیث

حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ میرے باپ مجھے لیکر حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو ایک غلام دیا ہے۔ آپ نے فرمایا کیا اسی طرح سب بچوں کو دیا ہے بخشش کیا ہے نہیں۔ فرمایا تو پھر اس سے بھی واپس لے

آبرودار عورت تھی، لوگوں کو بہت گراں گزرا کہ اسکی آبرو ریزی ہو۔ آپس میں مشورہ کرنے لگے کہ کون اس کے بارے میں حضورؐ سے سفارش کردے۔ طے یہ پایا کہ اسامہ بن زید حضورؐ کو بہت محبوب ہیں وہی سفارش کریں، ان کے سوا کوئی اسکی جراءت نہیں کرسکتا۔ چنانچہ لوگوں کے کہنے سے اسامہ نے سفارش کی۔ حضورؐ نے فرمایا تم اللہ کی حدوں کے بارے میں سفارش کرتے ہو۔ پھر آپ خطبہ کے لئے کھڑے ہوگئے اور فرمایا اگلی امتیں اسی لئے ہلاک ہوئیں کہ جب ان میں کوئی شریف چوری کرتا تو اس کو بے سزا دئے چھوڑ دیتے اور غریب چوری کرتا تو اس کو سزا دیتے تھے مجھے قسم ہے اگر محمد کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرے تو میں اس کے ہاتھ کاٹوں گا۔ (بخاری)

ایک روایت میں ہے کہ سفارش سن کر آپ کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا اور فرمایا تم اللہ کی حدوں میں سفارش کرتے ہو۔ حضرت اسامہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ آپ میرے لئے بخشش چاہیئے۔ پھر آپ کے حکم سے اس کا ہاتھ کاٹا گیا۔

راستہ میں غلاظت کرنے کی ممانعت

آیت

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ	جو لوگ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو بے قصور تکلیف پہنچاتے

غلام کے بھاگنے پر وعید

احادیث

حضرت جریرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو غلام اپنے آقا سے بھاگ جائے تو وہ اسلام کی پناہ سے نکل گیا۔ (مسلم)

حضرت جریرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو غلام اپنے آقا سے بھاگ جائے اس کی نماز قبول نہ ہو گی۔ (مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ وہ کافر ہو گیا۔

حدوں کے بارے میں سفارش کرنے کی تحریم

آیت

اَلزَّانِیَةُ وَالزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا کُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَّ لَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ (نور ع ۱)

بدکار عورت اور بدکار مرد پس ہر ایک کو ان میں سو درے مارو اور ان دونوں پر اللہ کے حکم کی تعمیل میں ترس نہ کھاؤ اگر تم اللہ اور روز آخرت پر یقین رکھتے ہو

احادیث

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ بنی مخزوم کی ایک عورت نے چوری کی

مسلسل روزے رکھنے کی ممانعت

حدیث

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور سرور کائناتؐ نے مسلسل روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ تو برابر روزے رکھتے ہیں، آپ نے فرمایا میں تمہارا جیسا نہیں ہوں مجھے کھلایا پلایا جاتا ہے۔

قبر پر بیٹھنے کی ممانعت

حدیث

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی انگارہ پر بیٹھے یہاں تک کہ اس کا کپڑا جل کر بدن تک آگ لگ جائے یہ اس سے بہتر ہے کہ قبر پر بیٹھے (مسلم)

پختہ قبر بنانے کی ممانعت

حدیث

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکی قبر بنانے سے اور اس پر بیٹھنے سے اور اس پر عمارت بنانے سے منع فرمایا ہے (بخاری مسلم)

جب نماز قائم ہونے لگے تو فرض کے سوا کوئی نماز درست نہیں۔ (مسلم)

جمعہ کے دن کو روزہ اور جمعہ کی رات کو تہجد کے ساتھ مخصوص کرنے کی ممانعت

احادیث

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب جمعہ کو دوسری راتوں کے مقابلہ میں تہجد کے ساتھ اور جمعہ کے دن کو روزہ کے ساتھ مخصوص نہ کرو۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا جمعہ کے دن روزہ نہ رکھو ہاں ایک دن بعد یا ایک دن پہلے ملا کر رکھنے میں مضائقہ نہیں۔ (بخاری مسلم)

حضرت محمدؓ بن عباد سے روایت ہے کہ میں نے جابرؓ سے پوچھا کہ حضور نے کیا جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے کہا ہاں۔ (بخاری مسلم)

حضرت ام المومنین جویریہ بنت حارث سے روایت ہے کہ حضور جمعہ کے دن میرے گھر تشریف لائے اور میں روزہ سے تھی، آپ نے فرمایا کل روزہ رکھا تھا عرض کیا نہیں، فرمایا کل رکھو گی۔ میں نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا تو پھر روزہ افطار کر ڈالو۔

(بخاری)

قبروں پر نماز پڑھنے کی ممانعت

حدیث

حضرت ابو مرثد کنانہ بن حصینؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ نہ قبروں پر نماز پڑھو[1] نہ اس پر بیٹھو۔

نمازی کے سامنے سے گزرنے کی ممانعت

حدیث

حضرت ابوجُہیم عبداللہ بن حارث بن صمہ انصاری سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا نمازی کے آگے سے گزرنے والا اگر اسکی برائی کو جان لے تو چالیس تک ٹھہرنا گزرنے سے بہتر سمجھے۔ راوی کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ چالیس دن فرمائے یا چالیس مہینے یا چالیس برس۔ (بخاری مسلم)

اقامت کے بعد نفل نماز پڑھنے کی ممانعت

حدیث

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

(۱) اس لئے منع فرمایا کہ کہیں جاہل اہل قبور کی تعظیم و تکریم سے عبادت میں مبتلا نہ ہو جائیں۔

نماز میں نگاہ اُوپر اُٹھانے کی ممانعت

حدیث

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت لہجہ میں فرمایا، لوگوں کی نگاہ نماز کے وقت اوپر اٹھ جاتی ہے اور وہ پرواہ نہیں کرتے، وہ اس سے باز رہیں ورنہ ان کی نگاہیں اُچک لی جائیں گی (بخاری)

نماز میں دائیں بائیں دیکھنے کی ممانعت

احادیث

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے کے بارے میں سوال کیا۔ آپ نے فرمایا اس طرح کی حرکت سے شیطان بندوں کی نماز اچک لیتا ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز [illegible] اِدھر اُدھر متوجہ ہونے سے بچو۔ نماز میں اِدھر اُدھر متوجہ ہونا [illegible]، اگر ضروری ہو تو نفل میں ہو سکتے ہو فرض میں نہیں۔

(ترمذی)

امام سے پہلے رکوع اور سجدے سے سر اٹھانے کی ممانعت

بڑی حدیث بڑی

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ امام سے پہلے سر اٹھانے سے نہیں ڈرتے کہیں اللہ تعالیٰ (پہلے سر اٹھانے والے کے) سر کو گدھے کے سر سے بدل نہ دے یا اس کی صورت گدھے کی سی نہ کر دے (بخاری، مسلم)

نماز میں پہلو پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت

بڑی حدیث بڑی

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی حالت میں پہلو پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری، مسلم)

کھانے کے وقت اور پاخانہ پیشاب کی حاجت کے وقت نماز پڑھنے کی ممانعت

بڑی حدیث بڑی

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضورؐ سے سنا ہے کہ جب کھانا آ جائے فرمایا پھر نماز نہیں ہوتی۔ اور پاخانہ پیشاب کا ابھی تک تقاضہ ہو تو نماز نہیں ہوتی۔

(۱) [illegible]

کہ لوگ نماز پڑھ کر سو گئے اور تم نماز کے منتظر رہے سو جتنا وقت تمہارا انتظار میں گزرا وہ نماز ہی میں شمار ہوا (یعنی گویا تم اب تک نماز ہی پڑھتے رہے) (بخاری)

شوہر کے خلاف ورزی کرنیکی ممانعت

احادیث

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شوہر اپنی بیوی کو اپنے پاس بلائے اور وہ انکار کر دے چنانچہ اسکا شوہر غصہ کی حالت میں رات گزار دے تو صبح تک فرشتے اس عورت پر لعنت کرتے ہیں (بخاری مسلم)

ایک روایت میں ہے۔ یہاں تک کہ اپنا انکار واپس لے۔

خاوند کی موجودگی میں اسکی بے اجازت نفلی روزے رکھنے کی ممانعت

حدیث

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کو شوہر کی موجودگی میں بے اجازت نفلی روزے رکھنا جائز نہیں اور نہ اس کے گھر میں اس کی بے اجازت کسی کو آنے کی اجازت دینا جائز ہے

(بخاری مسلم)

کسی بات پر یہ نہ کہو کہ اللہ چاہے اور فلاں چاہے بلکہ یوں کہو کہ اللہ چاہے پھر فلاں چاہے۔[1]

عشاء کے بعد بات چیت کرنے کی کراہت

احادیث

حضرت ابو برزہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء سے پہلے سونا اور عشاء کی نماز کے بعد بات چیت کرنا ناپسند فرماتے تھے[2] (بہ،م)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز پڑھی جو آپ کی آخری نماز تھی، پھر فرمایا تمہارا اس رات کے متعلق کیا خیال ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس رات کی تاریخ سے سو برس تک تم میں سے کوئی اس زمین پر باقی نہ رہے گا[3] (یعنی سو برس سے زیادہ کسی کی عمر نہ ہوگی) (ب،م)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ لوگ عشاء کو حضورؐ کے انتظار میں رہے آدھی رات کے قریب حضورؐ تشریف لائے اور نماز پڑھائی، پھر خطبہ دیا اور فرمایا

---

(۱) یعنی خدا اور بندہ کے درمیان کچھ فرق اور فاصلہ ضرور ہونا چاہیے، ایسا نہ معلوم ہو کہ جیسے دونوں برابر کے اور ایک دوسرے کے ہمسر ہیں۔ (۲) یعنی فضول بات چیت اور قصہ گوئی و مجلس آرائی اس لئے کہ اس سے تہجد کی نماز چھوٹنے اور دیر میں اٹھنے کا اندیشہ ہے۔ گھر والوں سے ضروری بات چیت اور مفید دینی گفتگو اس سے مراد نہیں (۳) اس حدیث کا ایک فائدہ تو یہ ہے کہ جب عمر اتنی ٹھہری تو دنیا کا لالچ کرنا بے کار ہے۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اس زمانے میں جنھوں نے حضورؐ کی صحبت کا دعویٰ کیا ہے اس حدیث سے ان کا دعویٰ باطل ہو گیا

ایسا سوال کرنیکی ممانعت کہ اللہ اگر تو چاہے تو دیدے

احادیث

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس طرح خدا سے ہرگز نہ مانگا کرو کہ اے اللہ اگر تو چاہے تو بخش دے، اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما۔ تم کو پختگی کے ساتھ دعا کرنا چاہیئے۔ اللہ کو کوئی چیز بڑی نہیں معلوم ہوتی۔ (بخاری۔ مسلم)

مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ پختگی اور رغبت کے ساتھ سوال کرنا چاہیئے اللہ تعالیٰ جو کچھ دیتا ہے اس پر پچھتانا نہیں ہے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم دعا کرو تو پختگی کے ساتھ دعا کرو، یہ نہ کہو کہ اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھ دے۔ اللہ کو کوئی مجبور کرنے والا نہیں ہے۔

(بخاری۔ مسلم)

ماشاء اللہ کہنا

حدیث

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

انگور کو کرم کہنے کی ممانعت

:- احادیث :-

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انگور کا نام کرم مت رکھو۔ کرم مسلمان کے لئے موزوں ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ کرم مومن کا دل ہے۔

اور بخاری مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ حضور فرماتے تھے کہ کرم مومن کا دل ہے۔

حضرت وائلؓ بن حجر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انگور کو کرم نہ کہو، ہاں عنب اور حبلہ کہہ سکتے ہو۔ (مسلم)

دوسری عورت کی تعریف اپنے شوہر سے بیان کرنیکی ممانعت

:- حدیث :-

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی عورت اپنے شوہر کے سامنے کسی عورت کی شکل و صورت کا ایسا نقشہ نہ کھینچے اور ایسی تعریف نہ کرے کہ گویا وہ دیکھ رہا ہے۔

(بخاری۔ مسلم)

کرنے والے اور تکلف کرنے والے ہلاک ہوئے، اور یہ بات آپ نے تین مرتبہ دُھرائی۔ (مسلم)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے ناراض ہوتا ہے جو گفتگو کرتے وقت گائے کی طرح زبان کو پھیر پھیر کر بلاغت چھانٹتے ہیں۔ (ترمذی)

حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن مجھے سب سے زیادہ محبوب اور سب سے بہت ہی قریب ہونے والے وہ لوگ ہوں گے جن کے اخلاق بہت ہی اچھے ہوں گے اور مجھے سب سے زیادہ ان لوگوں سے نفرت ہوگی اور مجھ سے بہت دور وہی لوگ ہوں گے جو گفتگو کرتے وقت زبان کو پھیر پھیر کر گفتگو کرنے والے اور بہت باتیں کرنے والے منہ پھیر پھیر کر کلام کرنے والے ہیں۔ (ترمذی)

نفس کو خبیث کہنے کی ممانعت

بعنوانِ حدیث

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ نفس کو خبیث نہ کہا کرو اور کہنا ہو تو یہ کہا کرو کہ میرا نفس کاہل اور سست ہوگیا۔

(بخاری۔ مسلم)

مسلمان بھائی کو کافر کہہ کر پکارے گا تو ان دونوں میں ایک پر ضرور کفر لازم ہو جائیگا جس پر کفر کا الزام لگایا گیا ہو اگر وہ ایسا ہے تو اس پر گیا ورنہ کہنے والے پر لوٹ آئے گا۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کسی مسلمان کو کافر کہہ کر پکارا یا اللہ کا دشمن کہا اور وہ ایسا نہیں ہے تو کہنے والے ہی پر کفر لازم آجائے گا۔ (بخاری۔ مسلم)

فحش اور بدگوئی کی ممانعت

احادیث

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہو کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طعن کرنے والا، فحش بکنے والا، لعنت کرنیوالا، بدزبانی کرنیوالا مومن نہیں ہے (ترمذی)

حضرت انسؓ سے روایت ہو کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فحش جس میں ہوتا ہو اس میں عیب پیدا کر دیتا ہے اور حیا جس میں ہوتی ہے اس کو سنوار دیتی ہے۔ (ترمذی)

تکلف سے بنا بنا کر بولنے فصاحت و بلاغت چھانٹنے کی ممانعت

احادیث

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مبالغہ

فرمایا کہ مرغ نماز کے لئے جگاتا ہے اس کو برا نہ کہا کرو۔

مختلف اقوال کا مختلف نتیجہ

حدیث

حضرت زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ حدیبیہ میں ایک رات تمام رات پانی گرا، صبح کو حضورؐ نے نماز پڑھائی، جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہم سب کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ تم جانتے ہو تمھارے رب نے کیا فرمایا، لوگوں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول خوب جانتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آج صبح کے وقت میرے بعض بندے میری قدرت کے قائل ہوئے اور بعض منکر ہوئے جنھوں نے کہا کہ یہ بارش اللہ کی رحمت اور اس کے فضل سے ہوئی تو یہ میرے مومن[1] بندے ہیں اور یہ ستاروں کے منکر ہیں اور جنھوں نے کہا کہ نچھتر کے سبب سے بارش ہوئی تو وہ میرے منکر ہیں اور ستاروں کے معتقد ہیں۔ (بخاری مسلم)

مسلمانوں کو کافر کے لقب سے پکارنے کی ممانعت

احادیث

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا جب کوئی شخص اپنے

(۱) مطلب یہ کہ مومن بندہ جو پانی برستا ہے ہر چیز کو باری کی قدرت سے سمجھتا ہے وہ ستاروں وغیرہ کو نہیں مانتا اور کافر بندہ ستاروں کو مانتا ہے اللہ کی قدرت کے قائل نہیں۔

مانگتے ہیں اس ہوا کی برائی سے اور جو برائی اس میں ہے اور اس برائی سے جس کا اسے حکم دیا گیا ہے (ترمذی)۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضورؐ سے سنا ہے فرماتے تھے کہ آندھی اللہ کی رحمت ہے کبھی رحمت لیکر آتی ہے اور کبھی عذاب بن کر آتی ہو جب تم اس کو دیکھو تو برا نہ کہو بلکہ اللہ سے اسکی بھلائی کا سوال کرو اور اس کے شر سے پناہ مانگو۔ (ابوداؤد)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب آندھی آتی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَخَیْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ ترجمہ: اے اللہ تجھ سے اس کی بھلائی اور جو اس میں ہے اسکی بھلائی اور جس غرض سے بھیجی گئی ہے اس کی بھلائی چاہتا ہوں۔ اے اللہ تجھ سے اس کی برائی اور جو اس میں ہے اس کی برائی اور جس غرض سے یہ بھیجی گئی ہے اسکی برائی سے پناہ مانگتا ہوں۔ (مسلم)

مرغ کو برا کہنے کی ممانعت

—— حدیث نمبر: ——

حضرت زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

بخار کو گالی دینے کی ممانعت

حدیث

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ ام السائب یا ام المسیب کے یہاں تشریف لائے اور فرمایا اے ام السائب یا ام المسیب تم کو کیا ہوا، تم کانپ کیوں رہی ہو۔ انھوں نے عرض کیا بخار ہے اللہ اس میں برکت نہ دے۔ آپ نے فرمایا بخار کو برا نہ کہو۔ یہ آدمی کی خطاؤں کو اس طرح مٹاتا ہے جس طرح لوہاروں کی دھونکنی لوہے کے میل کچیل کو مٹاتی ہے۔ (مسلم)

آندھی کو دیکھ کر

احادیث

حضرت ابو منذر ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آندھی کو برا نہ کہو، اگر تم ایسی آندھی دیکھو جس سے گھبرا جاؤ تو کہو اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَخَيْرِ مَا اُمِرَتْ بِهٖ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُمِرَتْ بِهٖ۔

ترجمہ:- اے اللہ ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں اس ہوا کی بھلائی کا اور اس کی بھلائی کا جو اس میں ہے اور اس کی بھلائی کا جس کا اسے حکم دیا گیا ہے اور ہم پناہ

فرمایا جو تم سے اللہ کا واسطہ دیکر پناہ مانگے اس کو پناہ دو. جو تم سے اللہ کا واسطہ دیکر سوال کرے اس کا سوال پورا کرو اور جو تمہاری دعوت کرے تم اسکی دعوت قبول کرو اور جو تم پر کوئی اُحسان کرے اس کا بدلہ دو، اگر تمہارے پاس بدلہ دینے کے لائق کوئی چیز نہیں تو اس کے لئے دعا کرو اور اتنی دعا کرو کہ سمجھ لو کہ بدلہ ہو گیا (ابوداؤد۔ نسائی)

بڑھے چڑھے نام رکھنے کی ممانعت

حدیث

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مبغوض ذلیل ترین نام اس آدمی کا نام ہے جو ملک الاملاک (۱) (شاہنشاہ) کہلاوے۔ (بخاری۔ مسلم)

فاسق اور بدعتی کو سردار کہنے کی ممانعت

حدیث

حضرت بریدہ سے روایت ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا تم منافق کو سردار نہ کہو، اگر تم نے اس کو سردار کہہ دیا تو تم نے اپنے پروردگار کو ناراض کر دیا۔

(ابوداؤد)

(۱) ملک الاملاک یعنی بادشاہوں کا بادشاہ یعنی شہنشاہ۔

سوداکرتے وقت قسم کھانیکی کراہت

احادیث

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو فرماتے تھے قسمیں کھاکر سودا بیچنے والوں کا سودا تو بک جاتا ہے لیکن اسکی کمائی کی برکت چلی جاتی(۱) ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابو قتادہ سے روایت ہو کہ میں نے حضورؐ سے سُنا ہے فرماتے تھے کہ تم سودا فروخت کرتے وقت زیادہ قسمیں کھانے سے احتیاط کرو۔ اس سے سودا تو فروخت ہو جاتا ہے لیکن برکت چلی جاتی ہے۔ (مسلم)

اللہ کا نام لے کر سوال

احادیث

حضرت جابر سے روایت ہو کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کا واسطہ دیکر سوال کرو تو جنت کا سوال کرو۔ (ابوداؤد)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

(۱) یعنی بیچنے والا بار بار قسم کھائے گا کہ یہ چیز اتنے میں خریدی اور اتنی قیمت کی فلاں شخص خرید رہا تھا اس میں آدمی دھوکا کھا جاتا ہے اور چیز بک جاتی ہو لیکن اس مال میں برکت نہیں ہوتی۔

لایعنی قسمیں کھانے کی ممانعت

آیت

لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغْوِ فِیْ اَیْمَانِکُمْ وَلٰکِنْ یُّؤَاخِذُکُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَیْمَانَ فَکَفَّارَتُہٗ اِطْعَامُ عَشَرَۃِ مَسَاکِیْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَھْلِیْکُمْ اَوْ کِسْوَتُھُمْ اَوْ تَحْرِیْرُ رَقَبَۃٍ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ ذٰلِکَ کَفَّارَۃُ اَیْمَانِکُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ وَاحْفَظُوْا اَیْمَانَکُمْ

(مائدہ ۵ - ع ۱۲)

اللہ تعالیٰ تمہاری لایعنی قسموں کو نہیں پکڑتا لیکن وہ تمہاری ان قسموں پر مواخذہ کرتا ہے جن کو تم مضبوط کر دو تو اس کا کفارہ دس مسکینوں کو اوسط درجہ کا کھانا دینا ہے جو تم اپنے گھر والوں کو کھلایا کرتے ہو یا ان کو کپڑا پہنانا - یا ایک بردہ آزاد کرنا پھر جس کو یہ میسر نہ ہو تو تین دن روزے رکھے - یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے - جب تم قسم کھا بیٹھو اور اپنی قسموں کی حفاظت رکھو -

حدیث

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ یہ آیت لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغْوِ فِیْ اَیْمَانِکُمْ ان لوگوں کے بارے میں اُتری ہے جو ہر بات پر واللہ باللہ کہا کرتے ہیں - (بخاری)

قسم کھانے کے بعد نیکی کی بات دیکھکر اسکو اختیار کرنیکا حکم

احادیث

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرۃ بن جندبؓ سے روایت ہو کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم کسی بات پر قسم کھالو پھر اس سے بہتر بات دیکھو تو اس کو اختیار کرلو اور قسم کا کفارہ دیدو۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی بات پر قسم کھائے پھر اس سے بہتر بات دیکھے تو اس کو اختیار کرلے اور اپنی قسم کا کفارہ[1] دیدے۔ (مسلم)

حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم خدا کی اگر اللہ چاہے تو میں کسی بات پر قسم نہ کھاؤں اور اگر کھاؤں پھر اس سے بہتر کوئی بات دیکھوں تو ضرور اس کو اختیار کروں اور قسم کا کفارہ دیدوں۔ (ب۔م)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واللہ جو اپنے اہل وعیال کے بارے میں قسم کھا بیٹھے پھر اس پر قائم رہے تو یہ اللہ کے نزدیک بڑے گناہ کی بات ہو۔ بہتر ہے کہ اپنی قسم توڑ کر اللہ کا فرض کیا ہوا کفارہ ادا کردے۔

---

(۱) کفارہ یہ ہو کہ ایک غلام آزاد کرے یا دس مسکینوں کو کھانا کھلائے یا کپڑے پہنائے جس سے ان کا بدن ڈھک جائے یا تین روزے رکھے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ وَلَا یُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا یُزَكِّیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ (آل عمران - ع ۸)	بیشک وہ لوگ جو اللہ کے عہدوں اور اپنی قسموں کے بدلہ تھوڑا حصہ مول لے لیتے ہیں تو یہی لوگ ہیں کہ ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں، نہ اللہ ان سے بات کرے گا نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا، ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔ (پ-۳)

حضرت ابوامامہ ایاس بن ثعلبہ حارثیؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا جو کسی مسلمان کا حق جھوٹی قسم کھا کر دبالیگا تو اللہ اس پر جنت حرام کر دیگا، اور دوزخ واجب کر دیگا، ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ اگر معمولی چیز ہو۔ آپ نے فرمایا اگرچہ ایک پیلو کی لکڑی ہی ہو۔ (مسلم)

گناہ کبیرہ

حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کا شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا، ناحق خون کرنا اور جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھانا کبیرہ گناہ ہیں۔ (بخاری، مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ ایک اعرابی آیا اور عرض کیا یارسول اللہ کون کون سے گناہ بڑے ہیں، آپ نے فرمایا اللہ کا شریک ٹھہرانا، اس نے عرض کیا پھر۔ فرمایا جھوٹی قسم کھانا، میں نے عرض کیا اس کا کیا مطلب؟ فرمایا کسی کا مال جھوٹی قسم کھا کر دبالے۔

فرمایا کہ نہ تم بتوں کی قسم کھاؤ نہ باپ دادا کی۔ (مسلم)

حضرت بُریدہؓ سے روایت ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو امانت(۱) کی قسم کھائے وہ ہم سے نہیں ہو یعنی ہمارے راستہ پر نہیں ہے۔ (ابو داؤد)

حضرت بُریدہؓ سے روایت ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی نے جھوٹی بات پر قسم کھائی کہ اگر میں ایسا ہوں تو اسلام سے بری ہوں تو اگر اس نے جھوٹ کہا تو حقیقت میں اسلام سے بری ہو گیا اور اگر سچ بولا ہو تو بھی اسکا دین سلامت نہیں رہا۔ (ابو داؤد)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہو کہ انھوں نے ایک شخص کو کعبہ کی قسم کھاتے سنا تو فرمایا اللہ کے سوا کسی کی قسم نہ کھاؤ۔ میں نے حضورؐ سے سنا ہو کہ جو اللہ تعالےٰ کے سوا کسی اور کی قسم کھائے تو اس نے کفر کیا یا شرک کیا۔ (ترمذی)

جھوٹی قسم کھاکر مال ہضم کر لینے کی سزا

احادیث

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص کسی مسلمان کا مال دبا بیٹھے اور قسم کھائے کہ میرا مال ہو تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس پر غصہ ہوں گے پھر آپ نے اسکی تصدیق میں کلام اللہ کی یہ آیت پڑھی

(۱) جیسے کوئی کہے کہ میری امانت یا میری دیانت کی قسم۔

عشرہ ذی الحجہ میں قربانی کا ارادہ ہو تو ناخن وغیرہ ترا شنے کی ممانعت

حدیث

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو قربانی کرنا ہو تو ذی الحجہ کا چاند دیکھ کر پھر دس روز تک یعنی قربانی کے دن تک نہ ناخن ترشوائے نہ بال منڈوائے جب تک قربانی نہ کرلے۔ (مسلم)

اللہ کے سوا دوسرے کی قسم کھانے کی ممانعت

احادیث

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو باپ دادا کی قسم کھانے سے منع فرمایا ہے جس کو قسم کھانا ہو وہ اللہ کی قسم کھائے ورنہ خاموش رہے۔ (بخاری مسلم)

ایک صحیح روایت میں ہے کہ جو شخص قسم کھانا چاہے تو اس کو چاہیئے کہ وہ اللہ کی قسم کھائے ورنہ خاموش رہے۔

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سمرۃ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

مسجد میں ہرگز نہ آئے، اس لئے کہ جس چیز سے آدمیوں کو تکلیف ہوتی ہے اس سے فرشتوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔[1]

حضرت عمرؓ بن خطاب سے روایت ہے کہ انھوں نے جمعہ کے دن خطبہ دیا اور خطبہ میں فرمایا اے لوگو تم لہسن پیاز کھاتے ہو اور میں ان دونوں کو بہت بُرا سمجھتا ہوں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ جب کسی آدمی کے منھ سے اسکی بو آتی تو آپ اس کو نکال دیتے تھے اور حکم دیتے کہ بقیع تک چلا جائے۔ پس جس کو لہسن پیاز کھانا ہی ہو تو اس کو اتنا پکائے کہ اسکی بدبو مرجائے۔ (مسلم)

جمعہ کے دن احتبا[2] کی صورت میں بیٹھنے کی ممانعت

:حدیث:

حضرت معاذ بن انس جہنی سے روایت ہے کہ حضور نے جمعہ کے دن امام کے خطبہ کے وقت احتبا کی صورت میں بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔

(ابوداؤد۔ ترمذی)

(۱) یعنی بدبودار چیز سے (۲) احتبا کی صورت یہ ہے کہ آدمی اپنی دونوں زانوں پیٹ سے ملا کر پاؤں اور پشت کو کپڑے سے باندھ دے یا ہاتھوں سے پکڑ کے رہے، اس صورت سے بیٹھنا اس لئے منع ہے کہ اکثر یہ ہیئت نیند آ جانے کا سبب ہوتی ہے اور اس سے خطبہ سننے میں خلل پڑتا ہے اور وضو ٹوٹنے کا بھی خطرہ ہوتا ہے۔

شخص نے مجھے کنکری ماری، میں نے نگاہ پھیر کر دیکھا تو وہ عمرؓ تھے۔ مجھ سے کہا ان دونوں شخصوں کو پکڑ لاؤ، میں پکڑ لایا تو حضرت عمرؓ نے ان سے پوچھا تم کہاں کے رہنے والے ہو۔ انھوں نے کہا ہم طائف کے رہنے والے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا اگر تم اس شہر کے ہوتے تو میں تم کو سزا دیتا اس وجہ سے کہ تم نے حضورؐ کی مسجد میں آواز بلند کی ہے۔ (بخاری)

لہسن پیاز یا کوئی بدبودار چیز کھا کر مسجد میں آنے کی ممانعت

:- احادیث :-

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لہسن کھائے وہ ہماری مسجد میں ہرگز نہ آئے۔ (بخاری، مسلم)

مسلم کی روایت میں ہے کہ ہماری مسجدوں میں نہ آئے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لہسن کھائے، نہ وہ ہم سے قریب ہو، نہ ہمارے ساتھ نماز پڑھے۔ (بخاری، مسلم)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے الگ رہے یا ہماری مسجد سے الگ رہے (بخاری، مسلم)

مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ جو شخص پیاز لہسن اور گندنا کھائے وہ ہماری

روایت ہے کہ میں نے حضور سے سنا ہے فرماتے تھے جو شخص مسجد میں کسی کو کوئی چیز تلاش کرتے دیکھے تو اس سے یہ کہہ دے کہ اللہ کرے تیری کھوئی چیز نہ ملے یہ مسجدیں اس کے لئے نہیں بنائی گئیں۔ (مسلم)

مسجد میں خرید و فروخت کی ممانعت

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی کو مسجد میں خرید و فروخت کرتے دیکھو تو کہو اللہ تیری تجارت میں نفع نہ دے اور جب کسی کو کوئی چیز تلاش کرتے دیکھو تو کہو خدا کرے تجھ کو یہ چیز نہ ملے (ترمذی)

تلاش کرنے والے کے لئے بددعا

حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص مسجد میں تلاش کرتا ہوا پہنچا اور کہا کوئی سرخ رنگ کے اونٹ کا پتہ بتا سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا خدا کرے تجھ کو نہ ملے۔ یہ مسجدیں جس کام کیلئے بنائی گئی ہیں اسی کے لئے ہیں۔ (مسلم)

مسجد میں شعر پڑھنے کی ممانعت

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں خرید و فروخت سے، گم شدہ چیز کے تلاش کرنے سے اور شعر(۱) پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

حضرت سائبؓ بن یزید صحابی سے روایت ہے کہ میں مسجد میں تھا ایک

(۱) دنیاوی امور تغزل اور دنیاداروں کی مدح کے شعر بجز نعتیہ اشعار حمد و مناجات وغیرہ کے کبھی پڑھے جا سکتے ہیں مگر شعر خوانی کی جگہ نہ بنانی چاہیے۔

مسجد میں تھوک اور کھنکار کی ممانعت

احادیث

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور سرورِ کائنات ؐ نے فرمایا کہ مسجد میں تھوکنا بُرا ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ اس کو مٹی میں دبا دیا جائے (ب۔م)۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی دیوار میں ناک، تھوک یا کھنکار دیکھا تو اس کو کھرچ ڈالا۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ مسجدیں پائخانہ پیشاب جیسی ناپاک چیزوں کے لائق نہیں ہیں، یہ تو اللہ جل شانہ کا ذکر کرنے اور قرآن پاک پڑھنے کے لئے ہیں۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسا فرمایا۔ (مسلم)

مسجد میں جھگڑنے آواز بلند کرنے اور خرید فروخت کرنے کی ممانعت

احادیث

مسجد میں کھوئی ہوئی چیز کے تلاش کرنے کی ممانعت | حضرت ابوہریرہؓ سے

کھیت اور مویشی کے علاوہ کسی اور غرض سے پالے گا تو ہر روز ایک قیراط نیکیاں اسکی کم ہوتی رہیں گی۔ (بخاری۔ مسلم)

مسلم کی روایت میں ہو کہ جو شخص کتا پالے، نہ شکار کی غرض سے نہ مویشی کی حفاظت کے لئے نہ زمین کے لئے تو اسکے اجر سے ہر روز دو قیراط گھٹائے جائیں گے۔

اونٹوں اور چوپاؤں کی گردن میں گھنٹہ باندھنے کی ممانعت

‹‹ احادیث ››

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا جس قافلے میں کتا اور جرس(۱) ہوتا ہے فرشتے(۲) اس قافلے کے ساتھ نہیں ہوتے۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جرس شیطان کے باجوں میں ایک باجہ ہے۔ (مسلم)

جلالہ اونٹ پر سوار کرنے کی ممانعت

‹‹ حدیث ››

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلالہ(۳) اونٹ پر سوار ہونے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد)

(۱) جرس گھنٹی اور گھنگرو کو کہتے ہیں جو جانور وغیرہ کے گلے میں باندھی جاتی ہو وہ وہ بجتی ہو (۲) رحمت کے فرشتے مراد ہیں (۳) جلالہ گندگی کھانیوالا اونٹ یا اونٹنی ہے اس پر سوار ہونے سے منع کرنیکی حکمت یہ بھی ہوسکتی ہو کہ اسکے پسینہ میں بدبو ہوتی ہے

پھر وہ آپ کے حکم سے نکالا گیا تو حضرت جبریل تشریف لائے۔ آپ نے اُن سے فرمایا کہ میں تمھارا منتظر رہا اور تم وعدہ پر نہ آئے۔ حضرت جبریل نے کہا مجھے اس کتے نے روک رکھا تھا جو آپ کے گھر میں تھا، ہم اس گھر میں نہیں آتے جس گھر میں کتے اور تصویریں ہوں۔ (مسلم)

اونچی قبر کا حکم حضرت ابو الہیاج حیان بن حصین سے روایت ہے کہ مجھ سے علیؓ بن ابی طالب نے کہا کہ میں تم کو اس کام پر نہ بھیجوں جس کام کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بھیجا تھا وہ یہ کہ کوئی مورت دیکھو تو اس کو توڑ ڈالو اور کوئی اونچی قبر دیکھو تو اس کو برابر کر دو۔ (بخاری)

کونسا کتّا ممنوع ہے اور کونسا کتّا پالنا جائز ہے

احادیث

نگرانی کے لئے کتا پالنا حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھیت اور مویشی کی نگرانی کے لئے اور شکار کے لئے کتا پال سکتا ہے۔ اس کے علاوہ اگر کسی نیت سے پالے گا تو ہر روز اس کی دو قیراط[۱] نیکیاں کم ہو جائیں گی۔ (ب۔م)

ایک روایت میں ہے کہ ایک قیراط۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کتا

(۱) قیراط ایک وزن کا نام ہے۔

فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہے جو میری طرح پیدا کرنا چاہتا ہو (مصوری کرتا ہے) اگر ان کو پیدا کرنے کا دعویٰ ہے تو ذرا ایک چیونٹی ہی پیدا کرکے دکھا دیں یا ایک دانہ پیدا کر دیں، یا ایک جو پیدا کر دیں۔ (بخاری۔ مسلم)

جس گھر میں کتا یا تصویر ہو وہاں فرشتے نہیں آتے

حضرت ابو طلحہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس گھر میں کتے[1] اور تصویریں ہوں وہاں فرشتے[2] نہیں آتے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آنے کا وعدہ کیا اور نہ آئے، حضورؐ کو بڑی تکلیف ہوئی۔ باہر تشریف لے گئے تو حضرت جبریل آپ سے ملے، آپ نے اُن سے نہ آنے کی شکایت کی۔ حضرت جبریل نے کہا ہم اس گھر میں نہیں جاتے جہاں کتے اور تصویریں ہوں۔ (بخاری)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جبریل علیہ السلام نے حضورؐ سے وعدہ کیا کہ فلاں وقت آؤں گا لیکن وہ ساعت گزر گئی اور وہ نہ آئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ایک لکڑی تھی آپ نے اس کو پھینک دیا اور فرمایا اللہ اور اس کا رسول وعدہ خلافی نہیں کرتا، پھر آپ کی نگاہ چارپائی کے نیچے پڑی تو آپ کو کتے کا پلا نظر آیا، آپ نے فرمایا یہ کتا کب سے یہاں آیا۔ میں نے عرض کیا مجھے کچھ خبر نہیں

(۱) وہ کتے مراد ہیں جن کا رکھنا منع ہے جو کھیت اور مویشی کے لئے ہوں وہ مراد نہیں (۲) رحمت کے فرشتے مراد ہیں، وہ فرشتے مراد نہیں جو اعمال لکھتے ہیں یا جو آدمی کی حفاظت کرتے ہیں کہ کسی وقت بھی انسان سے جدا نہیں ہوتے یا جو روح قبض کرتے ہیں کہ وہ ہر وقت آسکتے ہیں۔

اور فرمایا اے عائشہ قیامت میں سب سے زیادہ عذاب ان کو ہوگا جو اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزیں نقل اُتارنا چاہتے ہیں۔ پس ہم نے اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے اور ایک یا دو تکیے بنالئے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ مصور آگ میں ڈالا جائے گا اور جتنی تصویریں اس نے بنائی ہیں ان سب میں جان ڈال دی جائے گی وہ اس پر عذاب کریں گی۔ حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ اگر تصویریں بنانا ضروری سمجھو تو بے جان چیزوں کی تصویریں بناؤ جیسے درخت وغیرہ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے ہر مصور کہ جو دنیا میں تصویریں بناتے ہیں قیامت میں ان کو مجبور کیا جائے گا کہ اس تصویر میں جان ڈالو لیکن وہ ہرگز جان نہ ڈال سکیں گے۔ (ب۔م)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ قیامت میں اللہ کے نزدیک لوگوں میں سب سے زیادہ سختی کے عذاب کے لائق مصور ہوں گے (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے

(۱) وہ مصور مراد ہیں جو بت تراش ہیں یہ کافر کے درجہ میں ہیں ان کو کافروں سے زیادہ عذاب ہوگا اور ممکن ہے اس گناہ کے مرتکب دوسرے مصور فاسق کے درجہ میں ہیں۔ درخت وغیرہ کی تصویر بنانے والے فاسق نہیں۔

سامنے شگون کا ذکر کیا گیا، آپ نے فرمایا سب سے اچھی چیز فال ہے، اس سے کامل مسلمان کے ارادہ کو تزلزل نہیں ہوتا[1]، اور جب تم کوئی ناگوار بات دیکھو تو کہو اَللّٰھُمَّ لَا یَأْتِیْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا یَدْفَعُ السَّیِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِکَ ترجمہ:۔ اے اللہ تیرے سوا کوئی بھلائی لانے والا نہیں اور تیرے سوا کوئی برائی کو دفع کرنے والا نہیں اور تیرے سوا نہ کسی میں طاقت ہے نہ قوت۔ (ابوداؤد)

جاندار کی تصویر بنانے کی ممانعت اور اسکو ضائع کر دینے کا حکم[2]

:۔ احادیث :۔

مصوّر کی سزا حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ تصویریں بناتے ہیں ان پر قیامت میں عذاب ہوگا اور ان سے کہا جائے گا کہ ان تصویروں میں جان ڈالو۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر سے تشریف لائے اور میں نے دروازہ پر ایک پردہ ڈال رکھا تھا جس میں تصویریں تھیں جب آپ کی نظر اس پردے پر پڑی تو آپ کے چہرۂ مبارک کا رنگ بدل گیا

(۱) یعنی کامل اور پکے مسلمان فال سے کبھی کوئی اثر نہیں لیتے جس کام کا ارادہ کرتے ہیں اللہ کے بھروسہ پر کرتے ہیں۔ (۲) یہ تصویر بستر، تکیہ، کپڑے، پتھر، درہم، دینار، چھت، کاغذ پر بنی ہو۔

اور اپنے دوست کے کان میں ڈال دیتے ہیں، وہ لوگ اسکے ساتھ سَو جھوٹ ملا کر بیان کرتے ہیں۔ (بخاری۔ مسلم)

بخاری کی ایک روایت میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا ہے کہ فرشتوں کی ایک جماعت بادلوں میں اُترتی ہے اور ان باتوں کا تذکرہ کرتی ہے جو آسمان میں مقدر ہو چکی ہیں پس شیطان چوری چھپے سُن کر کاہنوں کو پہنچا دیتے ہیں اور کاہن اس ایک سچی خبر میں سو جھوٹ اپنی طرف سے ملا کر بیان کرتے ہیں[1]۔

کاہن کی بات ماننے والے کا حکم

حضرت صفیہؓ بنت عبید۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بیوی سے روایت کرتی ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے آپ فرماتے تھے جس شخص نے کسی کاہن یا نجومی سے کوئی غیب کی بات پوچھی، پھر اس کو مان لیا تو اسکی چالیس دن کی نماز قبول[2] نہیں کی جاتی (مسلم)

باطل اور گندی خبریں

حضرت قبیصہؓ بن مخارق سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے آپ فرماتے تھے کہ عیافت[3]۔ طیرہ اور طرق جبت[4] میں سے ہیں۔ (ابوداؤد)

(۱) ایک بات سچ ہوتی ہو اسکے سچے ہونے کی وجہ سے ان کے سو جھوٹ چھپ جاتے ہیں (۲) یعنی فرض ادا ہو جاتا ہے مگر ثواب نہیں ملتا۔ (۳) عیافہ لکیر کھینچنے کو کہتے ہیں طرق جانور اُڑنا۔ اس طرح کہ اسکے اڑنے سے برکت یا نحوست سمجھی جائے۔ طیرہ جانور کے دائیں بائیں آڑنے نیک و بدفال معلوم کرنا (۴) جبت باطل اور گندہ یہ ایسا کلمہ ہے کہ جو کاہن اور ساحر وغیرہ پر بولا جاتا ہے۔

حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میت پر رونے والا کا ہجوم ہوتا ہے اور اسکی خوبیاں بیان کر کرکے روتے ہیں جیسے اے پہاڑ، اے میرے سردار اور اسی طرح کے الفاظ۔ تو اس میت پر دو فرشتے مسلّط کئے جاتے ہیں، وہ اسکے سینہ پر گھونسے مارتے ہیں اور کہتے ہیں تو اسی طرح تھا۔ (ترمذی)

دو کافرانہ عادتیں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو عادتیں لوگوں میں ایسی ہیں جو ان کے حق میں کفر ہیں ایک تو نسب میں عیب لگانا، دوسرے مردوں پر نوحہ کرنا۔ (مسلم)

کاہنوں اور نجومیوں کے پاس آنے جانے کی ممانعت

احادیث

کاہنوں کی پیشگوئی کی حقیقت حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ کاہنوں کے متعلق آپ کیا کہتے ہیں، ان کی بات قابل اعتبار ہے یا نہیں۔ آپ نے فرمایا وہ کچھ نہیں، لوگوں نے عرض کیا! حضرت بعض دفعہ تو ایسی باتیں بتاتے ہیں جو سچ ہوتی ہیں، آپ نے فرمایا اصل یہ ہے کہ ایک بات حق ہوتی ہے جس کو جنّ[1] ملائکہ سے اُچک لیتے ہیں

(۱) شیاطین آسمان پر سے فرشتوں کی گفتگو جو احکام الٰہی کے متعلق ہوتی تھی چوری چھپے سن آتے تھے پھر کاہنوں کو بتا دیا کرتے تھے کاہن اس میں اپنی طرف سے باتیں ملا کر لوگوں کو خبریں دیتے تھے اور لوگ اسکو مان لیتے تھے۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی تو شیاطین آسمان پر جانے سے روک دئے گئے اور کہانت باطل ہوگئی

جب آپ وہاں پہونچے تو ان کو غشی کی حالت میں پایا، آپ نے فرمایا کیا انتقال کر گئے۔ لوگوں نے کہا نہیں۔ پھر حضورؐ رونے لگے۔ حضورؐ کو روتا دیکھ کر سب رونے لگے۔ پھر حضورؐ نے فرمایا کیا تم سنتے نہیں یعنی سنو۔ بیشک اللہ تعالیٰ آنسو بہانے پر اور دلی صدمہ پر عذاب نہیں فرماتا۔ ہاں اس زبان کی بدولت[1]۔ آپ نے اپنی زبان مبارک کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ اسکی وجہ سے عذاب کرتا ہے یا رحم فرماتا ہے۔ (بخاری مسلم)

نوحہ کرنے والی کی سزا حضرت ابو مالک اشعری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نوحہ کرنے والی نے اگر مرنے سے پہلے توبہ نہ کی تو قیامت کے دن وہ کھڑی کی جائے گی اور اس پر قطران[2] اور خارش کا کرتا ہوگا (مسلم)

بیعت کے شرائط حضرت اُسید بن اسید تابعی سے روایت ہے وہ ایسی عورت سے روایت کرتے ہیں جس نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ انھوں نے کہا جن باتوں کی حضورؐ نے ہم سے بیعت لی تھی وہ یہ تھیں کہ ہم نافرمانی نہ کریں گے، اپنے چہرے نہ پیٹیں گے۔ واویلا نہ مچائیں گے۔ گریبان نہ پھاڑیں گے بال نہ کھسوٹیں گے۔ (ابوداؤد)

---

(۱) یعنی رنج و غم کے وقت ناشکری بے صبری کے کلمات، جنابِ الٰہی میں بے ادبی کے کلمہ کہے تو عذاب کا مستحق ہو، اور اس کے برخلاف خدا کی تعریف کی، صبر سے کام لیا اِنَّا لِلّٰہ پڑھا تو اجر کا مستحق ہوا

(۲) قطران ایک دوا ہے، بدبودار اور سیاہ رنگ کی، ابہل کے درخت سے نکلتی ہے۔ یہ خارش والے اونٹوں پر ملی جاتی ہے۔ اس میں آگ بہت جلد سرایت کرتی ہے اور جلد بھڑک اُٹھتی ہے۔

جب افاقہ ہوا تو کہنے لگے میں اس شخص سے بیزار ہوں جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیزار ہیں۔ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بیزار ہیں جو نوحہ کرے مصیبت کے وقت سر منڈائے اور گریبان چاک کرے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت مغیرہؓ بن شعبہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ جس پر نوحہ کیا جاتا ہے اس پر نوحہ کرنے کی وجہ سے قیامت میں عذاب ہوگا۔ (بخاری۔ مسلم)

نوحہ نہ کرنے پر بیعت حضرت ام عطیہ نسیبہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت کرتے وقت ہم سے عہد لیا تھا کہ ہم نوحہ نہ کریں گے (ب۔م)

میت کی تعریفوں سے مردہ کو طعنہ حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن رواحہ پر غشی طاری ہوگئی تو ان کی بہن نے واجبلاہ واکذا واکذا کہہ کر رونا شروع کیا یعنی ان کی مصیبتیں بیان کرنے لگیں، جب ان کو افاقہ ہوا تو بہن سے کہنے لگے تم میری خوبیاں بیان کرتی تھیں اور مجھے اس کا طعنہ دیا جاتا تھا کہ تو ایسا ہی ہے۔(۱) (بخاری)

آنسو بہانے اور دلی صدمہ پر گرفت نہیں حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ سعدؓ بن عبادہ بیمار ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم۔ عبدالرحمٰنؓ بن عوف۔ سعدؓ بن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعود کو لیکر ان کی عیادت کو تشریف لیگئے

(۱) مثلاً واجبلاہ کہا تو کہا گیا کہ کیوں تو پہاڑ ہے کہ تیرے ساتھ لوگ پناہ پکڑتے ہیں جیسا پہاڑ کو پکڑتے ہیں۔

میّت پر نوحہ کرنے، سینہ کوبی کرنے، گریبان پھاڑنے، بال اُکھاڑنے، سر مُنڈانے کی ممانعت

احادیث

نوحہ سے مردہ کو تکلیف حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نوحہ کرنے سے قبر میں مردے پر عذاب ہوتا ہے۔(۱) (بخاری، مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ جب تک نوحہ کیا جاتا رہتا ہے اس پر عذاب ہوتا رہتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

جاہلیت کے کاموں سے بیزاری حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو منہ پیٹے، گریبان پھاڑے اور جاہلیت کی صدا(۲) لگائے وہ ہم سے نہیں ہے۔ (بخاری، مسلم)

حضرت ابو بردہؓ سے روایت ہے کہ ابو موسیٰ درد کی شدت سے بیتاب ہوگئے اور غشی طاری ہوگئی، اس وقت ان کا سر ان کی کسی بیوی کے زانو پر تھا وہ یہ حال دیکھ کر چلاّ چلاّ کر رونے لگیں، وہ غشی کی وجہ سے ان کو منع نہ کرسکے۔

---

(۱) مطلب یہ کہ میت نے مرتے وقت نوحہ کی ممانعت نہ کی ہو، یا اسکے گھر میں نوحہ کا رواج ہو اور باوجود قدرت ہونے کے وہ منع نہ کرے یہی وجہ عذاب کی ہے۔ حضرت عمرو بن العاص صحابی نے انتقال کے وقت نصیحت کی تھی کہ مجھ پر کوئی نہ روئے۔ (۲) مثلاً فلاں قبیلہ کی دہائی، فلاں قوم کی دہائی۔

تکلّف کی ممانعت (۱)

آیت

قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّ مَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ (صٓ - ٥٤)	کہہ دو کہ نہ میں تم سے اسکی اجرت طلب کرتا ہوں اور نہ تکلف کرنے والوں میں سے ہوں۔

احادیث

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ہم کو تکلف کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ (ب)

حضرت مسروقؒ سے روایت ہے کہ ہم عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس گئے، انھوں نے کہا اے لوگو جو شخص کچھ جانتا ہو وہ بتا دیا کرے اور جس کو علم نہ ہو تو وہ واللہ اعلم کہہ دیا کرے۔ (یعنی اللہ ہی خوب جانتا ہے) حقیقت میں یہ علم ہی ہے کہ جس چیز کو نہ جانتا ہو تو اس کے جواب میں کہہ دے کہ اللہ ہی خوب جانتا ہے جیسے کہ پروردگار نے اپنے نبیؐ سے فرمایا ہے۔

قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ٥	کہہ دو کہ میں تم سے اسکی اجرت نہیں مانگتا اور نہ میں تکلف کرنے والا ہوں

(بخاری - مسلم)

---

(۱) بناوٹ اور تکلف سے کسی ایسی بات کا کرنا یا کہنا جس میں کوئی دینی یا دنیاوی فائدہ نہ ہو۔

سوتے وقت آگ بجھا دینے کا حکم

احادیث

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سونے کا ارادہ کرو تو پھر آگ جلتی ہوئی نہ چھوڑ دو[1] (بخاری مسلم)

حضرت ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ مدینہ میں ایک گھر مع گھر والوں کے رات کو جل گیا۔ حضور کو جب اسکی اطلاع ملی تو آپ نے فرمایا، یہ آگ تمہاری دشمن ہے۔ جب تم سونے کا ارادہ کرو تو اس کو بجھا دیا کرو۔ (بخاری مسلم)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برتن کو ڈھانک دو۔ مشکوں کا منہ باندھ دو، دروازے بند کر دو اور چراغ بجھا دو۔ بیشک شیطان نہ مشک کا منہ کھول سکتا ہے نہ دروازہ اور نہ برتن، اگر برتن ڈھکنے کی کوئی چیز نہ ہو تو اللہ کا نام لیکر ایک تنکا ہی رکھ دیا کرو۔ اور چوہا[2] گھر کو جلا دیتا ہے۔

---

(۱) اکثر اس طرح آگ لگ جاتی ہے اور گھر جل کر خاک سیاہ ہو جاتا ہے

(۲) اس زمانے میں دیئے جلتے تھے، اگر سوتے وقت غفلت برتی اور دیا نہ بجھایا تو آگ لگنے کا بہت امکان تھا، اس لئے کہ چوہا جلتی ہوئی بتی اٹھا لیتا ہے، پھر جہاں چاہے جہاں آگ لگ جائے۔

ایک پاؤں میں جوتا اور موزہ پہن کر چلنے اور بلا عذر کھڑے ہو کر پہننے کی ممانعت

احادیث

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایک جوتا پہن کر نہ چلے پھرے، پہنے تو دونوں پاؤں میں، ورنہ دوسرا بھی اُتار ڈالے۔[1] (بخاری۔ مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ دونوں کو ننگا کر دے (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے فرماتے تھے کہ اگر تمہارے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو دوسرا جوتا پہن کر نہ چلو[2] جب تک اس کو درست نہ کر لو۔ (مسلم)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے کھڑے جوتا پہننے سے منع فرمایا ہے۔

(ابوداؤد)

---

(۱) ایک جوتا پہن کر چلنا ایک بدسلیقگی اور بے ڈھنگے پن کی بات ہے اسلام سلیقہ اور خوش مذاقی سکھاتا ہے۔

(۲) کبھی آدمی اس طرح گر جاتا ہے۔

سفید بال اُکھیڑنے کی ممانعت

احادیث

حضرت عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا سفید بال نہ اکھیڑو، یہ قیامت میں مسلمانوں کے لئے نور ہوں گے (ابوداؤد۔ ترمذی)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کوئی ایسا عمل کیا جو ہماری شریعت میں نہیں ہے وہ رد ہے۔ (مسلم)

داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے اور بلا عذر داہنا ہاتھ خراب کرنے کی ممانعت

احادیث

حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرے تو بلا ضرورت اپنا دایاں ہاتھ خراب نہ کرے نہ داہنے ہاتھ سے استنجا کرے اور نہ برتن میں پیتے وقت سانس لے

(بخاری۔ مسلم)

تھا اپنے ہاتھ میں لیا اور کہنے لگے اے مدینہ والو تمہارے علماء کہاں ہیں (۱)۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے فرماتے تھے بنی اسرائیل تب ہی ہلاک ہوئے جب ان کی عورتوں نے یہ وطیرہ اختیار کیا۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بال جوڑ کر بڑھانے والی اور بڑھوانے والی، گودنے والی اور گدوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے گودنا گودنے والیوں اور گدوانے والیوں اور بال اکھیڑنے والیوں اور دانتوں کو ریت کر پتلا کرنیوالیوں پر جو حُسن بڑھانے کی خاطر یہ کرتی ہیں اللہ کی پیدا کی ہوئی چیز میں تبدیلی کرتی ہیں ان پر لعنت کی تو ایک عورت نے حضرت ابن مسعودؓ سے اس بارے میں بحث کی (۲)۔ حضرت ابن مسعودؓ نے کہا۔ میں اس پر کیوں نہ لعنت بھیجوں جس پر حضور نے لعنت کی ہو کلام مجید میں تو موجود ہے:۔

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا۔	جو تم کو رسولؐ دیں اس کو لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو (ب۔م)

(۱) تمہارے علماء کو کیا ہوا کہ ایسے کاموں سے روکتے نہیں۔

(۲) یعنی تم یہ بات کہاں سے کہتے ہو اور کیوں لعنت کرتے ہو۔

اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّھُمْ فَلَیُغَیِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰہِ وَمَنْ یَّتَّخِذِ الشَّیْطٰنَ وَلِیًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِیْنًا ؁ یَعِدُھُمْ وَیُمَنِّیْھِمْ وَمَا یَعِدُھُمُ الشَّیْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ؁

(نساء - ع ۸)

ان کو امیدیں دلاؤں گا، ان کو تعلیم دوں گا تو وہ جانوروں کے کان چیرا کریں گے اور ان کو تعلیم دوں گا تو وہ اللہ کی بنائی صورت میں ضرور تبدیلی کریں گے، جو اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنائے، وہ صریح نقصان میں آگیا وہ ان کو وعدے دیتا ہے امیدیں دلاتا ہے اور شیطان کا ان سے وعدہ کرنا ہے وہ تو بس دھوکا ہے

احادیث

حضرت اسماءؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میری بیٹی کے بیماری کی وجہ سے بال جھڑ گئے ہیں اور میں اسکی شادی کرنے والی ہوں تو کیا میں دوسرے کے بال لگا کر اس کے بال بڑھا دوں آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بال جوڑ کر بڑھانے اور بڑھوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔ (بخاری - مسلم)

اسی طرح حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ (بخاری - مسلم)

حضرت حمید بن عبدالرحمٰنؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے حج کے سال منبر پر حضرت معاویہؓ سے سنا ہے۔ بالوں کا ایک گچھا جو ان کے پہرہ دار سپاہی کے ہاتھ میں

حضرت عبد اللہ بن جعفرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر کے بعد تین دن آلِ جعفر کو چھوڑ رکھا (یعنی ان کو رنج سے منع نہیں فرمایا) تین دن کے بعد آپ تشریف لائے اور فرمایا اب میرے بھائی[1] پر نہ رونا، پھر فرمایا میرے بھتیجوں کو لاؤ۔ پس ہم لوگ لائے گئے، گویا ہم چوزے تھے، آپ نے نائی کو بلوایا اور ہمارے سروں کے مونڈنے کا حکم دیا۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عورت کو سر منڈانے سے منع فرمایا ہے۔ (نسائی)

بال میں بال ملانے اور گودنے اور دانتوں کو تیز کرنے کی ممانعت

آیات

إِنْ يَدْعُوْنَ إِلَّآ إِنَاثًا وَإِنْ
يَدْعُوْنَ إِلَّا شَيْطَانًا مَّرِيْدًا
لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَقَالَ لَأَتَّخِذَنَّ
مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا
وَّلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ
وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ

بس یہ تو سوا اللہ کے عورتوں ہی کو پکارتے ہیں اور یہ صرف شیطان سرکش ہی کی عبادت کرتے ہیں جس پر اللہ نے لعنت کی ہے، وہ بولا میں تیرے بندوں سے ضرور ان کا مقررہ حصہ لیا کروں گا اور میں ان کو ضرور گمراہ کروں گا

(۱) حضرت جعفرؓ حضورؐ کے چچا زاد بھائی تھے اور حضرت علیؓ کے سگے بھائی تھے

فرمایا یہود اور نصاریٰ خضاب نہیں کرتے تم خضاب[۱] کیا کرو تاکہ ان کی مخالفت ہو (بخاری مسلم)

بال سیاہ کرنے کی ممانعت

حدیث

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن ابو قحافہ (حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے والد) لائے گئے، ان کے سر اور داڑھی کے بال ثغامہ[۲] کی طرح سفید تھے۔ حضور نے فرمایا ان کو رنگ دو مگر سیاہ نہ کرنا۔ (مسلم)

کچھ سر مونڈنے اور کچھ چھوڑ دینے کی ممانعت

احادیث

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع[۳] سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکے کو دیکھا جس کا آدھا سر منڈا تھا اور آدھے میں بال۔ آپ نے اس سے منع فرمایا اور فرمایا یا تو تمام بال منڈا دو یا بالکل نہ مونڈو۔ (ابو داؤد)

---

(۱) مہندی کا خضاب سنت ہے جو خضاب بالوں کو سیاہ کر دے وہ درست نہیں۔ (۲) ثغامہ ایک سفید رنگ کا درخت ہے برف کے مانند سفید۔ (۳) کچھ بال منڈائے جائیں اور کچھ چھوڑ دئے جائیں اس کو قزع کہتے ہیں۔

فرمایا دو قسم کے لوگ دوزخی ہیں۔ میں نے ان کو دیکھا نہیں ہے (۱)۔ ایک تو وہ لوگ ہیں جن کے ساتھ گائے دم کوڑے ہیں، اس کوڑے سے لوگوں کو مارتے ہیں (۲)۔ دوسرے وہ عورتیں ہیں جو ظاہر میں تو کپڑے پہنے ہیں مگر حقیقت میں ننگی ہیں (۳)۔ مائل کرنے والیاں اور خود مائل ہونے والیاں ان کے سر بختی اونٹوں کے جھکے ہوئے کوہان کے مثل ہیں (۴)۔ ایسی عورتیں نہ بہشت میں جائیں گی اور نہ اسکی خوشبو پائیں گی۔ اور اسکی خوشبو بہت دور سے ملتی ہے۔ (مسلم)

شیطان کی مشابہت کرنا

——— احادیث ———

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائیں ہاتھ سے نہ کھاؤ، بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا ہے۔ (مسلم)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ بائیں ہاتھ سے کھایا پیا نہ کرو، بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا پیتا ہے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

(۱) یعنی حضور کے زمانہ میں ایسے لوگ نہیں تھے اب پیدا ہو گئے۔ حضور کی یہ پیشین گوئی بھی دعوت ظاہر ہو گئی (۲) یہ لوگ دربان سپاہی وغیرہ ہیں جو مظلوم کو ناحق بے جا مارتے ہیں (۳) یعنی ظاہر میں لباس پہنے ہیں مگر باریک کپڑے سے بدن صاف جھلکتا ہو (۴) یعنی ناز سے سر کو کندھوں پر جھکا کر چلتی ہیں۔

جائیگا اور مجاہد کو حق دیا جائیگا بس وہ اسکے نیک اعمال میں سے جو چاہیگا لے لیگا تاکہ خوش ہو جائے پھر حضورؐ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا تم لوگوں کا کیا خیال[1] ہے۔ (مسلم)

مردوں کی عورتوں اور عورتوں کی مردوں سے مشابہت کرنے کی حُرمت

احادیث

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت نما مردوں اور مرد نما عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مردوں پر لعنت فرمائی ہے جو عورتوں کی مشابہت کرتے ہیں اور اُن عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو مردوں کی مشابہت کرتی ہیں۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مردوں پر لعنت فرمائی ہے جو عورتوں کا لباس اختیار کرتے ہیں اور اُن عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو مردوں کا لباس پہنتی ہیں۔ (ابو داؤد)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

(۱) یعنی تم رگ اسکے نیک اعمال کے لینے اور رغبت کرنے میں مجاہد سے کیا گمان کرتے ہو، یا مجاہد کو یہ مرتبہ ملنے میں تمہارا کیا گمان ہے۔

نامحرم عورت کے ساتھ تنہائی میں بیٹھنے کی حرمت

آیت

وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ (احزاب ع)

اور جب پیغمبر کی بیبیوں سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگو۔

احادیث

حضرت عقبہؓ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نامحرم عورت کے پاس جانے سے بچو۔ ایک انصاری نے عرض کیا یا رسول اللہ دیور کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں۔ حضرتؐ نے فرمایا دیور تو موت ہے[1] (ب م)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نامحرم عورت کے پاس تنہائی میں نہ جاؤ، ہاں اس کے محرم کے ساتھ جا سکتے ہو۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجاہدین کی عورتوں کی عزتیں پیچھے رہ جانے والوں پر ایسی ہی حرام ہیں جیسے ان کی ماں بہنیں حرام ہیں، پیچھے رہ جانے والوں میں سے کوئی شخص مجاہدین کے کسی گھر کی ذمہ داری لے پھر خیانت کرے تو قیامت کے دن اس کو کھڑا کیا

(۱) یعنی ہلاکی اور فتنہ کا باعث ہے۔

کر رہے تھے، اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہمارے پاس کھڑے ہو کر فرمایا تم رستوں ہی میں مجلس قائم کرتے ہو، رستہ کی مجلسوں سے اجتناب کرو۔ انھوں نے عرض کیا ہم کسی کو نقصان پہنچانے کی غرض سے نہیں بیٹھے۔ ہم تو صرف آپس میں باتیں کرنے کی غرض سے بیٹھے ہیں۔ آپ نے فرمایا تمھارے لئے اتنا ہی ضروری ہے کہ پھر اس کا حق دو اور اس کا حق یہ ہے کہ نگاہ نیچی رکھو، سلام کا جواب دو اور اچھی بات کہو۔ (مسلم)

حضرت جریر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اگر یکدم نگاہ[1] اُٹھ جائے تو کیا کروں، آپ نے فرمایا فوراً نگاہ پھیر لو (مسلم)

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ ہم اور میمونہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، اتنے میں عبداللہ ابن مکتوم جو نابینا تھے آپ کے پاس آ گئے۔ آپ نے ہم دونوں سے فرمایا کہ ان سے پردہ[2] کر لو۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو نابینا ہیں نہ یہ ہم کو دیکھیں گے نہ پہچانیں گے۔ آپ نے فرمایا کیا تم دونوں بھی نابینا ہو؟ کیا تم ان کو نہ[3] دیکھو گی۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرد مرد کا ستر دیکھے نہ عورت عورت کا۔ اور مرد دوسرے مرد کے ساتھ ننگے بدن ایک کپڑا[4] اوڑھ کر نہ لیٹیں اور نہ عورت عورت کے ساتھ۔

(۱) یعنی کسی نامحرم عورت پر (۲) یہ آیت حجاب اترنے کے بعد کا واقعہ ہے (۳) اس سے معلوم ہوا کہ جیسے مرد کو نامحرم عورت کو دیکھنا حرام ہے اسی طرح عورت کو مرد کا دیکھنا حرام ہے۔ (۴) یعنی زنا کی اور فساد کا سبب ہے۔

اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ (فجر)	بیشک تمہارا رب البتہ گھات میں ہے

احادیث

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کے لئے زنا کا جو حصہ مقدر ہوچکا ہے اس کو وہ پانے والا ہے (۱) آنکھوں کا زنا بدنگاہی ہے کانوں کا زنا (حرام آواز کا) سننا ہے۔ زبان کا زنا (حرام) گفتگو ہے، ہاتھ کا زنا نا جائز استعمال ہے، پاؤں کا زنا (حرام چیز کی طرف) قدم اٹھانا ہے۔ قلب خواہش اور تمنا کرتا ہے اور انسان کی شرمگاہ اسکی تصدیق کرتی ہے یا تکذیب (۲)

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم رستہ میں نہ بیٹھا کرو۔ انھوں نے عرض کیا حضور یہی ہماری بیٹھک ہے اور یہ ہمارے لئے بہت ضروری ہے۔ یہاں بیٹھ کر ہم آپس میں باتیں کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر تمہارے لئے یہ مجلسیں ضروری ہیں تو پھر رستہ کا حق دو۔ انھوں نے عرض کیا راستہ کا حق کیا ہے۔ حضرتؐ نے فرمایا نگاہ نیچی رکھنا، تکلیف دہ چیز کا رستہ سے ہٹا دینا، سلام کا جواب دینا، اور نیکی کا حکم دینا، برائی سے روکنا، یہ رستہ کا حق ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابوطلحہؓ زید بن سہل سے روایت ہے کہ ہم صحن میں بیٹھے باتیں

(۱) کسی طرح سے وہ اس حصہ کو پورا کرے گا، اسکی تفصیل آگے ہے۔

(۲) یعنی اگر عمل کرلیا تو اس خیال کی تصدیق ہوگئی ورنہ تکذیب۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ علم جو اللہ کی خوشی کے لئے سیکھا جاتا ہے، اگر اس کو کسی شخص نے دنیا کی کسی غرض کے لئے سیکھا تو قیامت میں اس کو جنت کی خوشبو تک نہ پہونچے گی۔ (ابوداؤد)

ریا جو حقیقت میں ریا نہیں

حضرت ابوذر سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ کوئی بھلائی کا کام کرے اور لوگ اسکی بیحد تعریف کریں، اس کے متعلق آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں آپ نے فرمایا یہ مومن کے لئے پیشگی خوشخبری ہے (یعنی اسکے نیک عمل کا بدلہ ہے) (مسلم)

غیر محرم کی طرف بغیر شرعی حاجت کے دیکھنے کی حرمت

آیات

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ (نور۔ ع ۴)	مسلمان مردوں سے کہہ دو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں۔
اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا (بنی اسرائیل)	بیشک کان اور آنکھ اور دل سب ہی سے پوچھ ہوگی۔
يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ (مومن۔ ع ۲)	اللہ جانتا ہے آنکھوں کی چوری کو اور اس (خیال) کو بھی جو پوشیدہ رکھتے ہیں۔

بل گھسیٹنے کا حکم ہوگا اور وہ دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔

پھر امیروں کو طلب کیا جائے گا۔ ان کے سامنے ان کی دولت پیش کی جائیگی وہ اس کا اقرار کریں گے، پھر پوچھا جائے گا کہ اس مال کو تم نے کہاں صرف کیا، وہ کہیں گے پروردگار میں نے یہ مال تیری خوشی کے لئے تیری راہ میں خرچ کیا اللہ تعالیٰ فرمائیگا تم جھوٹے ہو۔ تم نے مال ایسی جگہ صرف کیا جہاں تمہاری خواہش تھی اور سخی مشہور ہونے کا امکان تھا، سو تم سخی مشہور ہو گئے۔ تمہارا مطلب پورا ہو گیا، پھر اس کو بھی چہرے کے بل گھسیٹ کر دوزخ میں ڈالنے کا حکم ہو جائے گا۔ (مسلم)

دورُخی گفتگو نفاق ہے

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے ان سے کہا کہ ہم بادشاہوں کے روبرو کچھ کہتے ہیں اور ان کی غیبت میں دوسرے طرز کی گفتگو کرتے ہیں۔ حضرت ابن عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارک میں ہم اس کو نفاق سمجھتے تھے۔ (بخاری)

ریا و شہرت طلبی کا انجام

حضرت جندبؓ بن عبداللہ بن سفیان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کوئی نیکی اس غرض سے کی کہ لوگ سنیں اور اسکی شہرت ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کو مشہور کرے گا اور اس کو رسوا کرے گا۔ اور جو اللہ کے لئے عمل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی جزا دے گا۔ (بخاری۔ مسلم)

علم دین طلبِ دنیا کے لئے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ۝ (بقرہ ع ۳۸)

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سود کو چھوڑ دو اگر تم مسلمان ہو۔ اور اگر ایسا نہ کرو گے تو پھر اللہ اور اس کے رسول سے لڑنے کے لئے تیار ہو جاؤ، اور اگر تم توبہ کر دو تو اصل رقم تمہاری ہے نہ تم کسی کا نقصان کرو نہ تمہارا کوئی نقصان کرے۔

احادیث

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے اور کھلانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ (مسلم)

ترمذی کی روایت میں اتنا اور زیادہ ہے کہ گواہی دینے والے اور لکھنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

ریا کی حرمت

آیات

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ

اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اللہ کی عبادت کریں، دین کو خالص کرتے ہوئے یکسو ہو کر

سود کی حرمت

آیات

اَلَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ الرِّبٰوا
لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا کَمَا یَقُوْمُ
الَّذِیْ یَتَخَبَّطُہُ الشَّیْطٰنُ
مِنَ الْمَسِّ ۔ ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ
قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا
وَاَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ
الرِّبٰوا فَمَنْ جَآءَہٗ مَوْعِظَۃٌ
مِّنْ رَّبِّہٖ فَانْتَھٰی فَلَہٗ
مَا سَلَفَ ۔ وَاَمْرُہٗٓ اِلَی اللّٰہِ
وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ
النَّارِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ ۔
یَمْحَقُ اللّٰہُ الرِّبٰوا وَیُرْبِی
الصَّدَقٰتِ وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ
کُلَّ کَفَّارٍ اَثِیْمٍ ۔

جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ کھڑے نہ ہوسکیں گے مگر اس طرح جس طرح ایک شخص کھڑا ہو اور اس کے حواس شیطان نے اپنی جھپٹ سے کھو دیئے ہوں اس کی وجہ یہ ہے کہ انھوں نے کہا تھا کہ سوداگری کو جائز کیا ہے اور سود کو حرام کیا ہے اور جس شخص کے پاس نصیحت پہنچ چکی اس کے رب کی طرف سے پھر وہ باز آگیا تو اسی کا ہے جو لے چکا اور اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے اور جس نے پھر سود لیا تو وہی لوگ دوزخی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ سود کو گھٹاتا ہے اور خیرات کو بڑھاتا ہے اور اللہ ہر گنہگار کافر سے ناخوش ہے

یتیم کا مال کھانے کی حرمت

آیات

اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَسَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا (نساء ع ۱)

جو لوگ ظلم سے یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں عنقریب دوزخ میں جائیں گے۔

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْیَتِیْمِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ (بنی اسرائیل ع ۴)

یتیموں کے مال کے پاس بھی نہ جاؤ مگر ایسے طریقے سے جو بہتر ہو۔

وَیَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْیَتٰمٰی قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَیْرٌ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ۔ (بقرہ ع ۲۷)

تم سے یتیموں کے متعلق سوال کرتے ہیں کہہ دو کہ ان کے لئے خیر خواہی بہتر ہے اگر تم اُن سے مل جل کر رہو تو تمھارے بھائی ہیں اللہ تعالے مفسد کو بھی جانتا ہے اور مصلح کو بھی۔

حدیث

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا سات چیزیں ہلاک کرنیوالی ہیں ان سے بچو۔ لوگوں نے عرض کیا وہ کیا ہیں۔ فرمایا۔ اللہ کا شریک[۱] ٹھہرانا۔ جادو[۲] کرنا۔ اس[۳] جان کو ہلاک کرنا جسکو اللہ نے حرام کیا ہو۔ سود[۴] کھانا۔ یتیم[۵] کا مال کھانا لڑائی[۶] کے دن پیٹھ موڑنا۔ بھولی بھالی پاکدامن عورتوں پر اتہام[۷] لگانا۔ (بخاری۔ مسلم)

ہبہ اور صدقہ دیکر واپس لینے کی حرمت

احادیث

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی دی ہوئی چیز واپس لیتا ہے تو اسکی مثال اس کتے کی سی ہے جو قے کرکے پھر چاٹ لیتا ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ صدقہ دیکر واپس لینے والے کی مثال اُس کتے کی طرح ہے جو قے کرکے چاٹ لیتا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ جس نے ہبہ کرکے واپس لے لیا اس نے گویا قے کھالی۔

حضرت عمرؓ بن خطاب سے روایت ہے کہ میں نے ایک شخص کو اللہ کی راہ میں سواری کے لئے ایک گھوڑا (فی سبیل اللہ) دیا، اس نے اس کی خدمت میں کوتاہی کی اور اس کو خراب سا کر دیا۔ میں نے ارادہ کیا کہ اس کو خرید لوں، کیونکہ اب وہ سستا ملے گا۔ جب میں نے حضورؐ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا نہیں، صدقہ دیکر واپس نہ لو، اگرچہ ایک ہی درہم کا ملے، صدقہ کا واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو اپنی قے آپ کھاتا ہے۔

(بخاری۔ مسلم)

حقدار کا حق دینے میں ٹال مٹول کرنیکی حرمت

آیات

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا (نساء ع ۸)

بیشک اللہ تعالیٰ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے مالک کے حوالہ کر دیا کرو۔

فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهُ۔ (بقرہ ع ۳۹)

پس اگر تم میں کا بعض بعض پر اعتبار کرلے تو اعتبار والے کو چاہیئے کہ امانت کو ادا کر دے (۱)

حدیث

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مالدار کو ادائے قرض و امانت میں دیر کرنا، ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔ اگر کوئی محتاج قرضدار کسی مالدار سے اپنے قرض ادا کر دینے کا سوال کرے تو اس مالدار پر لازم ہے کہ وہ مان لے۔ (۲)

(بخاری۔ مسلم)

(۱) یعنی اگر کوئی کسی کو معتبر سمجھ کر امانت اس کے سپرد کرے اور کہے کہ تم فلاں کو پہنچا دینا تو اس کو چاہیئے کہ وہ پہنچا دے۔ (۲) یعنی اسکی طرف سے قرض ادا کر دے۔

جاندار کو آگ میں جلانے کی حرمت

:احادیث:

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر میں بھیجا اور فرمایا قریش کے دو فلاں فلاں شخص اگر تم کو مل جائیں تو ان کو جلا دینا۔ جب ہم نے چلنے کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا میں نے تم کو دو شخصوں کے جلانے کا حکم دیا تھا لیکن اب کہتا ہوں کہ آگ سے تو اللہ ہی عذاب دیتا ہے تم ان کو قتل کر دینا جلانا نہیں۔ (بخاری)

حضرت ابن مسعود سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، آپ قضاء حاجت کے لئے تشریف لے گئے اور ہم نے ایک لال پرندہ دیکھا جس کے ساتھ دو بچے تھے۔ ہم نے اس کے دونوں بچے پکڑ لئے پس وہ لال چڑیا آئی اور اپنے پر زمین پر پھیلا دئیے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کس نے اس کے بچے پکڑ کر اس کو دیا ہے، اس کے بچے چھوڑ دو، اور آپ نے چیونٹی کی ایک وادی دیکھی جس کو ہم نے جلا دیا تھا، آپ نے فرمایا یہ کس نے جلایا ہے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کام ہم سے ہوا۔ آپ نے فرمایا انسان کو نہ چاہئیے کہ وہ کسی کو آگ کا عذاب دے۔ آگ کا عذاب تو آگ کا پروردگار ہی دیتا ہے۔

(ابوداؤد)

کھڑے کیے گئے تھے اور ان کے سروں پر تیل گرم کر کے ڈالا گیا تھا، انھوں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا خراج نہ دینے کی وجہ سے ان کے ساتھ یہ معاملہ کیا جا رہا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جزیہ نہ دینے کے باعث یہ تکلیف دی جا رہی ہے۔ حضرت ہشامؓ نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے اللہ جل شانہ ان لوگوں کو عذاب دیں گے جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیتے ہیں، پھر حضرت ہشام امیر کے پاس گئے اور ان کو یہ حدیث سنائی تو امیر نے ان کے چھوڑنے کا حکم دیا۔ (مسلم)

جانوروں کے بارے میں احتیاط

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گدھے کو دیکھا جس کا چہرہ داغا گیا تھا حضورؐ کو یہ بات ناپسند ہوئی میں نے کہا قسم خدا کی میں چہرہ کبھی نہ داغوں گا، پھر میں نے گدھے کے کولہے پر داغنے کا حکم دیا، حضرت ابن عباس اول شخص ہیں جنھوں نے کولہے پر داغا (مسلم)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک گدھا گزرا جس کا چہرہ داغا ہوا تھا، آپ نے فرمایا اللہ اس پر لعنت کرے جو چہرہ داغتے ہیں۔ (مسلم)

مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرہ پر مارنے سے اور چہرہ داغنے سے منع فرمایا ہے۔

(مسلم)

اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں پر زیادہ قدرت رکھتا ہے

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہو کہ میں اپنے غلام کو کوڑے سے مار رہا تھا ناگاہ میرے پیچھے سے آواز آئی اے ابن مسعودؓ جان لے، مگر میں غصہ کی حالت میں آواز پہچان نہ سکا، جب وہ میرے قریب آئے تو میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ فرماتے ہیں اے ابن مسعود جان لے کہ جتنی تجھ کو اس غلام پر قدرت ہے اس سے کہیں زائد اللہ تعالیٰ تجھ پر قدرت رکھتا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ میں اب کبھی کسی غلام کو نہ ماروں گا۔

ایک روایت میں ہو کہ آپ کے رعب کی وجہ سے کوڑا میرے ہاتھ سے گر گیا۔ (بخاری مسلم)

اور ایک روایت میں ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اللہ کے لئے اس کو آزاد کرتا ہوں، آپ نے فرمایا اگر تم ایسا نہ کرتے تو آگ کی لپیٹ سے محفوظ نہ رہتے۔ (مسلم)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنے غلام پر بے قصور حد قائم کرے یا طمانچہ مارے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ اس کو آزاد کر دے۔ (مسلم)

دکھ دینے اور تعذیب کی ممانعت

حضرت ہشام بن حکیم بن حزامؓ سے روایت ہو کہ وہ شام گئے اور انھوں نے نبطیوں[1] کے کچھ لوگ دیکھے جو دھوپ میں

---

(۱) عجمی کسان

عذاب کی مستحق ہوئی۔ بلی کو قید کر لیا نہ اس کو کھلایا پلایا اور نہ چھوڑ ہی دیا کہ بلا سے وہ زمین کے کیڑوں ہی سے اپنا پیٹ بھرتی، اسی حالت میں وہ مرگئی پس وہ عورت دوزخ کی سزاوار ہوئی۔ (بخاری۔ مسلم)

ذی روح کو تختۂ مشق نہ بنایا جائے

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ وہ قریش کے کچھ نوجوانوں کے پاس سے گزرے جو ایک جانور کو نشانہ بنا کر تیر مار رہے تھے اور اس جانور کے مالک سے یہ شرط تھی کہ جو تیر خطا کر جائے وہ تمہارا ہے۔ جب انہوں نے حضرت ابن عمرؓ کو دیکھا تو الگ الگ ہو گئے حضرت ابن عمرؓ نے کہا یہ کون ہے اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے جس نے یہ کام کیا ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو کسی ذی روح کو نشانہ بنائے۔ (بخاری۔ مسلم)

بے آب و دانہ قید کرنے کی ممانعت

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چوپاؤں کو قتل کرنے کی غرض سے (بے آب و دانہ) قید کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

لونڈی کو طمانچہ مارنے پر آزاد کرنے کا حکم

حضرت علی سوید بن مقرون سے روایت ہے کہ ہم سات بھائی تھے اور ہمارے پاس کوئی خادم نہ تھا صرف ایک کنیز تھی۔ ہمارے سب سے چھوٹے بھائی نے اس کو ایک طمانچہ مارا تو حضورؐ نے ہم کو حکم دیا کہ اس کنیز کو آزاد کر دو۔ (مسلم)

فرمایا جب تین شخص ایک جگہ ہوں تو دو کو آپس میں سرگوشی نہ کرنا چاہیئے۔ جب تک کہ تم اور دوسرے لوگوں سے مل جل نہ جاؤ۔ اس لئے کہ یہ سرگوشی تیسرے کو غمگین کردیگی[1] (ب۔م)

ناحق کسی کو تکلیف پہنچانے کی حرمت

آیت

وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا ۝

(نساء۔ ع ۶)

والدین کے ساتھ احسان کرو اور رشتہ داروں کے ساتھ، یتیموں، مسکینوں اور قریب کے پڑوسی اور دور کے پڑوسی اور ہمنشین رفیقوں کے ساتھ، مسافروں کے ساتھ اور اور ان کے ساتھ جو تمہارے قبضہ میں ہیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ اترانے والوں اور بڑائی مارنے والوں کو پسند نہیں فرماتا

احادیث

ایک بلی کو تکلیف دیکر جان لینے کی سزا

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت بلی کی وجہ سے

(۱) کیونکہ وہ اکیلا رہ جائیگا، البتہ جب اور لوگ ہوں گے تو اس کو یہ احساس محسوس نہ ہوگا۔

سرگوشی

آیت

اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ (مجادلہ ع۲) | بیشک یہ سرگوشی شیطان کی طرف سے ہے

احادیث

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تین آدمی ایک جگہ ہوں تو دو آدمی ایک دوسرے سے چپکے چپکے بات[1] نہ کریں (ب۔م)

ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ ابوصالح نے حضرت ابن عمرؓ سے کہا اگر چار شخص ہوں۔ حضرت ابن عمرؓ نے کہا تب کوئی حرج نہیں۔

حضرت عبداللہؓ بن دینار سے روایت ہے کہ میں اور ابن عمرؓ خالدؓ بن عقبہ کے گھر کے سامنے جو بازار میں تھا بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص آیا اور ان سے چپکے سے کچھ بات کرنے کا ارادہ کیا۔ اس وقت ابن عمر کے ساتھ میرے سوا کوئی نہ تھا تو انھوں نے ایک شخص کو اور بلالیا تو ہم چار ہو گئے، تب حضرت ابن عمرؓ نے مجھ سے اور اس سے جس کو بلایا تھا کہا کہ تم دونوں کچھ پیچھے ہٹ جاؤ۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو فرماتے تھے کہ جب تین آدمی ہوں تو دو آدمی کو کانا پھوسی نہ کرنا چاہیئے۔ (مالک)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

(۱) ممانعت اس لئے ہے کہ تیسرے کو رنج ہوگا وہ سمجھے گا کہ مجھے مشورہ کے قابل نہیں سمجھا یا یہ خیال کریگا کہ میری برائی ہو رہی ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوشنبہ اور جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ ہر اُس شخص کو بخشش دیتا ہے جس نے شرک نہیں کیا مگر جن دو شخصوں کے درمیان رنجش ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کو چھوڑ دو جب تک یہ صلح نہ کرلیں۔ (مسلم)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان اس سے مایوس ہو گیا ہے کہ جزیرہ عرب کے نمازی (مسلمان) اس کی بندگی کریں مگر فساد ڈالنے میں، دلوں کے خراب کرنے میں اور رنجش ڈلوانے میں لگا ہوا ہے (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ بولنا چھوڑ دے اور جس نے ایسا کیا اور اسی حالت میں مرگیا تو وہ دوزخ میں جائیگا (ابو داؤد)

حضرت ابو خراش حدردؓ بن حدرد اسلمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے آپ فرماتے تھے جو شخص اپنے مسلمان بھائی سے ایک سال تک جدائی (یعنی ترک ملاقات) رکھے گا تو یہ ترک ملاقات اسکی خونریزی کی مانند ہے (ابو داؤد)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کو جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زائد بولنا چھوڑ دے۔ اگر تین دن اسی حالت میں گزر جائیں تو اس کو چاہیئے کہ ملاقات ہو تو فوراً اسلام کرے۔ اگر دوسرے نے جواب دیدیا تو ثواب میں دونوں شریک ہوئے اور اگر اس نے جواب نہ دیا تو وہ گنہگار ہوا اور سلام کرنیوالا اس مقاطعہ کے گناہ سے نکل گیا۔ (ابو داؤد)

تین دن سے زائد مسلمانوں سے مقاطعہ کی حرمت

آیات

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ (حجرات ع ۱)	بیشک مسلمان بھائی بھائی ہیں پس صلح کرادو اپنے بھائیوں کے درمیان
وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (مائدہ ع ۱)	گناہ اور زیادتی پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔

احادیث

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قطع تعلق نہ کرو، ایک دوسرے سے بگاڑ نہ رکھو، آپس میں بغض و کینہ نہ رکھو، اور آپس میں ایک دوسرے پر حسد نہ کرو۔ اور اللہ کے بندے بھائی بھائی ہو جاؤ، اور کسی مسلمان پر جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ بولنا چھوڑ دے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابو ایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین رات سے زائد جدا رہے، اور ملاقات کے وقت ایک دوسرے سے منہ پھیر لیں اور ان دونوں میں بہتر وہ ہے جو سلام کی ابتدا کرے۔ (بخاری۔ مسلم)

فخر اور سرکشی کی مذمت

آیات

فَلَا تُزَكُّوا أَنفُسَكُمْ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقَىٰ (نجم - ع ۲)

تم اپنے کو پاکیزہ نہ سمجھو وہی پرہیزگاروں کو خوب جانتا ہے۔

إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (شوریٰ - ع ۴)

بیشک وہی لوگ قابل ملامت ہیں جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق سرکشی کرتے ہیں، یہی لوگ ہیں کہ ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

احادیث

حضرت عیاض بن حمارؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے وحی کی ہے کہ تواضع اختیار کرو اور کوئی کسی پر زیادتی نہ کرے۔ نہ کوئی کسی پر فخر کرے۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص کہے کہ لوگ ہلاک و برباد ہوئے تو کہنے والا سب سے زیادہ ہلاک اور برباد ہوا (۱) (مسلم)

(۱) اگر یہ لوگوں کے عیب بیان کرکے کہے کہ وہ برباد ہو گئے تو آپ خود برباد ہوا، اس وجہ سے کہ لوگوں کی غیبت کی اور ان کو برا بنایا، حقیر سمجھا اور اپنے کو سب سے بہتر سمجھا اور اگر لوگوں کی بے دینی دیکھ کر افسوس کے ساتھ کہے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

احسان جتانے کی حرمت

آیات

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى (بقرہ ع ۳۶)

اے ایمان والو اپنی خیرات کو احسان جتاکر اور تکلیف دیکر اکارت نہ کرو۔

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى (بقرہ ع ۳۶)

جو لوگ اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں نہ احسان جتاتے ہیں نہ تکلیف دیتے ہیں۔

احادیث

تین محروم رحمت حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا تین شخص سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ بات کریگا نہ ان کی طرف دیکھے گا، نہ ان کو پاک کریگا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ میں نے عرض کیا وہ برباد ہوگئے، انھوں نے نقصان اٹھایا، وہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا پائجامہ لٹکانے والا۔ خرچ کرکے احسان رکھنے والا اور اپنے کو جھوٹی قسمیں کھاکر بیچنے والا۔ (مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ پائجامہ یا کرتا ٹخنے سے نیچے شیخی سے لٹکانے والا۔

احادیث

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسمیں چار خصلتیں ہوں وہ خالص منافق ہے اور جس میں ان میں کی ایک خصلت ہو اس میں نفاق کی ایک علامت ہے جب تک کہ وہ چھوڑ نہ دے وہ خصلتیں یہ ہیں۔ جب بات کہے جھوٹ کہے۔ عہد کرے تو وفا نہ کرے۔ امانت رکھائی جائے تو خیانت کرے اور جب جھگڑا کرے گالی دے۔ (بخاری۔ مسلم)

قیامت میں غدار کی تشہیر

حضرت ابن مسعودؓ اور حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن ہر غدار کا ایک جھنڈا ہوگا اور کہا جائے گا یہ فلاں کی غداری[1] ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر غدار کے لئے ایک جھنڈا ہوگا جو اس کے سُرین کے پاس ہوگا اور اسکی غداری کے بقدر اونچا ہوگا اور سُن لو عوام کی غداری سے امیر[2] کی غداری زیادہ بڑی ہے۔ (مسلم)

اللہ تعالیٰ کے فریق و مدعا علیہ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قیامت کے دن میں تین شخصوں سے جھگڑوں گا۔ ایک وہ جس نے میرا واسطہ دیکر عہد کیا پھر اس کو وفا نہ کیا، دوسرے وہ جس نے آزاد کو بیچ کر اسکی قیمت سے فائدہ اٹھایا تیسرا وہ شخص کہ مزدور سے پورا کام لیا اور اجرت نہ دی۔ (بخاری۔ مسلم)

(۱) یعنی بدعہدی، بے وفائی (۲) امیر کی غداری سے خلقت کو زیادہ ضرر ہوتا ہے۔

یت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خریدنے کے وقت دھوکہ دے کر
نا نہ بڑھاؤ۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سودے
دام دینے سے منع فرمایا ہے(۱)۔ (مسلم۔ بخاری)

دھوکے سے بچنے کے لئے دعا

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہو کہ ایک آدمی نے حضورؐ سے عرض کیا کہ میں سودے میں دھوکہ کھا جاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا
ب تم کسی سے سودا کیا کرو تو کہہ دیا کرو کہ کچھ فریب نہیں ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

مفسد ہم میں سے نہیں ہے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی کی بیوی یا لونڈی کو دھوکہ دیکر
س کا مخالف کر دے تو وہ ہم سے نہیں ہے۔ (ابو داؤد)

غداری کی حرمت

آیات قرآنیہ:

یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ (مائدہ) وَاَوْفُوْا بِالْعَھْدِ اِنَّ الْعَھْدَ کَانَ مَسْئُوْلًا (بنی اسرائیل ع ۴)	اے ایمان والو عہدوں کو پورا کرو۔ عہد کو پورا کرو، بیشک عہد کے بارے میں پوچھ ہوگی۔

(۱) یعنی کوئی شخص کچھ خریدنا نہ چاہے اسکو دام دیکر آپ بھی اس کا خریدار بن جائے تاکہ اس چیز کا مول بڑھ جائے

دھوکہ دینے کی حرمت

آیت

وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا
وَّإِثْمًا مُّبِينًا (احزاب ع ۷)

جو لوگ بے قصور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو
ایذا پہنچاتے ہیں انہوں نے بہتان اور صریح گناہ
اور بڑا الزام اپنے اوپر اٹھایا۔

احادیث

جو دغابازی کرے وہ ہم سے نہیں ہے

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم سے نہیں ہے اور جو ہم سے دغابازی کرے وہ ہم سے نہیں ہے۔ (مسلم)

مال کا خراب حصہ ظاہر ہونا چاہیے

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غلہ کے ایک ڈھیر کے پاس سے گزرے تو اس میں ہاتھ مبارک ڈالا جب نکالا تو انگلیاں تر تھیں۔ آپ نے غلہ کے مالک سے فرمایا یہ کیا؟ غلہ کے مالک نے عرض کیا کہ بارش ہو گئی تھی اس لئے بھیگ گیا۔ آپ نے فرمایا تو اس بھیگے ہوئے کو اوپر کیوں نہ کر دیا کہ لوگ دیکھ لیتے اور دھوکہ نہ کھاتے۔ پھر فرمایا جو ہم کو دھوکہ دے وہ ہم سے نہیں ہے۔

سودے کے دام بڑھانے کیلئے قیمت لگانے کی ممانعت

حضرت ابو ہریرہ

چرچا کرنا چاہتے ہیں تو ان کے لئے	فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ
دردناک عذاب ہے۔	فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ (نور-ع۲)

(حدیث)

حضرت واثلہ بن اسقع رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے مسلمان بھائی کی ہنسی نہ اڑاؤ، ورنہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم تو فرمائے گا اور تم کو مبتلا کر دیگا (ترمذی)

حسب نسب میں طعن کرنے کی حرمت

(آیت)

جو لوگ بے قصور مسلمان مرد اور مسلمان	وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ
عورتوں کو ایذا پہنچاتے ہیں انھوں نے	الْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ
صریح گناہ اور بہتان کا بوجھ اٹھایا۔	احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا (احزاب-ع۷)

(حدیث)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دو باتیں لوگوں میں بہت ہیں اور وہ کفر پر دلالت کرتی ہیں، ایک نسب کا طعنہ دینا، دوسرے میت پر نوحہ کرنا۔

(مسلم)

آدمی کے لئے اتنی ہی بُرائی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔ (مسلم)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی کبر ہوگا وہ جنت میں نہ جائیگا۔ ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ آدمی کی فطرت ہے کہ وہ اچھے کپڑوں کو پسند کرتا ہے، اچھے جوتوں کی خواہش ہوتی ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ جمیل ہے، جمال کو پسند کرتا ہے۔ کبر تو یہ ہے کہ آدمی حق بات نہ مانے اور لوگوں کو حقیر سمجھے (مسلم)

حضرت جندبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص نے قسم کھاکر کہا کہ فلاں کو خدا نہ بخشے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ کون ہے جس نے دعوی (۱) کے ساتھ میری قسم کھاکر کہہ دیا کہ اللہ تعالیٰ فلاں کو نہ بخشے گا، میں نے اسی کو بخش دیا اور تیرے عمل اکارت کردئے۔ (مسلم)

کسی مسلمان کی مصیبت پر خوشی ظاہر کرنیکی حرمت

آیات

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ (حجرات ع۱)	بیشک مسلمان بھائی بھائی ہیں
اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَۃُ	جو لوگ بے حیائی کی بات کا مسلمانوں میں

(۱) اس طرح دعوی سے بات کہنا گویا خدا پر حکومت کرنا ہے اور پھر خاتمہ کی خبر کسی کو نہیں کہ کس کا انجام کیسا ہو۔ فاجر و فاسق جو اور مرتے وقت توبہ کرنے اور نیک سے نیک ہو مرتے وقت اللہ سے بدظن ہو جائے یا اپنے عمل پر خود پیدا ہو جائے وغیرہ وغیرہ

حدیث

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بدگمانی سے بچو، بدگمانی بہت جھوٹی بات ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

مسلمانوں کی حقارت کرنے کی حرمت

آیات

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ
قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰى اَنْ يَّكُوْنُوْا
خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّنْ
نِّسَاءٍ عَسٰى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ
وَلَا تَلْمِزُوْا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا
بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ
بَعْدَ الْاِيْمَانِ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰئِكَ
هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ (حجرات ع ۲)
وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ۝ (ہمزہ)

اے ایمان والو کوئی قوم کسی قوم پر نہ ہنسے کیا عجب ہے کہ جن پر وہ ہنستے ہیں وہ اُن سے بہتر ہوں اور عورت کسی عورت پر نہ ہنسے کیا تعجب کہ وہ ان سے بہتر ہو اور ایک دوسرے کو الزام نہ لگاؤ اور ایک دوسرے کو برے القاب سے نہ پکارو اور ایمان کے بعد گنہگاری کا نام برا ہے(۱) اور جو توبہ نہ کریں تو وہی لوگ ظالم ہیں۔ خرابی ہے ہر عیب چیں غیبت کرنے والے کی۔

احادیث

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

---

(۱) یہود جو مسلمان ہو جاتے تھے تو بعض مسلمان غصہ کے وقت اسے یہودی یا اسے فاسق کہہ بیٹھتے تھے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ آپس میں قطع رحمی نہ کرو، آپس میں غصہ نہ کرو۔ آپس میں حسد نہ کرو۔ آپس میں مقاطعہ نہ کرو، اور اللہ کے بندے بھائی بھائی بن جاؤ۔

اور ایک روایت میں ہے کہ آپس میں بھائی چارہ اختیار کرو۔ اور اپنا سودا دوسرے کے بیچنے کے وقت آگے نہ کرو۔ (مسلم)

حضرت معاویہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ تم اگر مسلمانوں کے بھید دل کی ٹوہ لگاؤ گے تو ان کو بگاڑ دو گے یا بگاڑ کے قریب کردو گے[۱]۔ (ابوداؤد)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ان کے پاس (ابن مسعود) ایک آدمی کو لایا گیا اور ان سے کہا گیا کہ شراب اس کی داڑھی سے ٹپک رہی ہے۔ ابن مسعود نے کہا ہم کو عیب جوئی سے منع کیا گیا ہے لیکن جب عیب خود ہی ظاہر ہو جائے تو ہم اس کی سزا دیں گے۔

مسلمانوں پر ناحق بدظنی کرنے کی حرمت

آیات:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ (حجرات ع ۲)	اے ایمان والو بہت سے گمانوں سے بچتے رہو بیشک بعض گمان گناہ ہیں۔

(۱) مسلمانوں کو نفاق یا جھوٹ بولنے یا راز داری کے ساتھ کلام کرنے کی عادت پڑ جائیگی اور وہ بے مروت اور بے خوف ہو جائینگے

احادیث

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدگمانی سے بچو۔ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہو اور کسی کی بات کان لگا کر مت سنو، کسی کے عیب کی جستجو نہ کرو۔ آپس میں حسد نہ کرو، آپس میں بغض عداوت نہ رکھو، ایک دوسرے سے مقاطعہ نہ کرو اور ہو جاؤ اللہ کے بندے بھائی بھائی جیسا کہ تم کو اللہ نے حکم دیا ہے۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے نہ اس کو بے یار و مددگار چھوڑے نہ اس کو حقیر سمجھے، پھر آپ اپنے سینۂ مبارک کی طرف اشارہ کرکے فرمانے لگے کہ پرہیزگاری اس جگہ ہے، پرہیزگاری اس جگہ ہے[1] اور آدمی کے لئے اتنی ہی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے بھائی کو حقیر سمجھے۔ ہر مسلمان پر مسلمان کا خون، اسکی آبرو، اس کا مال حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ نہ تمہارے جسموں کو دیکھتا ہے نہ تمہاری صورتوں، اور نہ تمہارے اعمال کو[2]۔ بس اس کی نظر تو تمہارے دلوں پر ہے۔

اور ایک روایت میں ہو کہ ایک دوسرے سے جدائی نہ کرو۔ آپس میں کینہ و عداوت نہ رکھو، ایک دوسرے کی عیب جوئی نہ کرے، ایک دوسرے کی بات کان لگا کر نہ سُنے۔ دام دے کر قیمت نہ بڑھاؤ[3]۔ اور اللہ کے بندے بھائی بھائی ہو جاؤ۔

---

(۱) یعنی پرہیزگاری کا تعلق دل سے ہے بناوٹ اور تصنع سے نہیں (۲) یعنی اعمال کی ظاہری شکلوں کو۔ یہ مطلب نہیں کا اعمال غیر ضروری ہیں صرف دل کی پاکی کافی ہو۔ مطلب یہ ہو کہ اگر دل میں اخلاص تقویٰ نہیں تو ظاہری اعمال سے اللہ تعالیٰ کو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔ (۳) یعنی کوئی سودا کر رہا ہو، ایک دوسرا آدمی اس کے دام لگانے لگے تاکہ خریدار اس کے اصلی دام سمجھ کر پھنس جائے۔

حسد کا بیان

آیت

اَمْ یَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰی مَا اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ (نساء - ع ۸)	یا جلے مرتے ہیں لوگوں سے اُس نعمت پر جو اللہ نے اپنے فضل سے ان کو مرحمت فرمائی ہے۔

حدیث

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسد سے بچو حسد نیکیوں کو اس طرح کھاتا ہے جیسے لکڑی آگ کو کھاتی ہے یا فرمایا کہ خشک گھاس کو (ابوداؤد)

تجسُّس کرنے کی حُرمت

آیات

وَلَا تَجَسَّسُوْا (حجرات - ع ۲)	اور بھید نہ ٹٹولو
وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُھْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا (احزاب ع ۷)	وہ لوگ جو ناحق مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں کو تکلیف پہنچاتے ہیں انھوں نے صریح گناہ اور بہتان کا بوجھ اُٹھایا

وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَائِمٍ (مائدہ ع ۸)	کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ	محمد اللہ کے رسول ہیں اور وہ لوگ جو ان
اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ	کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر سخت ہیں اور
(فتح ع ۴)	آپس میں نرم ہیں۔

احادیث

تین دن سے زیادہ ترکِ تعلق جائز نہیں

حضرت انس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپس میں بغض و عداوت نہ رکھو۔ آپس میں حسد نہ کرو ایک دوسرے کا مقاطعہ نہ کرو۔ آپس میں قطع رحمی نہ کرو، ایک کے سودے پر دوسرا سودا نہ کرے اور آپس میں اللہ کے بندے بھائی بھائی بن کر رہو اور کسی مسلمان پر جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ بولنا چھوڑ دے (زبدہ ص)

دشمنی رکھنے والوں کی محرومی

حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوشنبہ اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر اُس بندے کی مغفرت فرماتا ہے جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا لیکن ان دو آدمیوں کے بارے میں جن کے آپس میں رنجش ہو فرشتوں سے فرماتا ہے انکو اس وقت تک مہلت دو کہ یہ آپس میں صلح کر لیں (مسلم)

اور ایک روایت میں ہے کہ دوشنبہ اور جمعرات کے دن ہر آدمی کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔

بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَّإِثْمًا مُّبِينًا ۝ (احزاب ع ۷)	ناحق تکلیف پہنچاتے ہیں انھوں نے صریح گناہ اور بہتان کا بوجھ اٹھایا۔

احادیث

مسلمان کی تعریف حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جو ان کاموں کو چھوڑ دے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہو۔ (بخاری، مسلم)

جو اپنے لئے پسند کرے وہی دوسروں کے لئے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص آگ سے بچنا چاہے اور جنت کا خواہشمند ہو تو اس پر لازم ہے کہ اس کی موت اس حالت میں آئے کہ وہ اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہو اور لوگوں کے ساتھ وہی برتاؤ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ (مسلم)

قطع تعلق کرنے اور آپس میں دشمنی رکھنے کی حرمت

آیات

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ ۚ (فاصلحوا)	مسلمان تو بھائی ہیں ان میں صلح کرا دو۔
أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى	مسلمانوں پر نرم ہیں اور کافروں پر سخت ہیں
الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ	اللہ کی راہ میں جانیں لڑادیں گے اور ملامت

بد دعا کی ممانعت حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شرابی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا۔ حضورؐ نے اس کو مارنے کا حکم دیا، پھر تو کوئی ہاتھ سے مارنے لگا، کوئی جوتوں سے، کوئی کپڑوں سے، جب وہ لوٹ کر چلا تو کسی نے کہا اللہ تجھ کو رسوا کرے۔ آپ نے فرمایا شیطان کی مدد[۱] مت کرو۔

تہمت کی سزا قیامت میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جو اپنے لونڈی یا غلام کو بدکاری کی تہمت لگائے گا تو قیامت میں اس پر حد قائم کی جائے گی، سوائے اس کے کہ جیسا اس نے کہا ہے ویسا ہی ہو۔ (بخاری۔ مسلم)

مُردوں کو ناحق بُرا کہنے کی حُرمت

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مُردوں کو گالی نہ دو۔ اس لئے کہ وہ جو کچھ نیک یا بد عمل کر چکے ہیں اسکو پہنچ چکے یعنی انکی سزا یا جزا مل چکی[ب]

ایذا دینے کی حُرمت

آیت

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ	وہ لوگ جو مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں کو

(۱) مطلب یہ کہ اسطرح کی دعا سے شیطان کی مدد ہوتی ہے اسلئے کہ اگر اللہ اس کو ذلیل کریگا تو شیطان خوش ہوگا اور اسکی مدد ہوگی۔

مسلمانوں کو ناحق گالی دینے کی حرمت

آیت

وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا ۝ (احزاب ع ۷)

وہ لوگ جو مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں کو بے قصور تکلیف پہنچاتے ہیں تو انھوں نے صریح گناہ اور بہتان کا بوجھ اٹھایا۔

احادیث

مسلمان کو گالی دینا فسق ہے

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اسکا قتل کرنا کفر ہے (ب)

تہمت کا وبال

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہی کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی آپ فرماتے تھے کہ کوئی کسی کو فسق یا کفر کی تہمت نہ لگائے اس لئے کہ جس شخص کو تہمت لگائی ہے اگر وہ کافر فاسق نہیں ہے تو یہ بات تہمت لگانے والے ہی پر پلٹ آئے گی۔ (بخاری)

ابتدا کرنے والا ذمہ دار ہے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو شخص آپس میں ایک دوسرے کو گالی دیتے ہیں تو جب تک مظلوم کی گالی نہ بڑھ جائے اس وقت تک دونوں کا گناہ ابتدا کرنے والے پر ہے۔ (بخاری)

احادیث

صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس عورت پر لعنت کرے جو دوسروں کے بال لیکر اپنے بال میں جوڑے اور اس عورت پر جو اپنے بالوں سے اور بال جوڑوائے اور آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سود کھانے والے پر اور تصویریں بنانے والے پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر لعنت کی ہے جو زمین کے حدود(۱) بدل دے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس چور پر لعنت کی جو انڈا چرا لے(۲) اور اللہ تعالیٰ نے ان پر لعنت کی ہے جو اپنے والدین پر لعنت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو اللہ کے سوا کسی غیر کے نام پر ذبح(۳) کرے اور اللہ تعالیٰ نے اس پر لعنت کی ہے جو مدینہ طیبہ میں نئی نئی بات نکالے یا کسی نئی بات نکالنے والے کو وہاں پناہ دے اس پر اللہ اور اس کے فرشتے اور تمام لوگ لعنت کرتے ہیں اور آپ نے فرمایا اے اللہ رعل و ذکوان اور عصیہ پر لعنت کر کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔ (یہ تینوں عرب کے قبیلے تھے) اور فرمایا اللہ یہود پر لعنت کرے اس لئے کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا اور آپ نے ان مردوں پر لعنت کی جو عورت سے مشابہت کرتے ہیں اور ان عورتوں پر لعنت کی ہے جو مردوں کی وضع اختیار کرتی ہیں۔

---

(۱) یعنی سرحدیں اور علامتیں مٹا دے تاکہ اس پر ملکیت کا دعویٰ کر سکے یا اپنی زمین میں شامل کر سکے (۲) یعنی کسی کی چیز چرا کر چوری کا جرم کرے اور گناہگار ہو (۳) ایک صورت یہ کہ خدا کا نام ذبح کے وقت نہ لے دوسری صورت یہ ہے کہ قبر پر یا دیو بھوت کے واسطے ذبح کریں۔

لعنت کئے ہوئے جانور پر سواری کی ممانعت

حضرت عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں تھے اس سفر میں ایک انصاری عورت اونٹنی پر سوار تھیں۔ اونٹنی اکڑنے لگی اور بدکنے لگی تو انصاریہ نے اس کو لعنت کی۔ آپ نے سن لیا فرمایا کہ اس اونٹنی سے سامان اتار کر اس کو چھوڑ دو اب یہ ملعون ہوگئی۔ حضرت عمران کہتے ہیں کہ گویا میں اب تک دیکھ رہا ہوں کہ وہ بازار میں پھرتی تھی اور کوئی اس سے تعرض نہ کرتا تھا۔ (مسلم)

حضرت ابو برزہ بن عبید اسلمی سے روایت ہے کہ ایک لڑکی اونٹنی پر سوار تھی۔ اس پر کچھ لوگوں کا سامان تھا اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا پہاڑ کی وجہ سے تنگ جگہ ہو گئی تو اس نے اونٹنی کو جھڑک کر کہا اے اللہ اس پر لعنت کر۔ آپ نے فرمایا جس اونٹنی پر لعنت کی گئی ہے وہ ہمارے ساتھ نہ رہے۔

کن لوگوں پر لعنت کرنا جائز ہے

آیات

أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ (اعراف ع ۵)	سن لو ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے
فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ أَنْ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ ۝	ان کے درمیان پکارنے والا پکارے گا کہ ظالموں پر خدا کی لعنت ہے۔
(ہود - ع ۲)	

لعنت کرنے والوں کی محرومی

حضرت ابو الدرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنت کرنے والے قیامت کے دن نہ کسی کی شفاعت کر سکیں گے نہ گواہ بن سکیں گے۔ (مسلم)

حضرت سُمُرۃ بن جندب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ نہ کہو کہ تم پر اللہ کی لعنت ہو، یا اس کا غضب نازل ہو، یا دوزخ نصیب ہو۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

لعنت مومن کی شان کے خلاف ہے

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طعنہ دینے والا۔ لعنت کرنے والا فحش بکنے والا اور زبان دراز مومن نہیں ہے۔(۱) (ترمذی)

لعنت لعنت کرنیوالے پر پلٹ آتی ہے

حضرت ابو الدرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی جب کسی کو لعنت کرتا ہے تو وہ لعنت آسمان پر جاتی ہے۔ آسمان کے سب دروازے بند ہو جاتے ہیں تو وہ زمین پر اترتی ہے اور زمین کے دروازے بھی اس پر بند ہو جاتے ہیں۔ تو پھر وہ دائیں بائیں پھرتی ہے اور جب کہیں وہ راستہ نہیں پاتی تو جس پر لعنت کی گئی تھی اگر وہ لعنت کے قابل ہوا تو اس پر پڑ جاتی ہے ورنہ پھر پلٹ کر اسی لعنت کرنیوالے پر آپڑتی ہے۔ (ابوداؤد)

---

(۱) یعنی یہ مومن کی صفات و اخلاق میں سے نہیں ہے۔

لگائے بیٹھے تھے اُٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا خبردار ہو جاؤ۔ جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا، اور آپ برابر اسکی تکرار کرتے رہے، یہاں تک کہ ہم نے تمنا کی کہ کاش(۱) آپ خاموش ہو جاتے۔ (بخاری۔ مسلم)

کسی آدمی یا چوپائے کا نام لیکر لعنت کرنیکی حرمت

لعنت اور قتل حضرت زید بن ضحاک انصاری سے روایت ہے (یہ اہل بیعت رضوان میں سے تھے) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سمجھتے بوجھتے ہوئے اسلام کے سوا کسی اور دین پر جھوٹی قسم کھائے تو ویسا ہی ہے جیسا اس نے کہا ہے اور جس نے خودکشی کی تو جس چیز کے ساتھ خودکشی کی ہے قیامت میں اسی سے اسکو عذاب(۲) دیا جائے گا اور جس چیز کا آدمی مالک نہ ہو اس پر نذر درست نہیں، اور مومن پر لعنت کرنا اس کے قتل کرنے کے برابر ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

لعنت راستبازی کے خلاف ہے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا راستباز انسان کے لئے جائز نہیں کہ وہ لعنت کرنے والا بنے۔ (مسلم)

---

(۱) یعنی اس قدر کہ آپ تھک نہ جائیں (۲) یعنی جس نے تلوار سے اپنے کو ہلاک کیا تو وہ قیامت میں برابر تلوار سے مارا جائے گا اور جس نے زہر کھا کر جان دی تو اس کو برابر زہر پلایا جائے گا جس نے پہاڑ سے گر کر جان دی تو وہ برابر پہاڑ سے گرایا جائے گا۔

اظہار کروں کہ مجھ کو خاوند نے فلاں چیز دی ہے۔ اور حالانکہ نہیں دی تو کیا مجھ پہ گناہ ہوگا۔ آپ نے فرمایا اس چیز کو ظاہر کرنے والا جو اس کو نہیں دی گئی جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کے مثل ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

جھوٹی گواہی

آیات

وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ (حج ع ۱)	اور جھوٹ بولنے سے بچتے رہو
وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ (بنی اسرائیل ع ۴)	اس بات کے پیچھے نہ پڑو جس کا تم کو علم نہیں۔
مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ (ق۔ ع ۲)	کوئی بات زبان سے نہیں نکالتا اگر اسکے پاس ایک نگران تیار رہتا ہے
اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ (فجر ع ۱)	بیشک تمہارا رب البتہ گھات میں ہے
وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ (فرقان ع ۶)	اور وہ جھوٹی گواہی نہیں دیتے

احادیث

تین بڑے گناہ حضرت ابوبکرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم کو بڑے گناہ بتاؤں۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ضرور بتائیے آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا۔ والدین کی نافرمانی کرنا۔ اور آپ ٹیک

جو بات زبان سے کہے تحقیق کر کے کہے

آیات

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ (بنی اسرائیل ع ۴)

اس بات کے پیچھے نہ پڑو جس کا تم کو علم نہیں۔

مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ (ق ع ۲)

کوئی بات زبان سے نہیں نکالتا مگر اس کے پاس ایک نگہبان تیار رہتا ہے۔

احادیث

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جھوٹے ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ سنی سنائی باتیں لوگوں سے کہتا پھرے (مسلم)۔

حضرت سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری کوئی حدیث نقل کی اور وہ سمجھ رہا ہے کہ غلط ہے تو وہ دو جھوٹوں میں ایک جھوٹا ہے۔ (1) (مسلم)

حضرت اسماءؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ میری ایک سوکن ہے اگر میں اس پر

---

(1) دو جھوٹوں میں ایک جھوٹے کا مطلب یہ ہے کہ ایک جھوٹا تو وہ جس نے حضورؐ پر جھوٹ باندھا یعنی روایت گڑھی، دوسرا وہ جو اس کو نقل کرتا پھرے۔

مثلاً کسی کی امانت ہمارے پاس ہو اور ہم نے اس کو کسی صندوق وغیرہ میں رکھ دیا ہے کسی نے دریافت کیا کہ تمھارے پاس فلاں کی امانت ہے تو ہم یہ کہہ دیں کہ ہمارے پاس نہیں ہے لیکن دل میں یہ سمجھ لیں کہ اس وقت ہمارے ہاتھ میں نہیں ہے صندوق میں ہے یعنی ہمارے پاس تو ہے مگر ہماری ذات کے پاس نہیں ہے ہمارے مکان میں ہے اور اگر توریہ نہ کرے صاف لفظوں میں کہہ دے کہ ہمارے پاس نہیں ہے تو بھی جائز ہے حرام نہیں ہے اور تمام علماء نے ام کلثومؓ کی اس حدیث سے استدلال کر کے ایسے جھوٹ کو جائز قرار دیا ہے۔

(حدیث)

حضرت ام کلثوم سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی آپ فرماتے تھے وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو اپنی طرف سے کوئی اچھی بات جوڑ کر لوگوں میں ملاپ کرا دے۔ (بخاری۔ مسلم)

مسلم کی روایت میں ہی کہ حضرت ام کلثومؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین جگہ جھوٹ بولنے کی اجازت دی ہے۔

(۱) جنگ کے وقت (۱)۔ (۲) لوگوں میں صلح کے خیال سے (۲) (۳) شوہر بیوی کی گفتگو میں (۳)۔

(۱) جھوٹ بول کر حریف کو دھوکہ دینا (۲) دو شخصوں میں رنجش ہو۔ تیسرا آدمی اپنی طرف سے بات بنا بنا کر ان کے دل صاف کر دے (۳) ایک دوسرے کو خوش کرنے اور تعلقات درست رکھنے کے لئے۔

جھوٹ بولنا کس موقع پر جائز ہے

امام نووی فرماتے ہیں کہ جھوٹ اگرچہ اصلاً حرام ہے لیکن بعض حالات کی بنا پر جائز ہو جاتا ہے، اسکی وضاحت میں نے کتاب الاذکار میں کی ہے۔ مختصر یہ ہے کہ کلام مقاصد کا وسیلہ ہے پس جو اچھا مقصود اگر اس کا حاصل کرنا بلا جھوٹ کے ممکن ہے تو جھوٹ بولنا حرام ہے اور اگر ناممکن ہو تو جھوٹ جائز ہے اور اگر اس مقصود کا حصول صرف امر مباح ہے تو جھوٹ بھی مباح ہے اور اگر واجب ہے تو جھوٹ بھی واجب ہے۔

جب کوئی مسلمان کسی ظالم سے جو اس کے قتل کا یا اس کے مال چھیننے کا ارادہ کرتا ہو چھپ جائے یا کسی نے اپنا مال چھپایا اور کوئی اسکی جستجو میں ہے لوگوں سے اس کے متعلق پوچھے تو لوگوں کو جانتے بوجھتے ہوئے بھی لاعلمی کا اظہار کرنا واجب ہے اسی طرح امانت ہے کہ اگر کسی کے پاس رکھی ہے جو کوئی ظالم لینا چاہتا ہے تو اس امانت کو چھپانے کے لئے جھوٹ بولنا جائز ہے تاکہ مسلمان کا مال ضائع نہ ہو لیکن ایسے موقع پر بھی احتیاط کرے تو زیادہ بہتر ہے۔ بہتر تو یہ ہے کہ ایسے موقع پر توریہ کرے توریہ کے معنی ہیں کہ بات کو الٹ پھیر کر کہے، تاکہ مقصد بھی پورا ہو جائے اور جھوٹ بھی:

دکنارے والا شخص اس کے منہ پر پتھر مار کر لوٹا دیتا ہے اور جب وہ نکلنا چاہے تو اسکے ساتھ یہی معاملہ ہوتا ہے، پھر وہ دونوں ساتھی مجھ کو ایک درخت پر چڑھا لے گئے اور ایک گھر میں داخل کیا وہ گھر اتنا خوبصورت تھا کہ اس سے پہلے میں نے کبھی نہیں دیکھا، اس میں بہت سے بوڑھے اور جوان ہیں۔

اور جس کو میں نے دیکھا تھا کہ لوہے کی سلاخ سے اسکی کنپٹی سے لے کے گُدی تک پھاڑی جاتی ہے وہ جھوٹا تھا، جھوٹی بات کہتا، لوگ اسکی روایت کرتے اور وہ ایک سرے سے دوسرے سرے تک پہنچ جاتی، اس پر قیامت تک یہ عذاب ہوتا رہے گا۔

اور جس کا سر پتھر سے کچلا جاتا تھا وہ ہے جس کو اللہ نے قرآن کی تعلیم دی تھی اور اس سے غافل ہو کر رات کو سو رہا نہ رات کو پڑھا اور نہ دن کو اس پر عمل کیا یہ عذاب اس کو قیامت تک ہوتا رہے گا۔

وہ پہلا گھر جس میں آپ داخل ہوئے تھے وہ مسلمانوں کا مقام ہے اور یہ گھر شہیدوں کا ہے اور میں جبرئیل ہوں اور یہ میکائیل ہیں۔ اب اپنا سر اٹھاؤ، میں نے سر اٹھایا تو دیکھا میرے سر کے اوپر سفید ابر ہے، دونوں نے کہا یہ آپ کا گھر ہے۔ میں نے کہا چھوڑ دو تو میں اپنے گھر چلا جاؤں۔ انھوں نے کہا نہیں جب آپ کی عمر پوری ہو جائے تو آپ تشریف لائیے گا۔ (بخاری)

———————

دیکھا ہے وہ سود خوار تھا اور جس کریہہ المنظر شخص کو دیکھا ہے وہ آگ جلاتا ہے پھر اس کے گرد دوڑتا ہے وہ جہنم کا داروغہ ہے۔

اور جو آپ نے ایک باغیچہ اور باغیچہ کے سامنے ایک لمبے شخص کو دیکھا ہے وہ حضرت ابراہیم تھے اور وہ لڑکے جو ان کے گرد بیٹھے دیکھے یہ لڑکے وہ ہیں جو فطرت پر مرے ہیں (برقانی کی ایک روایت میں ہے کہ جو فطرت پر پیدا ہوئے)

لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ مشرکین کی اولاد۔ آپ نے فرمایا مشرکین کی اولاد بھی۔ اور وہ لوگ جن کے جسم کا کچھ حصہ خوبصورت اور کچھ حصہ بدصورت تھا یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے اپنے نیک اور بُرے عمل مخلوط کر دئے اللہ تعالیٰ نے ان سے درگذر فرمایا (بخاری)

ایک روایت میں ہے کہ میں نے رات کو دیکھا کہ میرے پاس دو آدمی آئے اور مجھے ارض مقدس میں لے گئے، پھر ان تمام باتوں کا جو اوپر گذر چکی ہیں ذکر کر کے فرمایا کہ ہم ایک غار پر پہنچے جو شکل تنور کے تھا اوپر کا حصہ تنگ اور نیچے کا کشادہ تھا اس میں آگ بھڑک رہی تھی، اس میں مرد عورت ننگے بدن جمع تھے اس کے نیچے آگ جل رہی تھی جب وہ آگ اوپر اٹھتی ہے تو وہ لوگ بھی اوپر اٹھ آتے ہیں، اور نکلنے کے قریب ہو جاتے ہیں۔ پھر جب وہ دھیمی ہوتی ہے تو وہ لوگ نیچے ہو جاتے ہیں، پھر ہم ایک خون کی نہر پر پہنچے تو دیکھا کہ نہر کے بیچ میں ایک آدمی کھڑا ہے اور ایک شخص کنارے پتھر لئے کھڑا ہے۔ جب وہ نہر والا آدمی کنارے آکر نکلنا چاہتا ہے

دیکھا جو سونے چاندی کی اینٹوں سے بنا تھا۔ ہم نے شہر کے دروازے پر پہنچ کر دروازہ کھلوایا تو وہ ہمارے لئے کھول دیا گیا جب ہم اس میں داخل ہوئے تو ہم کو کچھ مرد ایسے نظر آئے کہ ان کا کچھ حصہ تو بہت خوبصورت اور کچھ حصہ بہت ہی بدشکل، میرے ساتھیوں نے اُن سے کہا اس نہر میں گر جاؤ، وہ نہر سفیدی میں شل دودھ کے تھی، وہ لوگ جا کر اس میں کود پڑے جب وہ نکل کر ہمارے پاس آئے تو ایسے نکھر گئے تھے گویا کبھی بُرے ہی نہ تھے، پھر ان دونوں نے مجھ سے کہا یہ جنت عدن ہے اور یہ آپ کا مقام ہے۔ میں نے جو نگاہ اُٹھائی تو دیکھا کہ ایک محل ابر کے مانند سفید ہے، دونوں نے کہا یہ آپ کی منزل ہے۔ میں نے کہا اللہ تم کو برکت دے۔ مجھ کو چھوڑ دو تا کہ میں اپنی منزل میں پہنچ جاؤں۔ انھوں نے کہا آپ ابھی داخل نہیں ہو سکتے۔ میں نے کہا رات بھر عجیب چیزیں دیکھتا رہا اب مجھ کو بتاؤ کہ وہ چیزیں کیا تھیں، دونوں نے کہا میں آپ کو بتائے دیتا ہوں سُنئے :۔

وہ پہلا شخص جس کو آپ نے سب سے پہلے دیکھا ہے جس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا وہ قرآن بُھلا دینے والا تھا، قرآن پڑھتا تھا اور چھوڑ دیتا تھا اور فرض نمازوں سے غافل رہتا تھا۔ دوسرا آدمی جس کی کنپٹی گدی تک سلاخ سے پار کی جاتی تھی وہ صبح ہی صبح نکل کر ایسا جھوٹ بولتا تھا کہ تمام عالم میں پھیل جاتا تھا۔

اور آپ نے تنور پر جو ننگے مرد عورت دیکھے ہیں وہ بدکار مرد اور عورتیں تھیں،

اور آپ نے نہر میں جس آدمی کو تیرتے ہوئے اور پتھر کا لقمہ کھاتے ہوئے

اس میں آگ جل رہی تھی، میں نے جو اس کو دیکھا تو اس میں مرد اور عورتیں ننگے بدن نظر
آئیں اور ان کے نیچے سے آگ کا شعلہ اٹھتا ہے جب وہ شعلہ ان تک پہنچ جاتا ہے
تو وہ بے اختیار چیخیں مارنے لگتی ہیں۔ میں نے کہا یہ کون ہیں؟ ان دونوں نے کہا
آگے چلو آگے۔ ہم آگے بڑھے تو ایک نہر ملی، راوی کا گمان ہے کہ آپ نے فرمایا
وہ نہر خون کی طرح سرخ تھی۔ نہر میں ایک تیراک آدمی تیر رہا ہے اور نہر کے کنارے
ایک شخص کھڑا ہے جس کے پاس بہت سے پتھر ہیں جب نہر والا آدمی تیرتا ہوا کنارے
پہنچتا ہے تو اپنا منہ کھول دیتا ہے اور کنارے والا آدمی اس کے منہ میں پتھر کا لقمہ
دیدیتا ہے پھر وہ چلا جاتا ہے اور تیرنے لگتا ہے پھر پلٹتا ہے تو پھر اس کے ساتھ یہی معاملہ
کیا جاتا ہے۔ میں نے کہا یہ کون ہیں، ساتھیوں نے کہا آگے چلو آگے۔ ہم آگے بڑھے
تو ایک بہت بدصورت آدمی کو دیکھا، ایسا بدصورت آدمی تم نے شاید کبھی دیکھا ہو اسکے
گرد آگ ہے وہ اس کو جلاتا ہے پھر اس کے گرد پھرتا ہے۔ میں نے کہا یہ کون ہیں انہوں
نے کہا بڑھے چلو۔ ہم آگے چلے اور ایک سرسبز باغیچہ کے پاس پہنچے جس میں ہر قسم کے
بہاری شگوفے کھلے تھے، اس باغ کے بیچ میں ایک بہت بلند قامت آدمی بیٹھے تھے
جن کا سر بلند قامتی کی وجہ سے نظر نہیں آتا تھا، ان کے گرد بہت سے لڑکے بیٹھے ہیں،
میں نے ویسے لڑکے کبھی نہیں دیکھے۔ میں نے کہا یہ کون ہیں۔ انہوں نے کہا چلے چلو۔
ہم چلے، یہاں تک کہ ایک بڑے درخت کے پاس پہنچے میں نے اس سے بڑا درخت
کبھی نہ دیکھا تھا، انہوں نے مجھ سے کہا اس پر چڑھو جب ہم اس پر چڑھے تو ایک شہر

عالمِ خواب میں مجرمین کا مشاہدہ

حضرت سمرہؓ بن جندب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اپنے اصحاب سے فرمایا کرتے تھے کہ جس نے رات کو کوئی خواب دیکھا ہو تو جان کرے تو جو کوئی دیکھتا تھا وہ بیان کر دیتا تھا، آپ کچھ تعبیر فرما دیتے تھے ایک دن آپ نے فرمایا میں نے آج رات کو خواب دیکھا کہ دو آدمی میرے پاس آئے اور کہا چلو میں ان کے ساتھ چلا اور چلتے چلتے ایک جگہ پہنچا، دیکھا کہ ایک آدمی لیٹا ہے اور ایک آدمی اس کے پاس کھڑا ہے۔ جو کھڑا ہے اس کے ہاتھ میں ایک پتھر ہے وہ پتھر اس زور سے اس لیٹے ہوئے آدمی کے سر پر مارتا ہے کہ اس کا سر پاش پاش ہو جاتا ہے اور وہ پتھر ڈھلک کر دور جا گرتا ہے۔ جب تک وہ پتھر اٹھا کر لائے یہاں اس کا سر بالکل اصلی حالت پر آجاتا ہے پھر وہ اس کو مارنے لگتا ہے۔ میں نے ان دونوں سے کہا سبحان اللہ یہ کون ہیں۔ ان دونوں نے کہا آگے چلو آگے چلو۔ ہم آگے بڑھے یہاں تک کہ ایسی جگہ پہنچے کہ وہاں دو آدمی تھے ایک چت لیٹا تھا اور دوسرا کھڑا تھا اور اس کے ہاتھ میں لوہے کا زنبور تھا اس زنبور سے لیٹے ہوئے آدمی کے کلّہ کو چیرتا ہے اور وہ زنبور پھاڑتا ہوا گُدی تک پہنچ جاتا ہے پھر دوسرے کلّے کے ساتھ یہی معاملہ کرتا ہے جیسا پہلی جانب کیا تھا اور دوسرے کلّے سے فارغ نہیں ہوتا تھا کہ پہلا کلّہ درست ہو جاتا تھا جیسا پہلے تھا اور وہ یہی معاملہ پھر شروع کر دیتا تھا۔ میں نے ان دونوں سے کہا سبحان اللہ یہ دونوں کون ہیں۔ انھوں نے کہا آگے چلو آگے چلو۔ ہم آگے چلے تو ایک غار ملا جو مثل تنور کے تھا راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ اس میں بہت شور و شغب تھا۔

منافق کی علامتیں

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار خصلتیں ایسی ہیں کہ اگر کسی میں جمع ہو جائیں تو وہ خالص منافق ہے اور جس میں ان میں کی ایک خصلت ہو اس میں نفاق کی ایک علامت ہے جب تک کہ وہ اس خصلت کو ترک نہ کر دے۔ وہ خصلتیں یہ ہیں۔ جب اس کو کسی امانت کا امین بنایا جائے تو خیانت کرے اور جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ عہد کرے تو وفا نہ کرے اور جب کسی سے جھگڑا ہو تو بدزبانی کرے۔ (بخاری مسلم)

خواب گڑھنے کی سزا

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کوئی جھوٹا خواب بیان کیا جو اس نے دیکھا نہیں تو اس کو مجبور کیا جائے گا کہ (۱) دو جو میں گرہ لگائے۔ مگر وہ ہرگز نہ لگا سکے گا اور جس نے کسی کی بات سُنی یا کان اس کی طرف لگائے اور وہ بات ایسی ہے کہ لوگ اس کو ظاہر کرنا نہیں چاہتے تو قیامت کے دن اس کے دونوں کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔ اور جس نے تصویر بنائی تو اس کو عذاب دیا جائے گا اور مجبور کیا جائے گا کہ اس میں روح پھونکو اور وہ روح نہ پھونک سکے گا۔ (بخاری)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑی جھوٹی بات یہ ہے کہ آدمی اپنی آنکھوں کو وہ دکھائے جو انھوں نے نہیں دیکھا۔ (بخاری)

---

(۱) یعنی وہ خواب بیان کرے جو اس نے نہیں دیکھا تو اس کو ناممکن العمل چیز پر مجبور کیا جائے گا

۱ دو جو میں گرہ لگانا محال ہے۔

ابن عمرؓ سے کہا کہ ہم اپنے بادشاہوں کے پاس جاتے ہیں تو ان کے روبرو کچھ اور باتیں کرتے ہیں اور نکل کر کچھ اور کرتے ہیں، حضرت عبداللہ نے کہا ہم اس بات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نفاق سمجھتے تھے۔ (بخاری)

جھوٹ کی حرمت

(آیات)

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ (بنی اسرائیل ع ۳)	اس بات کے پیچھے نہ پڑو جس کا تم کو علم نہیں۔
مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ (قٓ۔ ع ۲)	کوئی بات زبان سے نہیں نکالتا اگر اسکے پاس ایک نگران تیار رہتا ہے

(احادیث)

راست بازی کی عادت

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سچائی نیکی کی طرف مائل کرتی ہے اور نیکی جنت میں لیجاتی ہے اور آدمی سچ بولتے بولتے اللہ کے یہاں بڑا سچا اور راست باز شمار ہو جاتا ہے اور جھوٹ گناہ پر مائل کرتا ہے اور گناہ دوزخ میں لیجاتا ہے اور آدمی جھوٹ بولتے بولتے اللہ کے یہاں بڑا دروغگو لکھدیا جاتا ہے (ب۔م)

دو چہرے والوں کا بیان

آیت

يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ۝

(نساء - ع ۱۲)

وہ لوگوں سے چھپتے ہیں اور اللہ سے نہیں چھپتے، حالانکہ وہ ان کے ساتھ موجود ہوتا ہے، جب وہ راتوں کو مشورہ کرتے ہیں ایسی باتوں میں جس کو وہ پسند نہیں فرماتا اور جو کچھ وہ کر رہے ہیں، سب اللہ کے قابو میں ہے۔

احادیث

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں کو مثل کانوں کے پاؤ گے، جو لوگ جاہلیت میں بہتر تھے جب انھوں نے دین سمجھ لیا تو اسلام میں بھی بہتر ہوں گے اور اس معاملہ (حکومت) میں سب سے بہتر اس شخص کو پاؤ گے جو اس سے سخت نفرت کرتا ہو اور سب سے بدتر دوزخی آدمی وہ ہے جس کے دو منھ ہیں ایک کے پاس ایک منھ لے کر جائے اور دوسرے کے پاس دوسرا منھ۔ یعنی ان کے منھ پر ان کی سی اور ان کے منھ پر ان کی سی۔ (بخاری - مسلم)

حضرت محمد بن زید سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے ان کے دادا عبد اللہؓ

ان پر بھاری تھا۔

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم کو بتلاؤں بہتان کیا چیز ہے وہ چغلی ہے جس کی وجہ سے لوگوں میں فساد پڑ جائے۔ (مسلم)

حاکم تک بات لیجانے کا بیان

آیت

وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (مائدہ ع ۱)	نہ مدد کرو ایک دوسرے کی گناہ اور زیادتی پر۔

حدیث

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص مجھ سے میرے اصحابؓ کے متعلق کوئی بات نہ کہے (یعنی تقصیر وغیرہ کے بارے میں کہ فلاں نے ایسا کیا، فلاں نے ایسا کیا) کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ میں جب تم لوگوں کے پاس آؤں تو میرا دل صاف ہو (یعنی کسی سے میرے دل کو رنج وکدورت نہ ہو۔

(ابوداؤد۔ ترمذی)

چغلی کا بیان

آیات

هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيمٍ
(قلم ۔ ع ۔ ۱)

(ذلیل) ہو طعنہ دینے والا چغلیاں کھانے والا۔

مَا يَلْفِظُ مِن قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ ۝ (ق ۔ ع ۲)

نہیں نکلتی زبان سے کوئی بات مگر اس کے لئے ایک نگراں تیار ہے۔

احادیث

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چغلخور جنت میں نہ جائے گا۔ (بخاری ۔ مسلم)۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گذرے اور فرمایا ان دونوں اہل قبر پر عذاب ہو رہا ہے اور یہ دونوں بڑی مشکل بات پر عذاب نہیں بھگت رہے ہیں بلکہ ہاں بیشک بڑی بات ہے ان میں سے ایک چغلی کھایا کرتا تھا۔ دوسرا پیشاب کی چھینٹوں سے اجتناب نہیں کرتا تھا۔ (بخاری ۔ مسلم)

بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ علماء نے اس کے معنی یہ لئے ہیں کہ ان دونوں پر ایسی بات پر عذاب ہو رہا تھا جو ان کے نزدیک بڑا نہ تھا اور بعضوں نے کہا اس کا چھوڑنا

اپنے کاندھے[1] سے لکڑی نہیں اُتارتے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں گئے، اس سفر میں لوگوں کو بہت تکلیف ہوئی عبداللہ بن ابی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں پر خرچ نہ کرو تو وہ آپ ہی آپ چھنٹ جائیں گے اور کہا اگر ہم مدینہ واپس گئے تو قسم ہے عزت والا[2] ذلیل کو نکال دے گا حضرت زید بن ارقمؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوری بات آپ سے بیان کردی، آپ نے عبداللہ بن ابی کو بلوایا اس نے قسم کھائی کہ میں نے نہیں کہا تو لوگوں نے کہا زید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جھوٹی بات کہہ دی، یہ سُن کر مجھے بہت تکلیف ہوئی، اس وقت اللہ تعالیٰ نے میرے قول کی تصدیق میں اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ نازل فرمائی، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بلایا کہ اُن کے لئے استغفار کردیں مگر انھوں نے آنے سے انکار کردیا اور نہ آئے۔ (صحیحین)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ سفیانؓ کی بیوی ہندہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے شوہر سفیان بخیل آدمی ہیں وہ مجھے اتنا دیتے ہیں کہ نہ مجھ کو کافی ہوتا ہے نہ میرے بچوں کو، تو کیا میں ان کی لاعلمی میں کچھ لے سکتی ہوں، آپ نے فرمایا ہاں اتنا لو جو تم کو اور تمہاری اولاد کو کافی ہو جائے۔ (بہیم)

---

(۱) کاندھے سے لکڑی نہ اتارنے کا مقصد یہ کہ ہر وقت جہاد کو تیار رہتے ہیں اور بعض نے یہ معنی لئے ہیں کہ سفر بہت کرنے والے ہیں۔
(۲) عزت والے سے اپنا نفس مراد لیا اور ذلیل سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات شریف کو بتایا۔

بغیر اس عیب کو بتائے ہوئے کوئی پہچان نہیں سکتا تو اس کا عیب بیان کرنا جائز ہے جیسے فلاں اندھا، یا فلاں لنگڑا، مگر مقصد صرف پہچنوانا ہو اور اس کے علاوہ اگر کوئی اور نیت ہے مثلاً ہتک وغیرہ تو جائز نہیں اس کے ساتھ بھی اگر اس کو کسی صفت یا لقب سے پہچنوا سکے تو اس عیب سے اس کا تعارف نہ کرائے، یہ چھ اسباب ہیں جن پر تمام علماء کا اتفاق ہے۔

احادیث

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آنے کی اجازت چاہی، آپ نے فرمایا اس کو اجازت دیدو اور فرمایا یہ اپنی قوم میں سب سے برا آدمی ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فلاں اور فلاں کے متعلق میرا گمان ہے کہ وہ ہمارے دین کو کچھ نہیں جانتے۔ (بخاری)

حضرت لیثؒ بن سعد جو اس حدیث کے راوی ہیں وہ کہتے ہیں یہ دونوں شخص منافق تھے۔

حضرت فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ابو الجہم اور معاویہ نے مجھ کو نکاح کا پیغام دیا ہے، آپ نے فرمایا معاویہ غریب آدمی ہیں ان کے پاس مال نہیں اور ابو الجہم

اور کوئی شخص ڈرے کہ اس سے اس کو دینی نقصان پہنچے گا تو خیر خواہی کی نیت سے اس کا حال بیان کر دینا لازم ہے مگر اسی شرط پر کہ خیر خواہی کی نیت ہو۔ ایسا نہ ہو کہ حسد نے اس کو اس بات پر آمادہ کیا ہو اور شیطان نے یہ خیال پیدا کر دیا ہو کہ یہ خیر خواہی ہے۔ حالانکہ وہ حسد ہو تو اس پر خوب غور کر لینا چاہیئے، یا کسی متولی یا حاکم کے بارے میں کہ وہ سیدھے رستہ پر نہیں ہے یا تو وہ لائق نہیں، یا فاسق ہے یا بھولا بھالا ہے، یا ایسی ہی کوئی بات ہو تو اسکی بُرائی ایسے شخص سے کر دینا واجب ہے جو اس کا افسر ہے اس کی اصلاح کر سکتا ہے اور اگر اصلاح نہیں کر سکتا تو کم سے کم اسکی طبیعت کو پہچان لے گا تاکہ اسکی حالت کے مطابق فیصلہ کرے دھوکہ میں نہ رہے اور کوشش کرے کہ وہ سیدھے رستہ پر قائم رہے یا پھر اس کو اس عہدے سے ہٹا دے۔

(۵) علانیہ گناہ کرنے والے کا نام لیکر ذکر کر سکتا ہے جیسے کوئی بدمعاش ہے یا کھلا ہوا بدعتی ہے۔ یا کھلم کھلا شراب پینے والا ہے، یا لوگوں کا مال غصب کرنے والا ہو یا چنگی لینے والا ہو، یا ظلماً ٹکس وصول کرنے والا، یا ناجائز کام پر کوئی مقرر ہے ایسی صورتوں میں اس کے عیب کا ذکر کرے جو اسمیں علانیہ موجود ہیں، اس کے علاوہ اگر دوسری بات کا ذکر کیا تو حرام ہے۔

(۶) کسی میں کوئی عیب ہے اور وہ اسی عیب کی وجہ سے پہچانا جاتا ہے مثلاً چندھا ہے یا لنگڑا ہے یا بہرہ ہے، یا اندھا ہے، یا بھینگا ہے اب

مجھ پر اس اس طرح ظلم کیا ہے، اب کس طرح میں نجات حاصل کروں کس طرح اپنا حق لوں یا کس طرح اس ظلم کو دفع کروں؛ جائز ہے لیکن بہتر اور افضل یہ ہے کہ نام نہ لے، اس طرح کہے آپ ایسے آدمی کے بارے میں کیا کہتے ہیں جس نے اس طرح ظلم کیا تو اس سے اسکی غرض بغیر اس شخص کا نام لئے حاصل ہو جائیں گی اور نام لینا بھی جائز ہے جس کا عنقریب حضرت ہند کی حدیث میں ذکر آئے گا۔

(۴) مسلمانوں کو کسی شر سے بچانے اور ان کی خیر خواہی کرنے کی غرض سے غیبت جائز ہے۔ مثلاً کمزور راوی کے بارے میں یہ کہہ سکتا ہو کہ راوی کمزور ہے غیر معتبر ہو۔ یا گواہ کے متعلق یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ گواہ جھوٹا ہے اس غیبت کے جائز ہونے بلکہ واجب ہونے پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے، یا کسی نے مشورہ کیا کہ فلاں عورت یا مرد سے شادی کرنے کا ارادہ ہے تو وہ تمہارے نزدیک کیسا ہو۔ یا کسی کو تجارت میں شریک کرنے کا خیال ہے، یا امانت رکھنے کا خیال یا کوئی اور معاملہ کرنا ہے یا کسی پڑوسی کے متعلق مشورہ کیا کہ وہ کیسا ہے تو جس سے مشورہ لیا جائے اس پر واجب ہے کہ تمام باتیں بتا دے کچھ چھپائے نہیں جو جو برائیاں ہوں وہ ظاہر کر دے مثلاً شرکت نہ کرو وہ مال کھا جائیگا، یا امانت نہ رکھو وہ خائن ہے خیانت کریگا یا فلاں مرد یا فلاں عورت سے شادی ... عیب ہو مگر صرف خیر خواہی کی نیت ہو اور انہیں وجوہ سے ایک طالب علم کسی بدعتی یا فاسق کے پاس علم حاصل کرنے جاتا ہو،

(۱) یعنی کوئی شخص مسلمان بھائی کی غیبت ... بند کر دے۔

منہ اور سینوں کو کھرچتے تھے، میں نے کہا اے جبریلؑ یہ کون لوگ ہیں، کہا یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھایا کرتے تھے (یعنی غیبت کرتے تھے اور ان کی آبروریزی کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان پر مسلمان کا خون، اُسکی عزت اور اس کا مال حرام ہے۔ (مسلم)

غیبت نہ سُننے کا بیان

آیات

وَإِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ أَعْرَضُوا عَنْهُ۔ (سورۂ قصص ع ۲)	اور جب لغوبات سنتے ہیں تو اس سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں۔
وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ ۰ (مومنون ع ۱)	اور جو لغوبات سے منہ موڑنے والے ہیں۔
إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا ۰ (بنی اسرائیل ع ۴)	اور بیشک کان آنکھ اور دل سب ہی سے پوچھ ہو گی۔
وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّىٰ يَخُوضُوا	اور (اے مخاطب) جب تم لوگوں کو ہماری آیتوں میں بحث کرتے دیکھو تو ان

نے فرمایا تم جانتے ہو غیبت کیا چیز ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسولؐ زیادہ جانتے ہیں، آپ نے فرمایا تم اپنے بھائی کو ایسی بات کہو جو اسے ناپسند ہو، کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں نے وہی بات کہی جو میرے بھائی میں موجود ہے؟ آپ نے فرمایا یہی غیبت ہے۔ اگر وہ بات نہیں ہے جو تم کہتے ہو تو یہ بہتان ہوگا۔ (مسلم)

مسلمانوں کی جان، مال آبرو

حضرت ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے سال منیٰ کے مقام پر قربانی کے دن خطبہ میں فرمایا تمھارے خون، تمھارے مال، تمھاری آبروئیں تم پر اس دن، اس مہینے اس شہر کی طرح حرام ہیں، خبردار ہو جاؤ کیا میں نے پہنچا دیا۔ (ب۔م)

غیبت کا اثر

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ بس صفیہؓ[1] تو اتنی ہی ہیں (یعنی ٹھنگنی)، آپ نے فرمایا تم نے ایسی بات کہی کہ اگر سمندر میں ملا دی جائے تو اس کا بھی پانی تلخ ہو جائے پھر میں نے کسی کی حکایت بیان کی، آپ نے فرمایا میں کسی کی حکایت نہ بیان کروں اگرچہ اس کے بدلہ میں اتنا اور اتنا ملے (یعنی مال)۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میں معراج کو گیا تو ایک ایسی قوم پر میرا گزر ہوا جس کے ناخن تانبے کے تھے، وہ ناخن سے

---

(۱) حضرت صفیہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی تھیں۔

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

(السجدہ - ع ۲)

ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں اور اپنے رب کو ڈر اور امید داری سے پکارتے ہیں اور ہمارے دئیے ہوئے میں سے خرچ کرتے ہیں تو کوئی نہیں جانتا جو ان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا رکھی گئی ہے، ان اعمال کے بدلے میں جو وہ کرتے تھے۔

زبان کی بدولت

پھر فرمایا میں تم کو دین کا سر اور اس کا ستون اور اس کے کوہان کی بلندی بتلا دوں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ارشاد فرمائیے، آپ نے فرمایا دین کا سر اسلام ہے کہ بغیر اسلام کے دین کا وجود نہیں، جس طرح بغیر سر کے بدن بیکار ہے، اور اس کا ستون نماز ہے اور اس کے کوہان کی بلندی جہاد ہے، پھر فرمایا کیا میں تم کو ان کی جڑ نہ بتلاؤں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ضرور فرمائیے، آپ نے اپنی زبان مبارک کو پکڑ کر بتایا اس کو روکو۔ میں نے عرض کیا یا حضرت کیا ہماری گفتگو کا بھی ہم پر مؤاخذہ ہوگا، فرمایا تیری ماں تجھ کو روئے لوگ آگ میں چہروں کے بل اسی زبان کی بدولت گرائے جائیں گے۔ (ترمذی)

غیبت کیا ہے؟

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

(۱) یعنی جو باتیں موجب کفر ہوں یا گناہ کا باعث ہوں جیسے کلمات کفر۔ اور گالیاں، غیبت، چغلی، تہمت، حرام باتیں کہنا وغیرہ۔

سلامتی کا راستہ حضرت عقبہؓ بن عامر سے روایت ہی کہ میں نے حضور سرورِ کائنات سے عرض کیا یا رسول اللہ کس بات سے نجات حاصل ہو سکتی ہی۔ آپ نے فرمایا اپنی زبان کو روکو اور گھر تمھارے لئے کافی ہو[1] اور اپنی خطاؤں پر رویا کرو۔ (ترمذی)

زبان کی اہمیت حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر صبح کو انسان کے تمام اعضا زبان کے آگے عاجزی کرتے ہیں کہتے ہیں خدا کے لئے ہمارے بارے میں اللہ سے ڈر۔ اگر تو سیدھی ہی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے اگر تو ٹیڑھی ہی تو ہم بھی ٹیڑھے رہیں گے۔ (ترمذی)

ابوابِ خیر حضرت معاذؓ سے روایت ہی کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت کا مستحق بنا دے اور دوزخ سے محفوظ رکھے، آپ نے فرمایا تم نے بڑی بات پوچھی ہے۔ یہ کام اللہ تعالیٰ جس پر آسان کر دے تو آسان ہے۔ وہ کام یہ ہیں۔ تم اللہ کی عبادت کرو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ، نماز پڑھو، زکوٰۃ دو، رمضان کے روزے رکھو اور خانہ کعبہ کی استطاعت ہو تو حج کرو۔ پھر فرمایا میں تم کو بھلائی کے دروازوں کی خبر دوں سنو روزہ سپر ہی (یعنی یہ گناہ اور دوزخ سے بچاتا ہے) اور صدقہ گناہوں کو اس طرح بجھاتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور آدھی رات کو اٹھ کر نماز پڑھنا (یعنی تہجد کی) پھر آپ نے یہ آیتہ شریفہ پڑھی۔

---

[1] یعنی اپنی زبان کے شر سے لوگوں کو بچانے کے لئے گھر میں بیٹھ رہنا چاہیئے

نے فرمایا آدمی کوئی بات ایسی کہتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے وہ نہیں سمجھتا کہ میری بات اس درجہ کی ہوگی کہ اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنی خوشنودی[1] قیامت کے دن تک کیلئے لکھ لے گا اور آدمی بعض بات ایسی کہتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی ناراضی ثابت ہوتی ہے اور وہ خیال نہیں کرتا کہ یہ کلمہ ایسا بُرا ہے کہ بُرائی میں اس درجہ کو پہنچے گا۔ اور اللہ تعالیٰ اس کلمہ کے سبب اپنی ناراضی قیامت کے دن تک لکھ[2] لے گا۔ (مالک)

مختصر بات حضرت سفیان بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے ایسے کام کی بات بتلایئے جس کو میں مضبوطی سے پکڑ لوں آپ نے فرمایا قُلْ رَبِّيَ اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقِمْ۔ کہو میرا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو میرے لئے سب سے زیادہ کس چیز کا خطرہ محسوس ہوتا ہے آپ نے اپنی زبان مبارک کو پکڑ کر فرمایا اس[3] سے۔ (ترمذی)

بسیار گوئی حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اللہ کے ذکر کے سوا زیادہ بات نہ کیا کرو زیادہ بولنا دل کو سخت کر دیتا ہے اور سخت دل آدمی اللہ تعالیٰ سے بہت دور ہے۔ (ترمذی)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی زبان اور شرمگاہ کو اللہ تعالیٰ نے شر سے بچا لیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (ترمذی)

---

(۱) یعنی قیامت تک اس سے خوش ہی رہتا ہے (۲) یعنی قیامت تک اس سے ناراض رہتا ہے (۳) یہی چیز ہے جس سے اکثر گناہ سرزد ہو جاتے ہیں حرام کھانے کا بھی اس سے ڈر ہے اور اللہ کی ناراضی کے کلمہ بولنے کا بھی اس سے ڈر ہے۔

مسلمانوں میں افضل حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مسلمانوں میں سب سے افضل کون ہے، آپ نے فرمایا جس مسلمان کی زبان اور ہاتھ کے شر سے لوگ محفوظ رہیں۔ (م-و-م)

دو چیزوں کی ضمانت حضرت سہلؓ بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ سے اس بات کا عہد کرے کہ میں اپنی زبان اور شرمگاہ کی حفاظت کروں گا اور اسے حرام سے بچاؤں گا تو میں اس کے لئے جنت کی ضمانت کرتا ہوں۔ (بخاری۔ مسلم)

بے خیالی کا کلمہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ کوئی بات کہتا ہے اور اس کو اس کا خیال بھی نہیں ہوتا کہ اس بات کے ذریعہ وہ آگ میں مشرق و مغرب کی مسافت سے زیادہ گر جاتا ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ بعض اوقات ایسی بات بول جاتا ہے جس سے اللہ کی رضا حاصل ہو جاتی ہے مگر اسکی اہمیت نہیں معلوم ہوتی، اس بات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اسکے درجوں کو بلند کر دیتا ہے اور کوئی بندہ ایسی بات کہہ بیٹھتا ہے کہ جس کے کہنے سے اللہ تعالیٰ کا غصہ نازل ہوتا ہے، اس کو کچھ خبر نہیں، کوئی کھٹکا نہیں کہ اس کے سبب سے وہ آگ میں جا رہا ہے۔ (بخاری)

حضرت ابو عبدالرحمٰن بلال بن حارث مزنیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا آدمی کوئی بات ایسی کہتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے وہ نہیں سمجھتا کہ میری بات اس درجہ کی ہوگی کہ اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنی خوشنودی[1] قیامت کے دن تک کیلئے لکھ لے گا اور آدمی بعض بات ایسی کہتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی ناراضی ثابت ہوتی ہو اور وہ خیال نہیں کرتا کہ یہ کلمہ ایسا بُرا ہے کہ بُرائی میں اس درجہ کو پہنچے گا۔ اور اللہ تعالیٰ اس کلمہ کے سبب اپنی ناراضی قیامت کے دن تک لکھ[2] لے گا۔ (مالک)

مختصر بات حضرت سفیان بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے ایسے کام کی بات بتلایئے جس کو میں مضبوطی سے پکڑ لوں آپ نے فرمایا قُلْ رَبِّيَ اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقِمْ۔ کہو میرا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو میرے لئے سب سے زیادہ کس چیز کا خطرہ محسوس ہوتا ہے آپ نے اپنی زبان مبارک کو پکڑ کر فرمایا اس[3] سے۔ (ترمذی)

بسیار گوئی حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اللہ کے ذکر کے سوا زیادہ بات نہ کیا کرو، زیادہ بولنا دل کو سخت کر دیتا ہے اور سخت دل آدمی اللہ تعالیٰ سے بہت دور ہے۔ (ترمذی)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی زبان اور شرمگاہ کو اللہ تعالیٰ نے شر سے بچالیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (ترمذی)

---

(۱) یعنی قیامت تک اس سے خوش ہی رہتا ہے (۲) یعنی قیامت تک اس سے ناراض رہتا ہے (۳) یہی چیز ہے جس سے اکثر گناہ سرزد ہو جاتے ہیں حرام کھانے کا بھی اس سے ڈر ہے اور اللہ کی ناراضی کے کلمہ بولنے کا بھی اس سے ڈر ہے۔

مسلمانوں میں افضل

حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مسلمانوں میں سب سے افضل کون ہے، آپ نے فرمایا جس مسلمان کی زبان اور ہاتھ کے شر سے لوگ محفوظ رہیں۔

دو چیزوں کی ضمانت

حضرت سہلؓ بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ سے اس بات کا عہد کرے کہ میں اپنی زبان اور شرمگاہ کی حفاظت کروں گا اور اسے حرام سے بچاؤں گا تو میں اس کے لئے جنت کی ضمانت کرتا ہوں۔ (بخاری۔ مسلم)

بے خیالی کا کلمہ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ کوئی بات کہتا ہے اور اس کو اس کا خیال بھی نہیں ہوتا کہ اس بات کے ذریعہ وہ آگ میں مشرق و مغرب کی مسافت سے زیادہ گر جاتا ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ بعض اوقات ایسی بات بول جاتا ہے جس سے اللہ کی رضا حاصل ہو جاتی ہے مگر اسکی اہمیت نہیں معلوم ہوتی، اس بات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اسکے درجوں کو بلند کر دیتا ہے اور کوئی بندہ ایسی بات کہہ بیٹھتا ہے کہ جس کے کہنے سے اللہ تعالیٰ کا غصہ نازل ہوتا ہے، اس کو کچھ خبر نہیں، کوئی کھٹکا نہیں کہ اس کے سبب سے وہ آگ میں جا رہا ہے۔ (بخاری)

حضرت عبدالرحمٰنؓ بلال بن حارث مزنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا (بنی اسرائیل)

اور اس بات کے پیچھے نہ لگو جس کا تم کو علم نہیں، بیشک کان، آنکھ اور دل سب ہی سے سوال کیا جائے گا۔

مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ (ق - ع ۲)

کوئی بات زبان سے نہیں نکالتا مگر اسکے لئے ایک نگراں تیار ہے۔

ہر مکلف کو چاہیئے کہ بات ایسی کے جس میں کوئی مصلحت ہو ورنہ تمام باتوں سے اپنی زبان کی حفاظت کرے، اگر کوئی ایسی بات ہو جس کے کرنے سے کوئی نقصان نہیں اور نہ کرنے سے کوئی فائدہ نہیں تو اس میں خاموشی بہتر ہے اس لئے کہ بعض جائز اور مباح ہیں، بعض بہتر بات کبھی حرام اور مکروہ تک پہنچا دیتی ہیں، اور اسکی عادت بہت ہو اس لئے بہتر ہو کہ خاموش رہے اور خاموشی کے برابر کوئی چیز نہیں۔

احادیث

بات کہے تو بہتر کہے ورنہ خاموش رہے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس کو چاہیئے کہ بات کہے تو بہتر کہے ورنہ خاموش رہے۔(۱) (بخاری، مسلم)

---

(۱) اس حدیث سے صاف ظاہر ہو گیا کہ انسان کو ایسی بات کہنا چاہیئے جس میں کوئی مصلحت ہو اور جس سے کوئی بھلائی ظاہر ہو اور جب بھلائی کے ظاہر ہونے میں شک ہو تو خاموشی بہتر ہے اس لئے کہ سلامتی صرف خاموشی میں ہے۔

نے حضرت عاصمؓ کی حفاظت فرمائی، شہد کی مکھیاں ان کے بدن کے گرد جمع ہوگئیں کافروں کی جرأت ان کے پاس آنے تک کی نہ ہوئی، مشاہدہ کرنا بڑی بات ہے، غرض وہ لوگ ناکام پلٹ گئے۔ (بخاری)

فراستِ مومن حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمرؓ سے سنا ہے وہ کہتے تھے کہ جب میں نے کسی چیز کے متعلق کہا کہ میرا خیال اس کے متعلق یہ ہے تو یہی دیکھا کہ میرا خیال تھا ویسی وہ چیز ایسی ہی تھی۔ (بخاری)

منہیات و محرمات

غیبت کی حرمت اور زبان کی حفاظت کی تاکید

آیات

وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ۔

(حجرات ۔ ع ۲)

اور غیبت نہ کرو ایک دوسرے کی، کیا تم کو اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانا پسند ہے، یہ تو تم کو برا سمجھتے ہو اور اللہ سے ڈرو، اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا۝ (بنی اسرائیل)

اور اس بات کے پیچھے نہ لگو جس کا تم کو علم نہیں، بیشک کان، آنکھ اور دل سب ہی سے سوال کیا جائے گا۔

مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ۝ (ق - ع ۲)

کوئی بات زبان سے نہیں نکالتا مگر اسکے لئے ایک نگران تیار رہے۔

ہر مکلّف کو چاہیئے کہ بات ایسی کرے جس میں کوئی مصلحت ہو ورنہ تمام باتوں سے اپنی زبان کی حفاظت کرے، اگر کوئی ایسی بات ہو جس کے کرنے سے کوئی نقصان نہیں اور نہ کرنے سے کوئی فائدہ نہیں تو اس میں خاموشی بہتر ہے اس لئے کہ بعض جائز اور مباح ہیں، بعض بہتر بات بھی حرام اور مکروہ تک پہنچا دیتی ہیں، اور اسکی عادت بہت ہو اس لئے بہتر ہے کہ خاموش رہے اور خاموشی کے برابر کوئی چیز نہیں۔

احادیث

بات کہے تو بہتر کہے ورنہ خاموش رہے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس کو چاہیئے کہ بات کہے تو بہتر کہے ورنہ خاموش[1] رہے۔ (بخاری، مسلم)

---

(۱) اس حدیث سے صاف ظاہر ہوگیا کہ انسان کو ایسی بات کہنا چاہیئے جس میں کوئی مصلحت ہو، جس سے کوئی بھلائی ظاہر ہو اور جب بھلائی کے ظاہر ہونے میں شک ہو تو خاموشی بہتر ہے اس لئے کہ سلامتی صرف خاموشی میں ہے۔

نے حضرت عاصمؓ کی حفاظت فرمائی، شہد کی مکھیاں ان کے ارد گرد جمع ہو گئیں؛ کافروں کی جرأت انکے پاس آنے تک کی نہ ہوئی سر کاٹنا تو بڑی بات ہے، غرض وہ لوگ ناکام پلٹ گئے۔ (بخاری)

فراستِ مومن حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمرؓ سے سنا ہے وہ کہتے تھے کہ جب میں نے کسی چیز کے متعلق کہا کہ میرا خیال اس کے متعلق یہ ہے تو ہمیشہ دیکھا کہ میرا خیال تھا اور وہ چیز ایسی ہی تھی۔ (بخاری)

منہیات و محرمات

غیبت کی حرمت اور زبان کی حفاظت کی تاکید

آیاتِ الٰہیہ

وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا أَيُحِبُّ
أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ
مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ
إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَحِيمٌ ۝
(حجرات - ع ۲)

اور غیبت نہ کرو ایک دوسرے کی کیا
تم کو اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت
کھانا پسند ہے تم تو اس کو مکروہ سمجھتے ہو اللہ
سے ڈرو اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا
مہربان ہے

تم ڈرتی ہو کہ میں اس کو قتل کر دوں گا نہیں میں ہرگز ایسا نہ کروں گا، وہی عورت کہتی ہے کہ خدا کی قسم میں نے خبیبؓ سے بہتر قیدی کبھی نہیں دیکھا اور واللہ میں نے ایک دن دیکھا کہ ان کے ہاتھ میں انگور کا خوشہ ہے اور وہ اس کو کھا رہے ہیں اور وہ زنجیر میں قید تھے اور مکہ میں اس وقت کوئی میوہ نہ تھا، وہی کہتی ہیں کہ یہ رزق اللہ کی طرف سے خبیب کو عطا ہوا تھا، پھر وہ لوگ ان کو شہید کرنے حد حرم سے باہر لے گئے تو حضرت خبیبؓ نے کہا مجھے اتنی دیر کے لئے چھوڑ دو کہ میں دو رکعت نماز پڑھ لوں تو انھوں نے چھوڑ دیا حضرت خبیبؓ نے دو رکعت نماز پڑھی، پھر کہا واللہ اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ تم گمان کروگے کہ موت کے ڈر کی وجہ سے نماز میں دیر کر رہے ہیں تو میں دیر تک اطمینان سے پڑھتا پھر دعا کی کہ اے اللہ ان کو گن گن کر مار اور کسی کو نہ چھوڑ۔ پھر یہ شعر پڑھے :-

(۱)
فَلَسْتُ اُبَالِیْ حِیْنَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا   عَلٰی اَیِّ جَنْبٍ کَانَ فِی اللّٰہِ مَصْرَعِیْ
وَذَالِکَ فِیْ ذَاتِ الْاِلٰہِ وَاِنْ یَّشَاْ   یُبَارِکْ عَلٰی اَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعٍ

حضرت خبیبؓ نے شہادت کے وقت دو رکعت نماز پڑھنے کی سنت نکالی حضورؐ نے اپنے صحابہؓ کو ان لوگوں کے شہادت کی اطلاع دی

جب قریش کو حضرت عاصمؓ بن ثابت کے قتل ہونے کی خبر ملی تو کچھ لوگوں کو بھیجا کہ ان کا مثلہ کر کے لاؤ کیونکہ عاصمؓ نے ان کے کسی بڑے شخص کو قتل کیا تھا، اللہ تعالےٰ

(۱) جب میں اسلام پر مارا جا رہا ہوں تو مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے اگر اللہ کے لئے ہے چاہے جس پہلو پر گردن

یہ اللہ کی قدرت ہو اگر وہ چاہے تو میری کھال کے ٹکڑے ٹکڑے میں برکت عطا فرمائے۔

ہو گئے اور ان کو لوگوں نے گھیر لیا اور کہا تم اپنے آپ کو ہمارے حوالہ کر دو اور اُتر آؤ ہم تم سے عہد کرتے ہیں کہ ہم تم کو قتل نہ کریں گے۔ حضرت عاصمؓ نے کہا اے قوم میں کافر کی ذمہ داری پر نہ اُتروں گا اور کہا یا اللہ اپنے نبی کو ہمارے حال سے مطلع فرما دے، پھر ان پر تیروں کی بارش ہونے لگی اور حضرت عاصمؓ شہید ہو گئے اور خُبیبؓ اور زید بن دثنہ اور ایک مرد ان کے عہد و پیمان پر نکل آئے، جب یہ تینوں حضرات ان کے قابو میں آگئے تو تینوں کی مشکیں کس لیں اور اپنی کمانوں کی زرہ کھول دی تو اس تیسرے شخص نے کہا یہ پہلی بدعہدی ہے۔ واللہ میں تمہارے ساتھ ہرگز نہ جاؤں گا، میرے لئے ان شہیدوں کی تقلید اچھی ہے میں ان کی اقتدا کروں گا، کافروں نے ان کو بزور کھینچا لیکن انھوں نے اپنی جگہ سے جنبش بھی نہ کھائی تو کافروں نے ان کو بھی شہید کر دیا اور ان دونوں کو لیکر چلے گئے۔ مکہ پہنچکر مکہ والوں[1] کے ہاتھ ان کو فروخت کر ڈالا۔ (یہ جنگ بدر کے بعد کا واقعہ ہے) حارث کے بیٹوں نے حضرت خبیبؓ کو خریدا تاکہ اپنے باپ کا بدلہ لیں جس کو حضرت خبیبؓ نے بدر میں قتل کیا تھا، حضرت خُبیبؓ کچھ عرصہ تک قید رہے، پھر سب نے ان کے شہید کرنے کا فیصلہ کیا۔ حضرت خبیبؓ نے ایک دن حارث کی کسی لڑکی سے استرہ مانگا، اُس نے دیدیا، اس عورت کا ایک چھوٹا سا بچہ اس کی غفلت میں حضرت خبیبؓ کے پاس آگیا حضرت خبیبؓ نے اس کو اپنے زانوں پر بٹھا لیا اور استرہ ان کے ہاتھ میں تھا جب اس عورت کو معلوم ہوا تو وہ بہت بےچین ہوئی، حضرت خبیبؓ نے اس کو بےچین دیکھ کر کہا

(۱) مکہ والوں نے اس لئے خریدا کہ اپنے ان عزیزوں کے بدلے جو بدر میں مارے گئے تھے ان کو قتل کر کے اپنے دل کی آگ بجھائیں۔

زیادہ کسی کو عزیز نہیں چھوڑتا، سو میں تم کو دو باتوں کی وصیت کرتا ہوں، ایک یہ کہ میرے ذمہ کچھ قرض ہے وہ تم ادا کر دینا، دوسرے یہ کہ اپنی بہنوں کے ساتھ بھلائی کرنا۔ جب صبح ہوئی تو میں نے دیکھا کہ واقعی وہی پہلے مقتول تھے، پھر میں نے ان کو کسی دوسرے شخص کے ساتھ دفن کر دیا، بعد میں مجھے تکلیف ہوئی کہ میں نے ان کو کیوں دوسرے کے ساتھ دفن کیا، میں نے ان کو چھ مہینے کے بعد قبر سے نکالا تو ویسے ہی تر و تازہ اور صحیح سالم تھے جیسے رکھے گئے تھے بس کان ثابت نہ تھے، پھر میں نے ان کو الگ قبر میں رکھا۔ (بخاری)

غیبی مشعلیں

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ دو صحابی[1] اندھیری رات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے نکلے اور دونوں کے آگے دو دو مشعلیں تھیں، پھر وہ دونوں الگ الگ ہو گئے اور وہ دونوں مشعلیں بھی الگ الگ ہو کر ایک ایک کے ساتھ ہو گئیں، یہاں تک کہ وہ گھر پہنچ گئے۔ (بخاری)

حضرت خبیبؓ اور حضرت عاصمؓ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا معاملہ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس آدمی جاسوس بنا کر بھیجے اور ان پر عاصم بن ثابت انصاری کو امیر مقرر کیا۔ یہ لوگ مقام ہدا[2] پر پہنچے بنی لحیان کو خبر ہو گئی، تقریباً سو آدمی تیر انداز ان کی تلاش میں متفرق ہو کر نکل پڑے اور نشان قدم دیکھتے ہوئے چلے، جب حضرت عاصم اور ان کے ساتھیوں کو معلوم ہوا تو ایک جگہ محصور

(۱) انہوں کا خیال ہے کہ وہ اُسید بن حضیر اور عباد بن بشیر تھے (۲) یہ مکہ اور عسفان کے درمیان ہے جو مکہ سے دو منزل پر ہے۔

حضرت سعیدؓ نے کہا بھلا میں اسکی زمین لوں گا، جب کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اسکی برداشت نہیں کر سکتا، مروان نے کہا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سنا ہے۔ کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جو شخص بالشت بھر زمین بھی ظلماً دبا لے گا اس کو سات زمینوں کا طوق پہنایا جائیگا مروان نے کہا واللہ میں اس سننے کے بعد اب تم سے کوئی سوال نہیں کر سکتا حضرت سعیدؓ نے کہا اے اللہ اگر یہ جھوٹی ہے تو اس کو اندھا کر دے اور اسکی زمین ہی میں اس کو موت دے۔ حضرت عروہ کہتے ہیں کہ وہ عورت اندھی ہوگئی، ایک دن اپنی اسی زمین پر چل پھر رہی تھی اتفاق سے ایک گڑھے میں پاؤں پڑا اس میں گری اور ختم ہوگئی۔ (بخاری۔ مسلم)

اور مسلم کی ایک روایت میں محمد بن زید بن عبداللہ سے روایت ہے کہ انھوں نے اس کو اندھا دیکھا اور وہ ٹٹولتی ہوئی چلتی تھی اور کہتی تھی مجھ کو سعیدؓ کی بد دعا لگ گئی اور اس کی زمین میں جس کے بارے میں وہ جھگڑی تھی ایک کنواں تھا اسی میں گر پڑی اور وہی کنواں اسکی قبر بنی۔

موت کے بعد جسم میں تغیر نہ آنا

حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ جب غزوہ احد پیش آیا۔ میرے باپ نے مجھے رات کو بلایا اور کہا میرا خیال ہے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سب سے پہلے میں قتل ہونگا اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تم سے

کرتے ہیں کہ تم نماز ٹھیک سے نہیں پڑھتے۔ انھوں نے کہا واللہ میں تو حضورؐ جیسی نماز پڑھتا ہوں، کوئی چیز مجھ سے نہیں چھوٹتی، میں پہلے دو دو رکعتیں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا ہوں، اور آخر کی دو رکعتیں ہلکی کر دیتا ہوں۔ حضرت عمرؓ نے کہا مجھے تم سے یہی امید تھی، پھر ان کے ساتھ (یعنی عمارؓ) کئی مرد کوفہ والوں سے حال دریافت کرنے کے لئے کوفہ بھیجا، ان لوگوں نے کوفہ کی ہر مسجد میں حال دریافت کیا لیکن ہر شخص نے حضرت سعدؓ کی تعریف کی، پھر بنی عبس کی مسجد میں پہنچے تو وہاں ایک شخص جس کا نام اسامہ بن ابو قتادہ اور کنیت ابو سعدہ تھی، کھڑا ہو گیا اور کہا جب تم قسم دے کر پوچھتے ہو تو ہم تم کو پورا حال بتلاتے ہیں۔ سنو سعدؓ کی یہ حالت ہے نہ تو کسی فوج کے ساتھ جاتے ہیں نہ انصاف کے ساتھ فیصلہ کرتے ہیں، نہ عدل کے ساتھ تقسیم کرتے ہیں۔ حضرت سعدؓ نے کہا واللہ میں بھی تین دعا کرتا ہوں۔ اے اللہ اگر تیرا یہ بندہ جھوٹا ہے دکھانے اور سنانے کو کھڑا ہوا ہے (یعنی شہرت طلبی کے لئے) تو اس کی عمر لانبی کر، اسکے فقر کو دراز کر۔ اس کو فتنہ میں ڈال۔ اس کے بعد جب کوئی اس سے ملتا اور پوچھتا تو وہ کہتا مجھے سعد کی بددعا لگ گئی۔ عبدالملک بن عُمیر جو جابر بن سَمُرَۃ سے راوی ہیں، وہ کہتے ہیں میں نے اس واقعہ کے بعد اس کو دیکھا کہ بڑھاپے کی وجہ سے اسکی بھنویں بھی جھک گئی تھیں اور وہ رستہ میں لڑکیوں سے چھیڑ چھاڑ کیا کرتا تھا۔ (بخاری مسلم)

حضرت عُروہ بن زُبیر سے روایت ہو کہ سعید بن زید سے اروی بنت اوس نے مروان بن حکم کے دربار میں جھگڑا کیا اور دعویٰ کیا کہ سعید نے میری کچھ زمین دبالی ہے

کہیں چھپ گیا اور انھوں نے گھر والوں سے پوچھا کہ تم نے کھلایا پلایا، یا نہیں، انھوں نے سب حال بتایا تو انھوں نے مجھے آواز دی مگر میں خاموش رہا، پھر انھوں نے پکارا، اور میں نے کوئی جواب نہ دیا تو انھوں نے کہا اے بیوقوف میں تجھ کو قسم دیکر کہتا ہوں کہ تو جہاں بھی ہو اور میری آواز سنتا ہو تو فوراً چلا آ، میں فوراً نکل آیا اور کہا آپ اپنے مہمانوں سے پوچھ لیجئے کہ میں نے کتنا اصرار کیا، مہمانوں نے کہا بیشک یہ سچ کہتے ہیں حضرت ابو بکرؓ نے کہا تم میرا انتظار کرتے رہے ہو۔ مجھے قسم ہے کہ میں آج رات کو کھانا نہ کھاؤں گا۔ مہمانوں نے کہا واللہ اگر تم نہ کھاؤ گے تو ہم بھی نہ کھائیں گے، حضرت ابو بکرؓ نے کہا تمھاری خرابی ہو تم ہماری دعوت کیوں نہیں قبول کرتے۔ لاؤ کھانا، جب کھانا آیا تو اس میں اپنا ہاتھ ڈال کر کہا بسم اللہ۔ یہ قسم تو شیطان کی طرف سے تھی، پھر انھوں نے بھی کھایا اور مہمانوں نے بھی۔ (بخاری۔ مسلم)

الہام حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگلے لوگوں کو الہام ہوا کرتا تھا اگر میری امت میں کسی پر ہوا تو وہ عمرؓ ہوں گے۔ (مسلم)

مستجاب الدعوات حضرت جابر بن سمرۃؓ سے روایت ہے کہ اہل کوفہ نے حضرت عمرؓ کے پاس اپنے حاکم سعدؓ بن ابی وقاص کی شکایت کی کہ وہ اچھی طرح نماز نہیں پڑھتے۔ حضرت عمرؓ نے ان کو معزول کر کے عمار کو ان کا حاکم مقرر کیا۔ حضرت عمرؓ نے ان کے پاس آدمی بھیجا اور کہا اے ابو اسحٰق یہ لوگ بیان

لوگ تھے اور سب نے اس کھانے میں کھایا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے قسم کھائی کہ ہم نہ کھائیں گے تو بیوی نے بھی قسم کھائی اور مہمانوں نے بھی قسم کھائی کہ جب تک ابو بکرؓ نہ کھائیں گے، ہم بھی نہ کھائیں گے۔ جب حضرت ابو بکرؓ نے یہ رنگ دیکھا تو کھانا منگایا خود بھی کھایا اور کھلایا اور کہا یہ قسم تو شیطان کی طرف سے تھی اور عجیب بات تھی کہ ایک لقمہ اٹھاتے تھے تو کئی لقمے اور زیادہ ہو جاتے تھے، گویا نیچے سے پیدا ہو رہے ہیں۔ حضرت ابو بکرؓ نے بیوی سے کہا اے بنی فراس کی بہن یہ معاملہ تو عجیب ہے۔ بیوی نے کہا اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک یہ کھانا تو جتنا ہم کھا چکے ہیں اس سے بھی زیادہ ہو گیا، پھر انھوں نے کھایا اور حضورِ اقدس کی خدمت میں بھیجا۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے حضرت عبد الرحمٰنؓ سے کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا رہا ہوں۔ تم اپنے مہمانوں کو لیجاؤ اور میرے آنے سے پہلے انکی ضیافت سے فارغ ہو جاؤ۔ حضرت عبد الرحمٰن ان کو گھر لائے اور جو کچھ گھر میں موجود تھا ان کے آگے لاکر رکھا اور کہا کھائیے۔ مہمانوں نے کہا گھر کا مالک کہاں ہے حضرت عبد الرحمٰنؓ نے کہا آپ کھا لیجئے، انھوں نے کہا ہم گھر کے مالک کے بغیر نہیں کھا سکتے۔ حضرت عبد الرحمٰنؓ نے کہا خدا کے لئے ہماری ضیافت قبول کر لیجئے، اگر آپ نے نہ کھایا تو میرے باپ آکر رنجیدہ ہوں گے مگر وہ نہ مانے انکار ہی کرتے رہے۔ حضرت عبد الرحمٰنؓ سمجھ گئے کہ مجھ پر آفت آئی، جب حضرت ابو بکرؓ آئے تو میں ڈر کے مارے

شریک کرلے۔ تو حضرت ابوبکر صدیق تین شخصوں کو لے گئے اور حضور دس آدمیوں کو لے گئے، پھر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضور صلعم کے ساتھ رات کا کھانا کھایا اور وہاں ٹھہرے رہے تاکہ عشاء کی نماز پڑھ لیں، عشاء کی نماز کے بعد کچھ دیر ٹھہر کر گھر گئے۔ بیوی نے کہا کوئی ایسا سبب مانع تھا کہ آپ آج مہمانوں سے غافل رہے حضرت ابوبکرؓ نے کہا کیا تم نے ان کو کھانا نہیں کھلایا بیوی نے کہا انہوں نے کھانے پر آپ کا انتظار کیا اور [illegible] انکار کرتے رہے۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ کہتے ہیں میں چھپ گیا تھا حضرت ابوبکرؓ نے مجھ کو بہت برا بھلا کہا اور کہا اے بیوقوف پھر مہمانوں سے کہا کھاؤ [illegible] اور [illegible] کھانا نہ کھاؤں گا۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ کہتے ہیں خدا کی قسم ہم جو ایک لقمہ [illegible] اٹھاتے تھے اس سے زیادہ نیچے سے زیادہ ہو جاتا تھا سب نے پیٹ بھر کر کھا لیا۔ [illegible] پہلے سے زیادہ تھا حضرت ابوبکرؓ نے یہ منظر دیکھا بیوی سے کہا اے بنی فراس کی بہن یہ تو عجیب معاملہ ہے۔ وہ بولیں اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک [illegible] تو پہلے سے تین گنا زیادہ ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے بھی کھایا اور کہا وہ قسم شیطان کی طرف سے تھی، پھر ایک لقمہ کھایا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اٹھا کر لے گئے [illegible] اور ایک قوم کے درمیان ایک معاہدہ تھا جس کی مدت ختم ہو چکی تھی ہم نے بارہ آدمی الگ الگ کئے [illegible] ہر ایک کے ساتھ کچھ آدمی تھے اور اللہ ہی جانتا ہے کہ ہر ایک کے ساتھ کتنے تھے

وَهُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ۚ
ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ۗ مَنْ
يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ
وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ
وَلِيًّا مُّرْشِدًا ۔ وَتَحْسَبُهُمْ
اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ ۖ وَّ
نُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَ
ذَاتَ الشِّمَالِ ۖ وَكَلْبُهُمْ
بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ۭ
لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ
لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا
وَّلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ۔
(کہف۔ ع ۲)

بچ کر نکلتا ہے داہنی طرف کو اور جب
ڈوبتا ہے تو بائیں طرف کو کترا جاتا ہے
اور وہ غار کی کشادہ جگہ میں ہیں جسے اللہ
ہدایت دے وہی راہ پر آتا ہے اور
جس کو وہ گمراہ کر دے تو ہرگز نہ پاؤ گے
اس کا کوئی رفیق راہ پر لانے والا، اور
(اے مخاطب) تم ان کو گمان کرو کہ وہ
جاگتے ہیں حالانکہ وہ سوتے ہیں ہم ان کو
کروٹیں بدلواتے دائیں اور بائیں طرف
اور ان کا کتا اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے
ہوئے دہلیز پر۔ اگر تم جھانک کر دیکھو
تو ضرور ان کے رعب کی وجہ سے پیٹھ
پھیر کر بھاگو۔

احادیث

کھانے میں کھلی برکت حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق ؓ سے روایت ہے کہ اصحاب صفہ بہت غریب لوگ تھے، ایک مرتبہ حضور ؐ نے فرمایا جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ تیسرے کو شریک کر لے اور جس کے پاس چار کا کھانا ہو وہ پانچویں یا چھٹے کو

أُكَلِّمَ الْيَوْمَ إِنْسِيًّا ۝ فَأَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ؕ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا ۝

(مریم - ع ۲)

كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۝ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ؕ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

(عمران - ع ۴)

وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗٓا اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ۝ وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَاِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ

میں ہرگز آج کے دن کسی سے بات نہ کروں گی، پھر جب لائیں اس کو اپنی قوم کے پاس وہ کہنے لگے اے مریم تو نے بڑا غضب کیا۔

جب کبھی زکریا حجرے میں آتے تو ان کے پاس کچھ کھانا موجود پاتے کہتے اے مریم یہ تمہارے پاس کہاں سے آیا وہ کہتیں اللہ تعالیٰ کے پاس سے، بیشک اللہ رزق جس کو چاہتا ہے بے حساب عطا فرماتا ہے۔

جب تم ان کافروں اور ان معبودوں سے الگ ہوگئے جن کو یہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں، تو اب چل کر بیٹھو غار میں تاکہ تم پر تمہارا رب اپنی رحمت کو پھیلادے اور تمہارے لئے تمہارے کام میں آسانیاں مہیا فرمادے (اے مخاطب) تم دیکھو گے کہ آفتاب جب نکلتا ہو تو ان کے غار سے

اللہ والوں کی کرامت اور فضیلت کا بیان

آیات

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ الَّذِينَ
آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ لَهُمُ الْبُشْرَى
فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ
لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ذَلِكَ هُوَ
الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ (یونس-ع)

سن رکھو بیشک اللہ کے ولیوں پر
نہ کچھ خوف ہے اور نہ کچھ غم
جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے ہیں انہیں
خوشخبری ہے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں
بھی اور اللہ کی باتیں بدل نہیں سکتیں یہی
بڑی کامیابی ہے

وَهُزِّي إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ
عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ۝ فَكُلِي وَ
اشْرَبِي وَقَرِّي عَيْنًا فَإِمَّا تَرَيِنَّ
مِنَ الْبَشَرِ أَحَدًا فَقُولِي إِنِّي
نَذَرْتُ لِلرَّحْمَٰنِ صَوْمًا فَلَنْ

اس کھجور کی جڑ پکڑ کر اپنی طرف ہلاؤ
اس سے تم پر پکی پکی کھجوریں گریں گی
کھاؤ پیو اور آنکھیں ٹھنڈی کرو اور اگر
کسی آدمی کو دیکھو تو اشارہ سے کہو میں نے
رحمٰن کے لئے روزہ کی منت مانی ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان کی دعا اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے اگر منہ مانگی مراد عطا فرماتا ہے اور اگر کسی مصلحت سے نہیں دیتا تو اس کی کسی آنے والی مصیبت کو دور فرما دیتا ہے بشرطیکہ گناہ و قطع رحمی کی دعا نہ ہو۔ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ اب تو ہم بہت کچھ مانگا کریں گے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس سے بھی زیادہ عطا فرمانے والا ہے۔ (ترمذی)

حضرت ابو سعیدؓ کی روایت میں ہے کہ اگر منہ مانگی مراد نہ ملی ہو تو اتنا ہی اجر اس کے لئے رکھ چھوڑتا ہے۔

مصیبت کے وقت کی دعا

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصیبت کے وقت یہ کلمات ادا فرماتے تھے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ

ترجمہ: اللہ بزرگ بردبار کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ رب عرش کے مالک کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ تعالیٰ زمین و آسمان اور عزت والے عرش کے مالک کے سوا کوئی معبود نہیں۔ (بخاری۔ مسلم)

اولاد کے حق میں بددعا کی ممانعت حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنی جانوں، مالوں اور اولاد کو بددعا مت دو[1] ایسا نہ ہو قبولیت کی ساعت ہو تو وہ تمہاری بد دعا قبول ہو جائے۔ (مسلم)

سجدہ میں دعا حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سجدے کی حالت میں بندہ اپنے رب سے بہت قریب ہو جاتا ہے۔ سو تم سجدے میں کثرت سے دعا کرو۔ (مسلم)

قبولیت کے موانع حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری دعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں اگر جلدی نہ کرو اور یہ نہ کہو کہ میں نے دعا کی اور قبول نہ ہوئی۔ (بخاری۔ مسلم)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ بندہ کی دعا ہمیشہ قبول ہوتی ہے جب تک کہ وہ دعا گناہ کی اور قطع رحمی کی نہ ہو اور یہ کہ جلدی نہ کرے، لوگوں نے عرض کیا جلدی کیسی، فرمایا یہ نہ کہے کہ میں نے دعا کی اور قبول نہ ہوئی، پھر تھک جائے اور چھوڑ دے۔

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے عرض کیا یا حضرتؐ کون سے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ فرمایا پچھلی رات کو اور ہر فرض نماز کے بعد۔ (ترمذی)

قبولیت یا اس کا بدل حضرت عبادہؓ بن صامت سے روایت ہے کہ

(۱) جیسے بعض لوگ غصہ میں آکر کہہ دیتے ہیں، تیرے ہاتھ ٹوٹیں، تیرا ناس ہو وغیرہ وغیرہ۔

وَالْمُؤْمِنٰتِ ۔ (محمد ع ۲)

لیے گناہوں سے بخشش چاہو۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ۔ (ابراھیم ع ۶)

اے ہمارے پروردگار مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور سب ایمان والوں کو حساب کے دن بخش دینا۔

احادیث

دوسرے کے لئے اپنے لئے دُعا ہے حضرت ابودرداء سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا ہے جو مسلمان بندہ اپنے مسلمان بھائی کی غیبت میں اس کے لئے دعا کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے تجھ کو بھی یہی بھلائی ملے جو تو اس کے لئے مانگ رہا ہے۔ (مسلم)

قبولیت دعا کا سبب حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان بندے کی دُعا قبول ہوتی ہے جو اپنے مسلمان بھائی کیلئے اسکے پیٹھ پیچھے دعا کرتا ہے ایک فرشتہ اس پر مامور رہتا ہے جب وہ اپنے بھائی کی غیبت میں کوئی دعا کرتا ہے تو وہ فرشتہ آمین کہتا ہے اور کہتا ہے کہ یہی بھلائی اسکو بھی عطا کر۔ (مسلم)

متفرقات

احسان کا بدلہ حضرت اسامہؓ بن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی کے ساتھ کوئی احسان کیا گیا اور وہ احسان کرنے والے کے سامنے جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا کہہ دے تو گویا اس نے احسان کرنیوالے کی پوری ثنا کردی (ترمذی)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالسَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ وَّالْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَّالْفَوْزَ بِالْجَنَّۃِ وَالنَّجَاۃَ مِنَ النَّارِ۔ (ترجمہ:- اے اللہ میں تجھ سے ان چیزوں کا سوال کرتا ہوں جو تیری رحمت اور مغفرت کا سبب ہوں اور ہر گناہ سے سلامتی چاہتا ہوں اور ہر نیکی کا ذخیرہ حاصل کرنا چاہتا ہوں اور آگ سے نجات چاہتا ہوں اور جنت کی کامیابی چاہتا ہوں۔ (حاکم ابو عبداللہ)

غیبت میں دُعا کرنے کا بیان

آیات

وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْ بَعْدِھِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ (حشر ع ۱) وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِکَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ

ان کے لئے جو ان کے بعد آئے کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار ہم کو بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے۔ بخش اپنے لئے اور ایماندار مرد اور عورتوں کے لئے۔

اس عمل کی محبت جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے اے اللہ تو اپنی محبت میرے دل میں میری جان، میرے گھر والے اور ٹھنڈے پانی سے زیادہ محبوب کر دے۔ (ترمذی)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلِظُّوا بِیَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام کو لازم کر لو یعنی بہت پڑھا کرو۔ (ترمذی۔ نسائی)

حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی دعائیں کیں لیکن ہمیں ان میں سے کچھ حفظ یاد نہ رہا تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے بہت دعائیں کیں مگر ہم کو کچھ بھی یاد نہ رہا آپ نے فرمایا میں تم کو ایسی دعا نہ بتلا دوں جو ان سب دعاؤں کی جامع ہو یعنی یہ تمام مضمون اس میں آجائیں پھر آپ نے فرمایا کہو۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا سَاَلَكَ مِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
(ترجمہ) اے اللہ میں تجھ سے اس چیز کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں جو تیرے نبی محمد نے تجھ سے مانگی اور اس چیز کی برائی سے پناہ چاہتا ہوں جس سے تیرے نبی نے پناہ مانگی اور تجھ ہی سے اعانت طلب کی جاتی ہے اور تیرے ہی ذمہ پہنچانے والا ہے اور نہ قوت ہے نہ طاقت مگر اللہ کی مدد سے۔ (ترمذی)

حضرت ابوالفضل عباسؓ بن عبدالمطلب سے روایت ہے کہ میں نے حضورؐ سے عرض کیا آپ مجھے دعا سکھا دیجئے کہ اسی کے ساتھ میں اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کروں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کیا کرو۔ بس میں کچھ ٹھہر کر پھر حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے ایسی دعا تعلیم فرمائیے کہ میں اس کو اللہ تعالیٰ سے مانگا کروں، آپ نے فرمایا اے عباس اے رسول اللہ کے چچا اللہ تعالیٰ سے دنیا آخرت کے لئے عافیت مانگو۔ (ترمذی)

حضرت شہر بن حوشبؒ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ام المومنین ام سلمہؓ سے عرض کیا اے ام المومنین جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے پاس ہوتے تھے تو کون سی دعا زیادہ پڑھتے تھے، انھوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ تر اس دعا کو پڑھتے تھے یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ۔ (ترجمہ:۔ اے دلوں کو پھیرنے والے ہمارے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ) (ترمذی)

حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا داؤد علیہ السلام کی اکثر یہ دعا ہوتی تھی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَ حُبَّ مَنْ یُّحِبُّكَ وَ الْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ اِلٰی حُبِّكَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ وَ اَھْلِیْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ۔ (ترجمہ:۔ اے اللہ میں تجھ سے تیری محبت کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے محبت رکھنے والے کی محبت اور

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرماتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِيْعُ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةِ - ترجمہ:- اے اللہ میں بھوک سے پناہ مانگتا ہوں کہ وہ بُرا ہمخواب ہے اور خیانت سے پناہ مانگتا ہوں کہ وہ بُری خصلت ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص میرے پاس آیا اور کہا مجھ پر قرض ہے اور میں اپنے قرض سے عاجز آگیا ہوں، آپ میری مدد کیجئے۔ میں نے کہا میں تم کو وہ کلمات نہ سکھادوں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھلائے ہیں، اگر تجھ پر اُحد پہاڑ کے برابر قرض ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کو ادا فرمادیں گے۔ تم کہو:- اَللّٰھُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔ (ترجمہ اے اللہ اپنے حرام سے اپنے حلال کے ساتھ میری کفایت فرما اور اپنے فضل رحمت سے مجھ کو غیر سے بے پرواہ کردے۔ (ترمذی)

حضرت عمران بن الحصینؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے باپ کو دو کلمے سکھائے تھے اور فرمایا تھا کہ ان کے ساتھ دعا مانگا کرو، وہ کلمے یہ ہیں:- اَللّٰھُمَّ اَلْهِمْنِيْ رُشْدِيْ وَاَعِذْنِيْ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ۔ (ترجمہ:- اے اللہ تو میرے دل میں ہدایت ڈال اور مجھے میرے نفس کی بُرائی سے بچالے) (ترمذی)

عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ شَرِّ الْغِنٰی وَالْفَقْرِ۔ (ترجمہ۔ اے اللہ میں آگ کے فتنہ سے اور آگ کے عذاب سے اور دولت اور فقر کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

حضرت زیاد بن علاقہؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے اپنے چچا سے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ کلمات کہا کرتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ مُنْکَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَھْوَاءِ۔ (ترجمہ: اے اللہ میں بُرے بُرے اعمال اور بُری خواہشوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں) (ترمذی)

حضرت شکل بن حُمیدؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے کوئی دعا سکھا دیجئے آپ نے فرمایا کہو۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِیْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِیْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِیْ وَمِنْ شَرِّ مَنِیِّیْ (ترجمہ:۔ اے اللہ میں اپنی سماعت اور بصارت کی برائی اور زبان اور دل کی برائی سے اور اپنے مادّہ کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔) (ابوداؤد۔ ترمذی)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرماتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَسَیِّءِ الْاَسْقَامِ۔ (ترجمہ:۔ اے اللہ میں برص جنون اور جذام اور تمام بُری بیماریوں سے پناہ مانگتا ہوں۔ (ابوداؤد)

جو نفع نہ بخشے اور اس دل سے جو نہ ڈرے یاد کرنے سے تسکین نہ پائے اور اس نفس سے جو آسودہ نہ ہو اور اس دعا سے جو قبول نہ کی جائے۔ (مسلم)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔ (ترجمہ: اے اللہ میں نے تیری ہی فرمانبرداری کی اور تجھ پر ایمان لایا اور تیری ذات پر میں نے بھروسہ کیا اور تیری طرف رجوع ہوا اور تیری ہی مدد کے ساتھ میں مخالفوں سے جھگڑا۔ اور تیری طرف سے اپنا مقدمہ پیش کیا، تو میرے اگلے، پچھلے، ظاہر اور پوشیدہ گناہوں کو بخش دے، تو ہی آگے بڑھانے والا ہے اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے (یعنی اپنی رحمت) اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں) بعض راویوں نے یہ الفاظ بھی بڑھائے ہیں۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ نہ قوت ہے نہ طاقت مگر اللہ کی مدد کے ساتھ۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کے ساتھ دعا فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَ

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں میں ایک دُعا یہ بھی ہوتی تھی۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نَقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ۔ (ترجمہ:۔ اے اللہ تیری نعمت کے چلے جانے سے اور تیری عافیت کے بدل جانے سے اور ناگہاں تیرے عذاب کے آجانے سے اور تیرے تمام غصہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ (مسلم)

حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے:۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔ اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِيْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا۔ (ترجمہ:۔ اے اللہ میں تجھ سے پناہ چاہتا ہوں عاجز ہونے اور (یعنی عبادت سے عاجز ہونے) اور اچھے کاموں میں سُستی کرنے اور بزدلی اور بخل سے اور بڑھاپے اور قبر کے عذاب سے۔ اے اللہ میرے نفس کو پرہیزگاری عطا فرما اور اس کو پاک کر اور تو بہتر پاک کرنے والا ہے اور تو ہی اس کا مالک اور کارساز ہے۔ اے اللہ میں تجھ سے پناہ چاہتا ہوں اس علم سے

ساتھ دعا کیا کرتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ خَطِیْئَتِیْ وَجَهْلِیْ وَاِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ جِدِّیْ وَهَزْلِیْ وَخَطَئِیْ وَعَمْدِیْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ (ترجمہ:- اے اللہ تو میری خطا اور جہالت اور وہ اسراف جو میرے کام میں ہو اور وہ گناہ جو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے اس کو بخش دے اے اللہ جو کام میں نے قصداً یا مذاقاً، یا نادانستہ یا جان کر کئے ہوں، یہ سب میرے پاس ہیں ان کو بخش دے اور وہ گناہ جو مجھ سے پہلے ہوئے اور وہ گناہ جو مجھ سے آئندہ ہونے والے ہیں اور وہ گناہ جو چھپ کر کئے یا علانیہ کئے اور تو خوب جانتا ہے تو ہی آگے کرنے والا ہے اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعاؤں میں یہ بھی کہا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ۔ (ترجمہ:- اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں اس چیز کی برائی سے جو مجھ سے سرزد ہو گئی اور اس چیز کی برائی سے جو میں نے نہیں کی۔ (م)

بزدلی اور بڑھاپے اور بخل سے اور قبر کے عذاب سے، زندگی اور موت کے فتنہ سے پناہ مانگتا ہوں۔

اور ایک روایت میں ہے کہ یہ بھی فرماتے تھے وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ۔ (ترجمہ:۔ اور قرض کے بوجھ اور لوگوں کے غلبہ سے پناہ مانگتا ہوں (م)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھ کو ایسی دعا بتلا دیجئے جو میں نماز میں پڑھا کروں،(۱) آپ نے فرمایا یہ پڑھا کرو۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (ترجمہ اے اللہ میں نے اپنے نفس پر بڑا ظلم کیا اور تیرے سوا کوئی گناہوں کا بخشنے والا نہیں) تو مجھے بخش دے اور اپنی طرف سے میری مغفرت فرما۔ مجھ پر رحم فرما، بیشک تو بخشش والا رحمت والا ہے۔

اور ایک روایت میں ظُلْمًا كَثِيْرًا کے ساتھ كَبِيْرًا بھی آیا ہے راوی کہتے ہیں کہ بہتر ہے کہ كَثِيْرًا کے ساتھ كَبِيْرًا بھی ملا لیا جائے (ب م)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دعاؤں کے

---

(۱) ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ اپنے گھر میں بھی پڑھا کروں۔

تھے اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ ھُوَ عِصْمَۃُ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَاشِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِیَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَیٰوۃَ زِیَادَۃً لِّیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَۃً لِّیْ مِنْ کُلِّ شَرٍّ۔ (ترجمہ۔ اے اللہ میرا دین درست کر کہ وہ میرے بچاؤ کا سامان ہے اور میری دنیا درست کر کہ اس میں میری زندگی ہے اور میری آخرت درست کر کہ وہی میرا ٹھکانا ہے اور میری زندگی کو زیادہ کر ہر بھلائی کے ساتھ اور موت کو میرے لئے ہر برائی سے آرام کا سبب کر۔ (مسلم)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تم یہ دعا پڑھا کرو۔ اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ۔ (ترجمہ:۔ اے اللہ مجھے ہدایت دے اور سیدھا کر (یعنی افعال اور اقوال درست کر) اور ایک روایت میں ہے کہ یہ فرمایا:۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْھُدٰی وَالسَّدَادَ (ترجمہ۔ اے اللہ میں تجھ سے ہدایت اور راستی کا سوال کرتا ہوں) (مسلم)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْھَرَمِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ۔ ترجمہ:۔ اے اللہ میں عاجز ہونے اور سستی کرنے اور

میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ جب میں اللہ تعالیٰ سے سوال کروں تو کس طرح کروں، آپ نے فرمایا کہو۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ۔ پھر آپ نے فرمایا اگر تم ان پورے کلمات کے ساتھ سوال کروگے تو اپنے لئے دنیا و آخرت کی بھلائیاں جمع کر لوگے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اَللّٰھُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰی طَاعَتِكَ۔ (ترجمہ:۔ اے اللہ اے دلوں کے پھیرنے والے ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت کی طرف پھیر دے۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرۃ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ان کلمات کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگا کرو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ جَھْدِ الْبَلَاءِ وَدَرْكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ۔ (ترجمہ:۔ اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں مشقت کی بلا سے اور بدبختی سے بری تقدیر سے اور دشمنوں کی ہنسی سے۔ (بخاری۔ مسلم)

اور ایک روایت میں ہے کہ سفیان رض کہتے ہیں مجھ کو شک ہے کہ میں نے اس میں ایک کا اضافہ کر دیا ہے۔

حضرت ابوہریرۃ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے

تھی۔ اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ۔ (ترجمہ:۔ اے اللہ ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔ (ب۔ م)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ انسؓ جب کسی دعا مانگنے کا ارادہ کرتے تھے تو اس دعا کے ساتھ مانگتے تھے (یعنی ربنا اٰتنا کے ساتھ) اور جب کوئی خاص دعا مانگتے جب بھی اس کو شریک کر لیتے تھے۔

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعِفَافَ وَالْغِنٰی (ترجمہ:۔ اے اللہ میں آپ سے ہدایت اور تقویٰ اور نفس کو حرام اور مکروہ چیزوں سے باز رہنے کا سوال کرتا ہوں۔ (مسلم)

حضرت طارقؓ بن اشیم سے روایت ہے کہ جب کوئی شخص اسلام لاتا تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہلے اس کو نماز سکھلاتے تھے پھر فرماتے تھے کہ ان کلمات کے ساتھ دعا کیا کرو۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَ عَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ۔ (ترجمہ:۔ اے اللہ مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھ کو ہدایت دے، مجھے عافیت دے اور مجھ کو رزق عطا فرما۔ (مسلم)

ایک روایت میں حضرت طارق ہی سے مروی ہے کہ ایک شخص حضورؐ کی خدمت

فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَ لْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ۝ (سورہ بقرہ ع ۲۳)	میری بابت سوال کریں تو کہہ دو کہ بیشک میں قریب ہوں قبول کرتا ہوں دعا کرنے والے کی دعا کو جب وہ مجھے پکارتا ہے تو چاہیئے کہ وہ بھی میرا کہا مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ سیدھا راستہ پائیں۔
اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ یَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَ یَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝ (نمل - ع ۵)	بھلا کون بے قرار کی فریاد کو پہنچتا ہے جب کہ وہ اس کو پکارتا ہے اور دور کر دیتا ہے تکلیف کو اور نائب بنا رکھا ہے زمین کا کیا اور کوئی معبود ہے اللہ کے ساتھ تم بہت ہی کم غور کرتے ہو۔

(احادیث)

دعا عبادت ہے

حضرت نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا عبادت ہی ہے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

جامع دُعائیں

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جامع دعاؤں کو پسند فرماتے تھے اور اس کے ماسوا کو چھوڑ دیتے تھے۔ (ابوداؤد)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر دُعا یہی ہوتی

کرنے والا ہے اور نہ جگہ دینے والا۔ (مسلم)

حضرت حذیفہ رضؓ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنے دائیں رخسارے کے نیچے اپنا دست مبارک رکھ کر یہ کلمات کہتے :۔ اَللّٰھُمَّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تُبْعَثُ عِبَادَکَ ۔ (ترجمہ:۔ اے اللہ جس دن تو اپنے بندوں کو اُٹھائے گا اس دن مجھے اپنے عذاب سے بچا لینا (ترمذی)

اور ابوداؤد کی ۔ روایت میں حضرت حفصہ رضؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کو تین مرتبہ فرماتے تھے ۔

دُعاؤں کی فضیلت

آیات

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ (مومن - ع ۲)	اور تمہارے رب نے فرمایا کہ مجھ کو پکارو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔
اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ٥ (اعراف - ع ۷)	اپنے رب کو گڑگڑاتے ہوئے اور ڈرتے ہوئے پکارو بیشک اللہ سرکشوں کو نہیں پسند کرتا۔
وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ	اور جب تم سے میرے بندے

اسی طرح کرتے تھے۔ (بخاری مسلم)

حضرت براءؓ بن عازب سے روایت ہو کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اپنے بستر پر لیٹنے کی غرض سے آؤ تو اس طرح وضو کرو جیسے نماز کے لئے کیا جاتا ہو، پھر اپنے سیدھے پہلو پر لیٹ جاؤ اور یہ کلمات کہو اَللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْکَ وَوَجَّھْتُ وَجْھِیْ اِلَیْکَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ وَاَلْجَأْتُ ظَھْرِیْ اِلَیْکَ رَغْبَۃً وَّرَھْبَۃً اِلَیْکَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ اٰمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ۔ (ترجمہ:۔ اے اللہ میں نے اپنے آپ کو تیرے سپرد کیا اور تیری طرف اپنا رُخ کیا اور اپنا معاملہ تیرے ذمہ کیا اور تیری پناہ میں آیا، تیری طرف رغبت کرتے ہوئے اور تجھ سے ڈرتے ہوئے تیرے علاوہ کسی اور جگہ پناہ کی گنجائش نہیں، میں تیری اُتاری ہوئی کتاب پر ایمان لایا اور تیرے بھیجے ہوئے نبی پر۔ (بخاری مسلم)

حضرت انسؓ سے روایت ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تھے تو یہ کلمات زبان مبارک سے ادا فرماتے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَکَفَانَا وَاٰوَانَا فَکَمْ مِّمَّنْ لَا کَافِیَ لَہٗ وَلَا مُؤْوِیَ۔ (ترجمہ:۔ اس اللہ کی تعریف ہے جس نے ہم کو کھلایا پلایا ہماری کفایت فرمائی اور ہم کو ٹھکانا عطا فرمایا، کتنے ہیں کہ ان کا کوئی کفایت

جھاڑے اس لئے کہ اس کو نہیں معلوم کہ اسکے بعد کوئی چیز پڑ گئی ہو۔ پھر یہ دعا پڑھے۔
بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِاسْمِكَ اَرْفَعُهُ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ الصَّالِحِيْنَ ۝ (ترجمہ:۔ اسے میرے پروردگار تیرے نام کے ساتھ میں نے اپنے پہلو رکھے اور تیرے نام کے ساتھ اس کو اٹھاؤں گا، اگر تو نے میری جان کو روک دیا (یعنی موت دیدی)، تو اس پر رحم فرما (یعنی اس کو بخش دے) اور اگر تو نے اس کو چھوڑ دیا (یعنی زندہ رکھا)، تو اس کو گناہوں اور بلاؤں سے بچا جیسے تو نیکوں کو بچاتا ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لیٹنے کا ارادہ فرماتے تو قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور معوذتین پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کر کے بدن مبارک پر پھیر لیتے تھے۔ (بخاری۔ مسلم)

انھیں دونوں[1] کی ایک روایت میں ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات کو جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تھے تو قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر دونوں ہاتھوں کو ملا کر اس پر دم کرتے، پھر اپنے تمام جسم پر جہاں جہاں ہاتھ پہنچ سکتا تھا پھیرتے تھے، سر اور چہرۂ مبارک سے پھیرتے ہوئے نیچے تک پہنچ جاتے تھے اور تین مرتبہ

(۱) بخاری۔ مسلم

وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ	ہیں اور کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار
وَالْاَرْضِ ، رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ	تونے یہ چیزیں بے کار نہیں بنائیں،
هٰذَا بَاطِلًا ، سُبْحٰنَكَ فَقِنَا	پاک ہے تو اے ہمارے پروردگار بچالے
عَذَابَ النَّارِ ، (عمران ع ۱۹)	ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔

احادیث

بستر پر | حضرت حذیفہؓ اور ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تھے تو فرماتے تھے بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ اَحْيَا وَاَمُوْتُ۔ (ترجمہ:۔ اے اللہ میں تیرے نام کے ساتھ جیتا اور مرتا ہوں (یعنی سوتا اور جاگتا ہوں)۔ (بخاری)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے اور حضرت فاطمہؓ سے ارشاد فرمایا جب تم دونوں لیٹنے لگو تو تینتیس ۳۳ بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور تینتیس ۳۳ بار سُبْحَانَ اللّٰهِ اور چونتیس ۳۴ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہہ لیا کرو

ایک روایت میں سُبْحَانَ اللّٰه چونتیس ۳۴ بار آیا ہے اور ایک روایت میں اَللّٰهُ اَكْبَرُ چونتیس ۳۴ بار آیا ہے۔ (بخاری مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر لیٹنے کی غرض سے آئے تو پہلے اس کو لُنگی سے خوب

چیز سے تم کو کفایت کریں گی۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

حضرت عثمانؓ بن عفان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر روز صبح و شام یہ پڑھ لیا کرے اس کو کوئی چیز نقصان نہ پہنچائے گی بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ (ترجمہ:۔ اللہ کے نام سے جس کے نام کے ساتھ زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتی اور وہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔

سونے کا بیان

آیت

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ	آسمان و زمین کی بناوٹ اور رات دن
الْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّیْلِ وَ	کی آمد و شد میں عقلمندوں کیلئے بہتیری
النَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ۝	نشانیاں ہیں: وہ لوگ جو اٹھتے بیٹھتے
الَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیَامًا	بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر یاد کرتے ہیں
وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَ	اور آسمان زمین کی پیدائش پر غور کرتے

اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ۔ (ترجمہ:۔ ہم نے شام کی اور اس وقت بھی سلطنت اللہ ہی کی ہے۔ سب تعریف اللہ کے لئے ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، کوئی اس کا شریک نہیں) راوی کہتے ہیں کہ مجھے یاد پڑتا ہے کہ یہ الفاظ بھی آپ نے ملائے تھے لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ رَبِّ اَسْئَلُکَ خَیْرَ مَا فِیْ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ وَخَیْرَ مَا بَعْدَھَا وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ وَشَرِّ مَا بَعْدَھَا قُلْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَسُوْءِ الْکِبَرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ (ترجمہ:۔ اسی کا ملک ہے اور اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اے رب میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس چیز کی بھلائی کا جو اس رات میں ہے اور جو اس کے بعد ہے۔ اے رب میں تجھ سے پناہ چاہتا ہوں اس چیز کی برائی سے جو اس رات میں ہے اور جو اس کے بعد ہے اور اے رب میں سستی سے اور بڑھاپے سے پناہ مانگتا ہوں اور دوزخ کی آگ سے قبر کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں) اور صبح کو یہ فرماتے تھے اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰہِ (ترجمہ:۔ ہم نے صبح کی اور اللہ کے ملک نے صبح کی۔ (مسلم)

حضرت عبداللہ بن خبیبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تم صبح و شام تین مرتبہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اور معوذتین یعنی قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ لیا کرو تو یہ ہر

اے اللہ تیری قدرت کے ساتھ ہم نے صبح کی اور تیری ہی قدرت سے ہم نے شام گزاری اور تیری ہی قدرت سے ہم زندہ رہے اور تیری ہی قدرت سے ہم مرتے ہیں اور مرنے کے بعد تیری ہی طرف پلٹنا ہے) اور شام کو یہ فرماتے تھے :۔ اَللّٰھُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ (ترجمہ :۔ اے اللہ تیری قدرت سے ہم نے شام کی اور تیری ہی قدرت سے ہم زندہ رہتے ہیں اور تیری ہی قدرت سے ہم مرتے ہیں اور تیری ہی طرف ہمارا ٹھکانہ ہے۔ (ابو داؤد۔ ترمذی)

صبح و شام کا ذکر

حضرت ابو بکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے ایسے کلمات بتا دیں جو میں صبح و شام پڑھا کروں، آپ نے فرمایا تم صبح و شام اور سوتے وقت یہ کلمات پڑھ لیا کرو اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَشَرِّ الشَّيْطٰنِ وَشِرْكِهٖ (ترجمہ :۔ اے اللہ آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے۔ اور ظاہر و پوشیدہ کے جاننے والے اے ہر چیز کے رب اور ہر چیز کے مالک میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں اپنے نفس کی بُرائی سے اور شیطان کی بُرائی سے اور اس کے شرک کی ترغیب دینے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ (دا۔ ت)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شام کو یہ فرماتے تھے :۔ اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا

اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ۔ (ص - ۱۸)	ہم نے پہاڑوں کو ان کے تابع کر دیا تھا جو ان کے ساتھ صبح و شام تسبیح کیا کرتے تھے۔

احادیث

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ صبح و شام سو مرتبہ پڑھتا رہے گا تو قیامت کے دن اس سے افضل کوئی نہ ہوگا ہاں وہی ہو سکتا ہے جو اسی کے مثل عمل کرے یا کچھ زیادہ کرے۔ (مسلم)

حشرات الارض وغیرہ سے حفاظت۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ایک بچھو نے مجھے آج رات کو ڈس لیا، اس سے مجھے انتہائی اذیت پہنچی، آپ نے فرمایا اگر تم یہ کلمات رات کو کہہ لیتے اَعُوْذُ(۱) بِكَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ تو تم اس مصیبت سے ضرور محفوظ رہتے۔ (مسلم)

صبح کا ذکر حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح ہوتی تھی تو یہ کہا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ۔ (ترجمہ

(۱) میں اللہ کے پورے کلموں کے ساتھ اس چیز کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں جو اس نے پیدا کی۔

الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ
وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغَافِلِينَ (اعراف ع ۲۴)
وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ
الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا (طٰهٰ ع ۸)
وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَ
الْإِبْكَارِ ٥ (مومن ع ۶)
فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللَّهُ أَنْ تُرْفَعَ
وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ
لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ
رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ
وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ
الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ
يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَ
الْأَبْصَارُ لِيَجْزِيَهُمُ اللَّهُ أَحْسَنَ
مَا عَمِلُوا وَيَزِيدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهِ
وَاللَّهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ بِغَيْرِ
حِسَابٍ ٥ (نور ع ۵)

دھیمی آواز سے صبح و شام اور غافلوں
میں سے نہ ہو۔
اپنے رب کی پاکی بیان کر سورج نکلنے
سے پہلے اور ڈوبنے سے پہلے۔
اور پاکی بیان کر اپنے رب کی صبح
شام۔
وہ نور اللہ کے حکم سے ایسے گھروں میں
ہے کہ بلند کیا جائے ان میں اس کا ذکر
اور تسبیح کرتے ہیں ان میں صبح و شام
ایسے لوگ کہ نہیں غافل کرتی ان کو تجارت
اور نہ خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے اور
نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے سے وہ
اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں الٹ
جائیں گے ان کے دل اور آنکھیں تاکہ
اللہ ان کو ان کے بہتر کاموں کا بدلہ دے
اور اپنے فضل سے ان کو اور زیادہ عطا
فرمائے اور اللہ روزی دیتا ہے جس کو چاہتا

جماعت کے پاس پہنچے جو حلقہ باندھے بیٹھی تھی۔ حضرت معاویہؓ نے کہا تم یہاں کیوں بیٹھے ہو۔ انھوں نے کہا ہم اللہ کے ذکر کے لئے بیٹھے ہیں۔ حضرت معاویہ نے کہا قسم کھاؤ کہ ہم اسی لئے بیٹھے ہیں، انھوں نے کہا خدا کی قسم ہم اللہ ہی کے ذکر کیلئے بیٹھے ہیں۔ حضرت معاویہؓ نے کہا میں نے تم کو جھوٹا سمجھ کر قسم نہیں دلائی بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایک مرتبہ اپنے صحابہ کو حلقہ باندھے بیٹھے دیکھ کر یوں ہی قسم دلا کر پوچھا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کی مجلس میں تشریف لائے اور فرمایا تم یہاں کیسے بیٹھے ہو، انھوں نے عرض کیا ہم اللہ کے ذکر کے لئے بیٹھے ہیں کہ ہم اس کو یاد کریں اور اس نے ہم کو اسلام کی توفیق دے کر جو احسان کیا ہے اس کا شکر ادا کریں۔ آپ نے ارشاد فرمایا قسم کھاؤ کہ تم اسی لئے بیٹھے ہو۔ انھوں نے عرض کیا واللہ ہم اسی لئے بیٹھے ہیں، آپ نے فرمایا تم کو قسم کسی بدگمانی کی وجہ سے نہیں دی بلکہ ابھی جبریلؑ آئے اور مجھ کو خبر دی کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے تم پر فخر کرتا ہے۔ (مسلم)

صبح و شام ذکر کی فضیلت کا بیان

آیات

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِىْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّ دُوْنَ	اپنے رب کو اپنے جی میں یاد کرتے رہو گڑگڑاتے ہوئے اور ڈرتے ہوئے اور

گزر رہا تھا ان کو دیکھ کر ان کے پاس بیٹھ گیا۔
اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے اس کو بھی بخشا۔ وہ لوگ ایسے ہیں کہ اُن کے پاس بیٹھنے والا
بدبخت نہیں ہو سکتا۔

مجالس ذکر کی فضیلت حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ اللہ کے ذکر کے لیے کسی جگہ بیٹھ جاتے ہیں تو فرشتے ان پر اپنے بازو پھیلا دیتے ہیں رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینت اُترتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر اپنی مجلس میں فرماتا ہے (یعنی فرشتوں سے) (مسلم)

حضرت ابو واقد حارث بن عوفؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے اور آپ بھی بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں تین آدمی آئے دو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہوئے اور ایک چلا گیا، ایک اُن میں سے حلقہ میں جگہ خالی دیکھ کر بیٹھ گیا اور دوسرا لوگوں کے پیچھے بیٹھ گیا تیسرا پیٹھ پھیر کر چلا گیا۔ حضور جب اپنے کام سے فارغ ہوئے تو فرمایا میں ان تین آدمیوں کی حالت بتاؤں۔ ایک نے اللہ کے قریب ہونا چاہا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے قریب کر لیا دوسرا شرمایا تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے شرمایا تیسرے نے منہ پھیرا تو اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے منہ پھیر لیا۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہؓ مسجد میں ایک

فرشتے :- پروردگار ہم آپ کے بندوں کے پاس سے آرہے ہیں وہ آپکی تسبیح وتکبیر، تہلیل و تحمید میں مشغول تھے اور آپ سے سوال بھی کر رہے تھے۔

اللہ تعالے :- وہ مجھ سے کس چیز کا سوال کرتے ہیں۔

فرشتے :- پروردگار وہ آپ سے جنت مانگتے ہیں۔

اللہ تعالے :- کیا انھوں نے جنت دیکھی ہے؟

فرشتے :- نہیں پروردگار انھوں نے جنت نہیں دیکھی

اللہ تعالے :- اگر وہ میری جنت دیکھ لیں تو کیا کریں۔

فرشتے :- اور بھی زیادہ پناہ مانگنے لگیں۔

اللہ تعالیٰ :- کس چیز سے پناہ مانگنے لگیں گے۔

فرشتے :- آگ سے۔

اللہ تعالیٰ :- کیا انھوں نے میری آگ کو دیکھا ہے۔

فرشتے :- نہیں اے میرے رب انھوں نے آپکی آگ کو نہیں دیکھا۔

اللہ تعالیٰ :- اگر وہ میری آگ دیکھ لیں تو کیا حال ہو؟

فرشتے :- پھر تو وہ بہت زیادہ آپ سے بخشش کے طلب گار ہوں۔

اللہ تعالیٰ :- میں نے ان کو بخش دیا اور ان کی منہ مانگی مراد عطا فرمائی اور جس چیز سے پناہ مانگی میں نے پناہ دی۔

فرشتے :- اے پروردگار ان میں فلاں بندہ بڑا گنہگار ہے جو اس رستہ سے

فرشتے :- اے رب آپ ہی کی قسم انھوں نے دوزخ نہیں دیکھی؟

اللہ تعالیٰ :- اگر وہ دوزخ دیکھ لیں تو کیا حال ہو؟

فرشتے :- پروردگار اگر وہ دوزخ دیکھ لیں تو اس کے تصور سے کانپ جائیں اور اس سے دور رہنے کی بے حد کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ :- اے فرشتو تم گواہ رہو کہ میں نے اُن سب کو بخش دیا۔

فرشتے :- اے پروردگار ان میں تو ایک شخص ایسا بھی ہے جو ان کا ہمنشین نہیں ہے بلکہ اس کو دنیا کی کوئی غرض ان تک لائی تھی۔

اللہ تعالیٰ :- یہ ایسے ان بندوں کے پاس بیٹھنے والا (۱) بدبخت نہیں ہو سکتا۔ (بخ، م)

اور مسلم کی ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فرشتے اہل ذکر کی مجلس کی تلاش میں رہتے ہیں اور جہاں کہیں ان کا پتہ لگ جاتا ہے تو ان کے پاس بیٹھ جاتے ہیں اور ان پر اپنے پر پھیلا دیتے ہیں اور اس قدر فرشتے جمع ہو جاتے ہیں کہ زمین آسمان کے بیچ کا سارا حصہ اُن سے بھر جاتا ہے۔ پھر جب وہ لوگ ذکر سے فراغت پا کر اپنے اپنے کام میں لگ جاتے ہیں تو فرشتے آسمان پر جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اُن سے سوال فرماتا ہے اے فرشتو تم کہاں سے آ رہے ہو۔

(۱) یعنی ان کے پاس بیٹھنے کی برکت سے وہ بخشا گیا، اگرچہ وہ ذاکر نہ تھا، ان کا مشاہدہ اس دنیا میں بھی ہو جاتا ہے کہ ہر ایک دوست کے اعزاز کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھی کا بھی اعزاز کرتا ہے۔

کس حال میں چھوڑ کر آئے ہو۔

فرشتے :۔ پروردگار آپ کی تسبیح، تکبیر، تحمید و تمجید میں مشغول تھے۔

اللہ تعالیٰ :۔ کیا میرے بندوں نے مجھ کو دیکھا ہے جو میری تعریف میں رطب اللسان ہیں۔

فرشتے :۔ نہیں پروردگار انھوں نے آپ کو نہیں دیکھا۔

اللہ تعالیٰ :۔ اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو کیا کریں۔

فرشتے :۔ پروردگار اگر وہ آپ کو دیکھ لیں تو شدت سے آپ کی عبادت کریں اور اپنا پورا وقت آپ ہی کی تعریف تسبیح و تہلیل، تکبیر و تحمید میں گزار دیں

پروردگار :۔ اچھا تو یہ بتاؤ وہ مجھ سے سوال کس چیز کا کرتے ہیں؟

فرشتے :۔ پروردگار وہ آپ سے جنت کا سوال کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ :۔ کیا میرے بندوں نے جنت دیکھی ہے؟

فرشتے :۔ آپ ہی کی قسم اے رب انھوں نے جنت نہیں دیکھی۔

اللہ تعالیٰ :۔ اگر میرے بندے جنت دیکھ لیں تو کیا کریں۔

فرشتے :۔ پروردگار اگر وہ جنت دیکھ لیں تو ہمارا خیال ہے کہ ان کو انتہائی جنت کی حرص و طلب پیدا ہو جائے اور اسکی خواہش میں بےخود ہو جائیں۔

اللہ تعالیٰ :۔ اور وہ پناہ کس چیز سے مانگتے ہیں؟

فرشتے :۔ پروردگار وہ دوزخ سے پناہ مانگتے ہیں

اللہ تعالیٰ :۔ کیا انھوں نے اس کو دیکھا ہے؟

حلقہ باندھ کر ذکر کرنے کی فضیلت کا بیان

آیت

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ (کہف ع ۴)

ان لوگوں کے ساتھ بیٹھا کرو جو اپنے رب کو صبح و شام پکارتے ہیں اور اسی کی رضامندی چاہتے ہیں، ان سے تمہاری آنکھیں نہ پھرنے پائیں۔

احادیث

ذکر کی مجالس سے متعلق فرشتوں کا مکالمہ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اہل ذکر کی تلاش میں رہتے ہیں اور جب کسی کو پا جاتے ہیں تو اپنے ساتھیوں کو آواز دیتے ہیں هَلُمُّوْا اِلٰی حَاجَتِكُمْ یعنی یہاں آؤ یہاں آؤ جس کی تلاش تھی وہ یہاں موجود ہے، پھر فرشتے چاروں طرف سے سمٹ کر آجاتے ہیں اور اپنے پروں سے اہل مجلس کو ڈھانپ لیتے ہیں اور آسمان دنیا تک چھا جاتے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ ملائکہ سے سوال[1] فرماتے ہیں، اے فرشتو! میرے بندوں کو

(۱) اس سوال سے اللہ تعالیٰ کی مراد اپنے بندوں کی شان ظاہر کرنا ہے اور فرشتوں کی زبان سے سننا چاہتا ہے

ہر وقت اللہ کو یاد کرتے تھے۔[1] (مسلم)

صحبت کے وقت

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس جائے تو یہ کلمات کہے اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا۔ ترجمہ: اے اللہ ہم کو شیطان سے بچا اور ہماری اولاد کو بھی شیطان سے حفاظت فرما۔ تو جو لڑکا یا لڑکی ہوگی اس کو کوئی نقصان نہ پہنچے گا۔ (بخاری مسلم)

سوتے وقت اور بیدار ہونے پر

حضرت حذیفہؓ سے اور حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر لیٹنے لگتے تھے تو یہ فرماتے تھے بِاسْمِكَ اللّٰھُمَّ اَحْیَا وَاَمُوْتُ (ترجمہ: اے اللہ تیرے نام کے ساتھ زندہ ہوتا ہوں اور مرتا ہوں) اور جب بیدار ہوتے تو فرماتے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ (ترجمہ: اس اللہ کی تعریف ہے جس نے ہم کو مرنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔)

(بخاری)

---

(۱) یعنی ہر حال میں اللہ کو یاد کرتے تھے خواہ بے وضو ہوں یا باوضو یا جنبی ہوں مگر حالت جنب میں قرآن نہ پڑھتے تھے صرف ذکر یا نام اللہ کا لیا کرتے تھے۔

کھڑے بیٹھے اللہ کے ذکر کی فضیلت کا بیان

آیت

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ
وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ
لِأُولِي الْأَلْبَابِ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ
اللّٰهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلٰى جُنُوبِهِمْ
وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ
السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا
خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ
فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝
(آل عمران۔ ع ۱۹)

آسمان و زمین کی بناوٹ اور رات دن کی آمد و شد میں عقلمندوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں، جو اللہ کو کھڑے بیٹھے، سوتے جاگتے یاد کرتے ہیں اور آسمان و زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں (اور کہتے ہیں) اے ہمارے پروردگار تو نے ان چیزوں کو بیکار نہیں پیدا کیا، پاک ہے تو، سو اے پروردگار ہم کو آگ کے عذاب سے بچالے۔

احادیث

ہر وقت ذکر الٰہی | حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

چند اذکار حضرت سعدؓ بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ وہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس آئے وہ کھجور کی گٹھلیوں پر یا کنکریوں پر تسبیح پڑھ رہی تھی، آپ نے فرمایا میں اس سے بہتر چیز تم کو بتلاؤں۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَآءِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْاَرْضِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ۔ ترجمہ:۔ اللہ پاک ہے اس چیز کی گنتی کے ساتھ جو آسمان میں پیدا کی، اور اللہ پاک ہے اس چیز کی گنتی کے ساتھ جو زمین میں پیدا کی اور اللہ پاک ہے اس کی گنتی کے ساتھ جو زمین و آسمان کے درمیان ہے اور پاک ہے اللہ اس چیز کی گنتی کے مطابق جس کو اس نے پیدا کیا اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ اسی کے مانند وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اسی کے مانند لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اسی کے مانند اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ اسی کے مثل۔ (ترمذی)

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم کو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ کی خبر دیدوں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ارشاد فرمائیے آپ نے فرمایا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

(بخاری۔ مسلم)

تمہاری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر رہے۔ (ترمذی)

بہشت کے درخت حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ کہہ دیا اس کے لئے بہشت میں ایک کھجور کا درخت لگایا جاتا ہے۔ (ترمذی)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں معراج کی رات حضرت ابراہیمؑ سے ملا، انھوں نے مجھ سے کہا اے محمدؐ اپنی اُمت کو میرا سلام کہنا اور کہنا کہ جنت کی مٹی پاکیزہ ہے اور پانی شیریں ہے اور وہ ایک چٹپٹ میدان ہے درختوں سے خالی اور سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا اس میں درخت لگانا ہے (یعنی ہر کلمہ کے پڑھنے سے ایک درخت لگتا ہے جتنا زیادہ پڑھے گا اتنے ہی درخت لگیں گے) (ترمذی)

افضل اعمال حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو تمہارے عملوں میں سے بہتر عمل نہ بتلا دوں جو اللہ کے نزدیک پاکیزہ تر اور تمہارے درجے بہت بلند کرنے والا اور تمہارے سونا چاندی خرچ کرنے سے بہتر بلکہ اس سے بھی بہتر ہو کہ تم دشمنوں سے مقابلہ کرو، وہ تمہاری گردن ماریں تم ان کی گردن مارو، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ارشاد فرمائیے آپ نے فرمایا وہ عمل اللہ کا ذکر ہے۔ (ترمذی)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہو کہ جس گھر میں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہو اور جس گھر میں اللہ کا ذکر نہیں ہوتا اسکی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے۔

تنہائی اور مجمع کا ذکر حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں جیسا وہ مجھ سے گمان رکھے، اور جب بندہ مجھ کو یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، اگر وہ مجھ کو اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں اس کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجمع میں یاد کرتا ہو تو میں اس کو ایسے مجمع میں یاد کرتا ہوں جو اس سے بہتر ہیں (یعنی فرشتوں کے مجمع میں)۔ (بخاری۔ مسلم)

سبقت لیجانے والے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مُفَرِّد لوگ بڑھ گئے، لوگوں نے عرض کیا مُفَرِّد کون لوگ ہیں، آپ نے فرمایا اللہ کو بہت یاد کرنے والے مرد اور عورتیں۔ (مسلم)

افضل الذکر حضرت جابرؓ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے افضل ذکر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ہے (ترمذی)

ذکر سے رطب اللسان حضرت عبداللہ بن بسرؓ سے روایت ہو کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ اسلام کے احکام (یعنی نوافل وغیرہ) تو بہت ہیں آپ کوئی ایسی بات ارشاد فرمائیے جس پر میں ہمیشہ مداومت کرتا رہوں آپ نے فرمایا

علیہ وسلم صبح کی نماز کے لئے مسجد میں تشریف لے گئے اور چاشت کے بعد تشریف لائے تو مجھے اسی طرح اور اسی جگہ بیٹھے ہوئے پایا جہاں چھوڑ گئے تھے۔ فرمایا تم برابر اسی طرح بیٹھی ہو جیسے میں چھوڑ گیا تھا، انھوں نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا میں نے اتنی دیر میں چار کلمات تین تین بار کہے ہیں اگر وہ تمہارے اس وقت کے ذکر سے تولے جائیں تو ان کا وزن زیادہ ہو۔ وہ چار کلمے یہ ہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ عَدَدَ خَلْقِہٖ وَرِضَاءَ نَفْسِہٖ وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ۔ (مسلم)

اور ایک روایت میں یہ کلمات آئے ہیں سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ خَلْقِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ رِضَاءَ نَفْسِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ زِنَۃَ عَرْشِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ مِدَادَ کَلِمَاتِہٖ۔

اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ فرمایا کیا میں تم کو ایسے کلما سکھا نہ دوں جو تم پڑھا کرو، پھر فرمایا سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ خَلْقِہٖ۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ خَلْقِہٖ۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ خَلْقِہٖ۔ اسی طرح ہر کلمے کو تین تین بار کہنے کو تبلایا۔

اللہ کا ذکر نہ کرنے والا مردہ ہے

حضرت ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا ذکر کرنے والوں اور نہ کرنے والوں کی مثال زندہ اور مردے کی سی ہے۔ (بخاری)

مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ۔ ترجمہ:۔ اے اللہ میں تیری رضامندی کے ساتھ تیرے غصہ سے پناہ مانگتا ہوں، اور تیری عافیت کے ساتھ تیرے عذاب سے پناہ چاہتا ہوں اور میں تیری تعریف کا شمار نہیں کر سکتا بس تو نے جیسی اپنی ذات کی تعریف کی ہو ویسا ہی ہے (مسلم)

دن میں ہزار نیکیاں حضرت سعدؓ بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے آپ نے فرمایا کیا کوئی دن میں ایک ہزار نیکی کمانے سے عاجز ہو۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ بھلا دن بھر میں ایک ہزار نیکی کون کر سکتا ہے آپ نے فرمایا سُبْحَانَ اللّٰہِ سو بار پڑھ لینے سے ایک ہزار نیکیاں حاصل ہو جائیں گی یا ہزار گناہ اس سے مٹا دئے جائیں گے۔ (مسلم)

بدن کا صدقہ حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر صبح کو تمہارے ہر جوڑ پر تمہارے لئے صدقہ لازم ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ صدقہ ہے وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ صدقہ ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ صدقہ ہے وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا صدقہ ہے اور نیکی کا حکم دینا صدقہ ہو۔ برائی سے روکنا صدقہ ہے اور ان سب کے بدلہ میں چاشت کی صرف دو رکعتیں کافی ہیں۔ (مسلم)

چار وزنی کلمے حضرت ام المؤمنین جویریہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رکوع میں اپنے رب کی عظمت بیان کرو اور سجدے میں دعائیں مانگو یقین ہے کہ تمہاری دعائیں قبول ہو جائیں۔ (مسلم)

سجدہ میں آپ کی دعائیں

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سجدے کی حالت میں بندہ اپنے پروردگار سے بہت ہی قریب ہوتا ہے پس سجدے میں دعا زیادہ کرو۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَعَلَانِيَتَهٗ وَسِرَّهٗ۔ ترجمہ: اے اللہ میرے چھوٹے بڑے، اگلے پچھلے، ظاہر و پوشیدہ تمام گناہوں کو بخش دے۔ (مسلم)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا تو میں تلاش کرنے لگی، ناگاہ دیکھا کہ آپ رکوع یا سجدے میں ہیں اور یہ فرما رہے ہیں سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔

اور ایک روایت میں ہے کہ میرا ہاتھ آپ کے قدموں پر پڑا، آپ سجدے میں تھے آپ کے دونوں قدم کھڑے ہوئے تھے اور یہ دعا پڑھ رہے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو تشہد اور سلام کے درمیان یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ۔ ترجمہ:- اے اللہ میری اگلی اور پچھلی ظاہر اور پوشیدہ خطاؤں کو معاف فرما، اور جو میں نے زیادتی کی ہو جس کو تو میری بہ نسبت زیادہ جانتا ہے اور تو ہی آگے کرنے والا ہے اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے اور سوا تیرے کوئی معبود نہیں۔ (مسلم)

رکوع اور سجود کے اذکار

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدے میں یہ کلمات کثرت سے کہتے تھے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ۔ ترجمہ:- تو پاک ہے اے اللہ اے ہمارے پروردگار ہم پاکی بیان کرتے ہیں تیری تعریف کے ساتھ اے اللہ مجھ کو بخش دے۔ (بخاری، مسلم)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجود میں سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ کہا کرتے تھے، یعنی پاک اور بہت پاک ہے پروردگار فرشتوں کا اور روح اور جبریل کا (مسلم)

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز فرض کے بعد ان کلمات کے ساتھ پناہ مانگتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الدُّنْیَا وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْقَبْرِ۔ ترجمہ:۔ اے اللہ میں نامردی اور بخل سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور پناہ مانگتا ہوں کہ نکمی عمر کی طرف پھیرا دیا جاؤں اور دنیا کے فتنہ اور قبر کے فتنوں سے پناہ چاہتا ہوں۔ (بخاری)

حضرت معاذؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اے معاذ خدا کی قسم مجھے تم سے محبت ہے پھر فرمایا اے معاذ میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے پیچھے ان کلمات کو کہنا اور کبھی نہ چھوڑنا رَبِّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ۔ ترجمہ:۔ اے ہمارے پروردگار ہماری مدد فرما اپنے ذکر اور اپنے شکر اور اپنی اچھی عبادت پر۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تشہد پڑھ چکو تو اللہ تعالیٰ سے ان چار چیزوں سے پناہ مانگو۔ کہو:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ۔ (مسلم)

افضل کوئی نہ ہوگا جب تک کہ وہی عمل نہ کریگا۔ عرض کیا ہاں آپ ارشاد فرمائیے آپ نے فرمایا ہر نماز کے پیچھے تینتیس تینتیس بار تسبیح، تحمید اور تکبیر کہہ لیا کرو۔ ابوصالح راوی کہتے ہیں کہ جب ابوہریرہؓ سے ان کلمات کی کیفیت پوچھی گئی، تو انھوں نے کہا سُبْحَانَ اللہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور اَللہُ اَکْبَرُ (بخاری۔ مسلم)

مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ کچھ دن کے بعد فقراء مہاجرین پھر حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ ہمارے مالدار بھائیوں کو معلوم ہوگیا اور وہ بھی وہی کرنے لگے، آپ نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس پر چاہتا ہے کرتا ہے۔

فرائض کے بعد کا ذکر

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہر نماز (یعنی فرض) کے بعد تینتیس تینتیس بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہا اور ایک مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔ پڑھ کے سو پورے کر دئے تو اگر سمندر کے جھاگ کے برابر بھی اس نے خطائیں کی ہیں تو معاف ہو جائینگی (مسلم)

حضرت کعبؓ بن عجرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص کامیاب ہوگیا جس نے ہر نماز فرض کے بعد سُبْحَانَ اللہ تینتیس بار، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تینتیس بار اور اَللہُ اَکْبَرُ چونتیس بار پڑھ لیا۔ (مسلم)

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ وہ (یعنی عبداللہ بن زبیرؓ) ہر نماز کے بعد جب سلام پھیرتے تو یہ کلمات کہتے تھے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ وَلَهُ الْحَسَنُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کہتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد یہ کلمات کہا کرتے تھے۔ (مسلم)

فقراء کس طرح امراء سے بڑھ سکتے ہیں

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فقراء مہاجرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ مالدار لوگ بلند درجے اور ہمیشہ باقی رہنے والی نعمتوں میں ہم سے بڑھ گئے، نماز ہم بھی پڑھتے ہیں وہ بھی پڑھتے ہیں، اور روزے میں بھی ہم اُن کے برابر ہیں لیکن اُن کو یہ فضیلت حاصل ہے کہ وہ اپنے مال کی وجہ سے حج کرتے ہیں، عمرہ کرتے ہیں، جہاد کرتے ہیں اور صدقہ کرتے ہیں، آپ نے فرمایا میں تم کو ایسی چیز نہ بتلادوں کہ تم پہلوں کے برابر ہو جاؤ اور پچھلوں سے آگے بڑھ جاؤ اور تم سے

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو کوئی کلام ارشاد فرمائیے جس کو میں پڑھا کروں، آپ نے فرمایا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ اَللہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَّ الْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَّ سُبْحَانَ اللہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ پڑھ لیا کرو۔ دیہاتی نے عرض کیا یہ تو میرے پروردگار کے لئے ہے، کچھ میرے لئے ارشاد فرمائیے۔ آپ نے فرمایا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ (مسلم)

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہو چکتے تو تین مرتبہ استغفار پڑھتے تھے اور پھر یہ کلمات کہتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ۔ اوزاعی اس حدیث کے راوی ہیں۔ اُن سے لوگوں نے پوچھا کہ حضورؐ کون سا استغفار پڑھتے تھے کہا اَسْتَغْفِرُ اللہَ۔ اَسْتَغْفِرُ اللہَ۔ (مسلم)

حضرت مغیرہؓ بن شعبہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز اور سلام سے فراغت پائے تو زبان مبارک سے ارشاد فرماتے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی

لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ پڑھ لیا اسکو دس غلاموں کے آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا اور سو نیکیاں لکھی جائیں گی، سو برائیاں مٹائی جائیں گی اور اس دن وہ شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا اور کوئی اس سے افضل چیز نہیں لا سکتا مگر وہی جو اس سے زیادہ کرے اور فرمایا جس نے سُبْحَانَ اللّٰهِ بِحَمْدِهٖ دن میں ایک سو مرتبہ پڑھ لیا تو اسکی خطائیں اگر سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں گی تو معاف ہو جائیں گی۔ (بخاری مسلم)

حضرت ابو ایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دس بار لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ پڑھ لیا تو وہ اس شخص کے برابر ہوگا جس نے چار غلام حضرت اسمٰعیلؑ کی اولاد میں سے آزاد کئے۔ (بخاری مسلم)

حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم کو اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ محبوب کلام سکھا دوں جو اللہ کو بے حد محبوب ہے وہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ ہے۔ (مسلم)

حضرت ابو مالک اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کرنا نصف ایمان ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ میزان کو بھر دیتا ہے۔ اور سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ آسمان زمین کے درمیان کو بھر دیتے ہیں۔ (مسلم)

لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝
(احزاب - ع ۵)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا وَّ سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا (احزاب ع ۶)

اللہ کا ذکر کرنے والی عورتیں اللہ نے ان سب کے لئے مغفرت اور بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔

اے ایمان والو اللہ کو بکثرت یاد کرو اور صبح و شام اسکی تسبیح پڑھو۔

احادیث

محبوب کلمے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر تو ہلکے پھلکے ہیں اور میزان میں بہت بھاری ہونگے اور رحمٰن کو بہت پیارے ہیں، وہ یہ ہیں سُبْحَانَ اللّٰهِ بِحَمْدِهٖ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سُبْحَانَ اللّٰهِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا مجھے ان تمام چیزوں سے محبوب ہے جن پر سورج نکلتا ہے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دن میں ایک سو مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

تَضَرُّعًا وَّ خِيفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ
مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا
تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝ (اعراف ۲۴)

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ
تُفْلِحُوْنَ ۝ (جمعہ۔ ع ۲)

اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ
وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ
وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَ
الصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَ
الصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَ
الْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَ
الْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ
وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ
وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ
وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ
اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّ
الذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ

گڑگڑاتے ہوئے ڈرتے ہوئے اور دھیمی آواز سے صبح و شام اور نہ ہو غافلوں میں سے۔

اللہ کو کثرت سے یاد کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، مومن مرد اور مومنہ عورتیں، فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں، سچے مرد اور سچی عورتیں، صابر مرد اور صابر عورتیں، عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں، خیرات کرنیوالے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والی عورتیں۔ بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے مرد بکثرت

وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ اور فرمایا سلام تو تم جانتے ہی ہو۔ (مسلم)

حضرت ابوحمید ساعدیؓ سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ پر کس طرح درود بھیجیں آپ نے فرمایا اس طرح اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ (بخاری۔ مسلم)

ذکر کی فضیلت

آیات

وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ (عنکبوت ع ۵)	اور اللہ کی یاد سب سے بڑی چیز ہے۔
فَاذْكُرُوْنِیْٓ اَذْكُرْكُمْ (بقرہ ع ۱۸)	تم مجھے یاد کرو میں تم کو یاد کروں گا
وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِیْ نَفْسِكَ	اپنے رب کو اپنے جی میں یاد کرو اور

علیہ وسلم نے ایک شخص کو دعا مانگتے سُنا کہ نہ اس نے اللہ کی تعریف کی نہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا تو آپ نے فرمایا اس شخص نے جلدی کی، پھر آپ نے اسکو بلایا اور اس سے فرمایا یا کسی اور سے کہ جب نماز سے فارغ ہو جاؤ تو پہلے اللہ کی تعریف کر، پھر مجھ پر درود بھیجو، پھر جو چاہو دعا کرو۔ (ابوداؤد)

درود کے افضل الفاظ حضرت ابو محمد کعبؓ بن عجرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہم نے عرض کیا سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہم کو معلوم ہو گیا اب یہ ارشاد فرمائیے کہ درود کیسے بھیجیں آپ نے فرمایا اس طرح کہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰۤى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰۤى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰۤى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰۤى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰۤى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰۤى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (ب۔م)

حضرت ابو مسعود بدری سے روایت ہے کہ ہم سعدؓ بن عبادہ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضورؐ تشریف لائے۔ بشیر بن سعدؓ نے عرض کیا اللہ تعالیٰ نے ہم کو درود بھیجنے کا حکم فرمایا ہے تو ہم آپ پر کس طرح درود بھیجیں۔ آپ یہ سُن کر خاموش رہے، یہاں تک کہ ہم نے کہا اے کاش انھوں نے (یعنی بشیر) نے ایسا سوال نہ کیا ہوتا تو اچھا تھا، پھر آپ نے فرمایا کہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کا دن سب دنوں سے زیادہ افضل ہے تو جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو تمہارا بھیجا ہوا درود مجھ پر پیش کیا جائے گا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارا درود آپ پر کس طرح پیش ہوگا آپ کا جسم مبارک تو بوسیدہ ہو چکا ہوگا، آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے جسم حرام کئے ہیں۔ (ابوداؤد)

نام سُنکر درود نہ پڑھنے والوں کے لئے وعید

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ (ترمذی)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری قبر کو میلہ نہ بناؤ اور مجھ پر درود بھیجو وہ مجھ کو پہنچ جائیں گے چاہے تم کہیں بھی رہو۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مجھ کو سلام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح کو مجھ پر پلٹا تا ہے حتیٰ کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ (ابوداؤد)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ (ترمذی)

دعا کے آداب

حضرت فضالہ بن عبیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

درود کی فضیلت

آیت

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ (الاحزاب - ع ۷)

بیشک اللہ اور اُس کے فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو تم بھی ان پر درود اور سلام بھیجو۔

احادیث

ایک بار درود کے بدلے میں دس رحمتیں

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت بھیجتا ہے (م)

درود کی کثرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قرب کا ذریعہ ہے

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت میں وہ لوگ مجھ سے سب سے زیادہ قریب ہوں گے جو مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجیں گے۔ (ترمذی)

جمعہ کے دن درود کی کثرت

حضرت اوسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

جس نے آپ کو فطرت کی ہدایت کی، اگر آپ شراب پیتے تو آپ کی اُمت گمراہ ہو جاتی۔ (مسلم)

بغیر الحمد للہ کے کام ادھورا ہے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی اہم کام کے شروع میں الحمد للہ نہ کہے گا تو وہ کام ادھورا رہ جائیگا۔ (ابوداؤد)

بیتُ الحمد

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے کسی بندے کے لڑکے کا انتقال ہوتا ہے تو اللہ تعالےٰ اپنے فرشتوں سے ارشاد فرماتا ہے تم نے میرے بندے کے فرزند کی روح قبض کرلی۔ فرشتے عرض کرتے ہیں ہاں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے تم نے میرے بندے کے لختِ جگر کی روح قبض کرلی۔ فرشتے عرض کرتے ہیں ہاں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اس وقت میرے بندے نے کیا کہا۔ فرشتے عرض کرتے ہیں پروردگار اس نے تیری تعریف کی اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہا، پھر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے میرے بندے کے لئے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اسکا نام بیت الحمد رکھو۔ (ترمذی)

کھانے پینے پر اللہ کا شکر

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس بندے سے خوش ہوتا ہے جو کھانا کھاتا ہے تو اللہ کا شکر ادا کرتا ہے، پانی پیتا ہے اور اللہ کا شکر ادا کرتا ہے۔ (مسلم)

علم کے فتویٰ دیں گے، پس وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے (ب.م)

شکر کی فضیلت

آیات

فَاذْكُرُوْنِیْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِیْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ (بقرع ۱۸)	پس تم مجھے یاد کرو میں تم کو یاد کروں گا اور میرا شکر کرو ناشکری نہ کرو۔
لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ (ابراهیم-ع ۲)	اگر تم شکر کروگے تو میں تم کو اور زیادہ عطا فرماؤں گا۔
وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ (بنی اسرائیل ع ۱۲)	کہہ دو سب تعریف اللہ کے لئے ہے۔
وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (یونس-ع ۱)	اور انکی آخری بات یہ ہوگی کہ سب تعریف اللہ کو جو تمام جہان کا پالنے والا ہے۔

احادیث

حضرت جبریلؑ کا شکر

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معراج کی رات میں مجھ کو دو بھرے ہوئے پیالے دئے گئے، ایک میں شراب تھی اور دوسرے میں دودھ۔ میں نے دونوں پر نظر ڈالی، پھر دودھ لے لیا۔ جبریلؑ نے کہا سب تعریف اللہ کے لئے ہے

مبلغ کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کو سرسبز کرے جو میری بات من وعن پہنچا دے، شاید سننے والا، زیادہ یاد رکھنے والا ہو۔ (ترمذی)

دین کی بات نہ بتلانے والے کی سزا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس سے کسی (دین کی کسی بات) کے متعلق سوال کیا گیا اور اس نے نہ بتایا تو قیامت کے دن اس کو آگ کی لگام دی جائے گی۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

دنیا کے لئے علم دین حاصل کرنے والے کی سزا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے وہ علم جس سے اللہ کی خوشنودی حاصل کی جاتی ہے اس کو دنیا کے کسی فائدے کے لئے سیکھا تو قیامت کے دن وہ شخص جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا۔ (ابوداؤد)

علم کس طرح اٹھے گا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ علم کو اس طور سے نہیں اٹھاتا کہ لوگوں کے دلوں سے دور کر دے بلکہ علماء کو اٹھا لیتا ہے اور علماء کے اٹھ جانے سے علم اٹھ جاتا ہے حتّٰی کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ کوئی عالم نہ رہ جائیگا، لوگ جاہلوں کو سردار بنائیں گے، ان سے مسائل پوچھے جائیں گے وہ بغیر

کے رستہ میں محسوب ہوگا۔ (ترمذی)

علم سے سیری نہیں

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن بھلائی سے (یعنی علم سے) کبھی سیر نہیں ہوتا حتیٰ کہ اسکی انتہا جنت ہوتی ہے۔ (ترمذی)

معلم کے لئے دعائیں

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ادنیٰ پر، پھر حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اسکے فرشتے اور آسمان وزمین والے حتیٰ چیونٹیاں اپنے بلوں میں مچھلیاں پانی میں بھلائی کی تعلیم دینے والوں (یعنی علم دین سکھانے والوں) کے لئے دعائیں کرتی ہیں (ترمذی)

طالب علم کا اعزاز

حضرت ابودرداؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے علم کی تلاش میں سفر کیا اسکو اللہ تعالیٰ جنت کا راستہ آسان فرمائے گا اور فرشتے علم دین کے طالب پر خوشی کے لئے بازو بچھا دیتے ہیں اور جو آسمان و زمین میں ہیں حتیٰ کہ مچھلیاں پانی میں عالم کے لئے دعائیں کرتی ہیں اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چاند کو تمام ستاروں پر اور علماء انبیاء کے وارث ہوتے ہیں اور انبیاء کسی کو دینار اور درہم کا وارث نہیں بناتے بلکہ علم کا وارث بناتے ہیں، پس جس نے علم حاصل کیا تو اس نے اپنی خوش قسمتی سے پورا حصہ حاصل کر لیا۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دے گا۔ (مسلم)

معلّم و مبلّغ کا ثواب

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی کو ہدایت کی طرف بلایا تو ہدایت کرنے والے کو ہدایت پانے والے کے برابر ثواب ملے گا اور ہدایت یافتہ کے ثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ (مسلم)

صدقۂ جاریہ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ انسان کے مرتے ہی اس کے عمل ختم ہو جاتے ہیں لیکن تین چیزیں باقی رہتی ہیں ایک تو وہ خیرات اور صدقہ جس کا فائدہ جاری رہے، دوسرے وہ علم جس سے مخلوق کو فائدہ پہونچے، تیسرے اولاد صالح جو والدین کے لئے دعائے خیر کرے۔ (مسلم)

عالم و طالب علم کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے فرماتے تھے کہ سوائے اللہ کے ذکر اور اس کے متعلقات[1] اور عالم اور طلب علم میں مشغول کے دنیا کی ہر چیز خدا کی رحمت سے دور ہے۔ (ترمذی)

علم کی طلب میں نکلنا راہ خدا میں نکلنے کے برابر ہے

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص علم دین حاصل کرنے کی غرض سے گھر سے نکلے تو جب تک وہ گھر واپس نہ ہوگا اس کا یہ زمانہ اللہ تعالیٰ

(۱) جو کام خدا کی خوشی اور ثواب کی نیت سے کیا جائے وہ بھی ذکر میں شامل ہے۔

تو اس پانی سے اللہ تعالیٰ نے خوب فائدہ پہنچایا، لوگوں نے اس سے پانی پیا جانوروں کو پلایا، کھیتی سیراب کی اور ایک ٹکڑا جو چٹیل میدان ہے کہ پانی جذب کرنے اور روکنے کی اس میں صلاحیت ہی نہیں، نہ اس نے پانی کو روکا نہ چارہ جما تو پہلے ٹکڑے کی مثال ان لوگوں کی ہے جنھوں نے دین میں سمجھ حاصل کی اور اس علم و ہدایت سے جو میں لایا ہوں خوب نفع اُٹھایا، سیکھا اور سکھایا اور آخر الذکر ٹکڑے کی مثال ان لوگوں کی سی ہے جنھوں نے میری لائی ہدایت کو سُن کر قبول کرنا کیا سر بھی نہ اُٹھایا۔ (ب، م ع)

ایک آدمی کی ہدایت بھی دولت بے بہا ہے۔

حضرت سہل رضی بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا، اگر اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعہ سے ایک آدمی کو بھی ہدایت دیدے تو وہ تمہارے لئے سُرخ اونٹوں (۱) سے بہتر ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

تبلیغ کا حکم

حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرا قول لوگوں کو پہنچاؤ اگرچہ ایک ہی آیت ہو اور بنی اسرائیل سے سُنی ہوئی روایت بیان کرو اس میں کوئی حرج نہیں اور اور جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا اس نے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لیا۔ (ب، م)

علم کے لئے قدم اٹھانے کی فضیلت

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص علم کی تلاش میں کوئی رستہ اختیار کریگا تو اللہ تعالیٰ

(۱) سُرخ اونٹ کمیاب تھے اور عرب میں ان کی بڑی قیمت لگتی تھی۔

وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ (زمر - ع ۱)	ہو سکتے ہیں۔
يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ (مجادلہ ع ۲)	اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے درجے بلند کریگا جو ایمان لائے اور جن کو علم عطا کیا گیا ہے۔
اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا (فاطر ع)	اللہ کے بندوں میں علماء ہی اللہ سے ڈرتے ہیں

احادیث

دین کی سمجھ فضلِ خداوندی کی علامت ہے

حضرت معاویہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے تو اس کو دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمیوں کے حال پر رشک کرنا ٹھیک ہے۔ ایک اس شخص پر جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا اور حق کے ساتھ خرچ کرنے کی توفیق اور سلیقہ بھی دیا، دوسرا وہ شخص کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو علم دیا ہے وہ اس علم کے مطابق لوگوں میں فیصلہ کرتا ہے اور سکھاتا ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

دین میں سمجھ حاصل کرنے والوں کی مثال

حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس علم و ہدایت کے ساتھ میں آیا ہوں اسکی مثال ایسی ہے جیسے بارش کہ زمین کے ایک حصہ پر بارش ہوئی وہ حصہ اچھا تھا اس نے پانی کو جذب کرلیا وہ سرسبز ہوگئی، خوب گھاس اگی اور ایک دوسرا ٹکڑا تھا جو سخت تھا، اس نے پانی کو روک لیا جس سے تالاب اور جھیل بنے

نادار کو مہلت دی یا قرض میں کمی کر دی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو اپنے عرش کے سایہ کے نیچے جگہ دیگا جس دن اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ (ترمذی)

قرض کے ادا کرنے کے وقت کچھ زیادہ دینا

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک اونٹ (عمر یا بکر) مول لیا، پھر مجھے تول کر دیا اور جھکتا کر تولا۔ (بخاری، مسلم)

حضرت ابو صفوان سوید بن قیس سے روایت ہے کہ میں اور مخرمہ عبدی ہجر سے (کسی مقام کا نام) کپڑا لائے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ایک پاجامہ ہم سے خریدا، میرے پاس ایک وزن کرنے والا تھا جو مزدوری لیکر وزن کرتا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تولو اور جھکتا تولو۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

علم کی فضیلت

آیات

وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا ۔ (طٰہٰ۔ ع ۶)

کہو اے میرے پروردگار مجھ کو اور زیادہ علم عطا فرما۔

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ

کہو کیا نہیں عالم اور جاہل برابر

حضرت ابو مسعود بدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگلی امتوں میں ایک شخص سے حساب لیا گیا تو اس میں کوئی نیکی نہ ملی سوائے اسکے کہ وہ دولت مند تھا، لوگوں سے لین دین کا معاملہ کرتا تھا اور اپنے غلاموں سے کہتا تھا کہ تنگ دست نادار سے درگزر کیا کرو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں اس شخص سے زیادہ درگزر کرنے والا ہوں۔ پھر اس کو درگزر فرمایا۔ (مسلم)

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کا ایک بندہ جس کو اللہ نے مال سے سرفراز فرمایا تھا، اللہ تعالیٰ کے پاس حاضر کیا گیا (یعنی قبر میں یا حشر کے دن) اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا کہ تو نے دنیا میں کیا کیا عمل کئے، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی کہ لَا یَکْتُمُوْنَ اللّٰہَ حَدِیْثًا (ترجمہ:۔ اللہ سے کوئی بات نہ چھپا سکیں گے) وہ بندہ عرض کریگا کہ تو نے مجھ کو مال عطا فرمایا تو میں لوگوں سے خرید و فروخت کے وقت نرمی اور سخاوت سے کام لیتا تھا، میں مالدار سے آسانی کا برتاؤ کرتا تھا اور نادار کو مہلت دیتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں تجھ سے زیادہ درگزر کا حق رکھتا ہوں پھر فرمائے گا میرے بندے کو درگزر کرو۔ عقبہ بن عامر اور ابو مسعود انصاری نے کہا کہ ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا ہے۔ (مسلم)

مقروض سے رعایت کرنے والا عرش الٰہی کے سایہ میں

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے

مطالبہ کیا۔ صحابۂ کرامؓ نے اس کے مارنے کا ارادہ کیا، آپ نے فرمایا اسکو چھوڑ دو قرض دینے والے کو سب کچھ کہنے کا حق ہے، اب بہتر یہ ہے کہ جس طرح کا جانور اس سے لیا ہے اسی طرح کا دو۔ وہ بولے ویسا تو نہیں ہے اس سے بہتر ہے آپنے فرمایا وہی دیدو تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرض اچھی طرح ادا کرے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو خرید و فروخت کے وقت اور مطالبہ کرنے میں نرمی سے کام لے۔ (بخاری)

قیامت کی تکلیفوں سے نجات

حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو خواہش ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کی تکلیفوں سے نجات دے تو اس کو چاہیے کہ محتاج قرضدار کو مہلت دے۔ قرض مانگنے میں جلدی نہ کرے اور یا تو سارا قرض چھوڑ دے یا تھوڑا بہت معاف کر دے۔ (مسلم)

مقروض سے مطالبہ کرنے میں نرمی کا صلہ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور اپنے کارندے سے کہتا تھا کہ جب تم نادار مقروض سے مطالبہ کرنا تو اس کو درگزر کرنا امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے بھی درگزر فرمائے، چنانچہ جب وہ شخص اپنے پروردگار سے ملا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو بھی درگزر فرمایا۔ (بخاری۔ مسلم)

لین دین اور قرض ادھار میں نرمی کرنے کی فضیلت

آیات

وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ (بقرہ۔ ع ۲۶)

اور جو تم بھلائی کرو گے اللہ اس سے خوب واقف ہے۔

وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ (ھود ع ۸)

اے قوم ناپ تول انصاف سے کیا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دیا کرو۔

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۝ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ۝ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

(تطفیف ع ۱)

ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی خرابی ہے جو لوگوں سے ناپ کر پورا لیتے ہیں اور دوسروں کو کم دیتے ہیں کیا ان کو اس کا خیال نہیں کہ وہ ایک بڑے دن میں اٹھائے جائیں گے جس دن تمام آدمی اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہوں گے

احادیث

سب سے بہتر وہ ہے جو قرض اچھی طرح ادا کرے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک قرضدار آیا اور اپنے قرض کا سخت

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو غلام اپنے پروردگار کی عبادت بھی خوب اچھی طرح کرے اور اپنے مالک کا حق، خیر خواہی فرمانبرداری جو اس پر لازم ہے ادا کرے تو اس کو دُہرا اجر ملے گا۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمی ہیں کہ جن کو دُہرا اجر ملے گا، ایک وہ شخص جو اہل کتاب ہے، یعنی یہودی یا نصرانی وہ اپنے نبی پر ایمان لایا اور محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پر بھی، دوسرا وہ غلام جس نے اللہ کا حق بھی ادا کیا اور مالکوں کا حق بھی ادا کیا، تیسرا وہ مرد جس کے پاس ایک لونڈی ہو اس نے اس کو خوب ادب سکھایا اور بہترین طریقے سے تعلیم و تربیت کی، پھر اس کو آزاد کیا اور پھر اسی سے شادی کر لی۔ (بخاری۔ مسلم)

ایسی عبادت کی فضیلت جو فتنہ و فساد کے زمانہ میں ہو

حضرت مُعقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فتنہ و فساد کے زمانہ میں عبادت کرنا میری طرف ہجرت کر کے آنے کے مثل ہے۔ (مسلم)

تمھارے بھائی تمھارے دست نگر ہو جائیں تو تم کو چاہیئے کہ جو تم کھاؤ وہی کھلاؤ اور جو پہنو وہی پہناؤ، ان کو ایسے کام کی تکلیف نہ دو جو انکی طاقت سے باہر ہو، اور اگر تم ان پر ایسا بوجھ رکھو تو پھر ان کی مدد بھی کرو۔ (بخاری۔ مسلم)

باورچی کی خاطر

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمھارا خادم کھانا لیکر آئے تو تم اسکو بھی اپنے ساتھ بٹھا لو، اور اگر اپنے ساتھ نہ بٹھاؤ تو پھر ایک لقمے یا دو لقمے دیدو اس لئے کہ اس نے پکانے کا تکان اور آگ کی گرمی سہی ہے۔ (بخاری)

اس غلام کی فضیلت جو اللہ کا اور اپنے آقا کا حق ادا کرے

دُہرا اجر

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو غلام اپنے آقا کی خیر خواہی کرے اور اللہ کی عبادت بھی اچھی طرح کرے تو اسکو دونا اجر ملے گا۔ (بخاری مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیر خواہی کرنے والے غلام کو دُہرا اجر ملے گا۔ قسم ہے اسکی جس کے قبضہ میں ابوہریرہ کی جان ہے، اگر جہاد اور حج نہ ہوتا اور ماں کے ساتھ حُسن سلوک تو میں چاہتا کہ غلامی کی موت مروں۔ (بخاری۔ مسلم)

احسان کی فضیلت

آیت

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَ الْيَتَامٰى وَ الْمَسَاكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ (نساء ۔ ع ۶)

اللہ کی عبادت کرو کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ، ماں باپ کے ساتھ سلوک کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور پاس کے پڑوسی اور اجنبی پڑوسی اور دوستوں، رفیقوں اور مسافروں کے ساتھ اور جو تمہارے ماتحت ہوں ان کے ساتھ بھی سلوک کرو۔

احادیث

غلام کے ساتھ مساوات حضرت معرور بن سوید سے روایت ہے کہ میں نے ابو ذر کو دیکھا کہ جس طرح کا لباس آپ پہنے ہیں ویسا ہی ان کا غلام بھی پہنے ہوئے ہیں میں نے اس کا سبب دریافت کیا تو انھوں نے کہا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص کو گالیاں دیں یعنی ماں کی گالی دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو ذر تم نے اس کی ماں کو عیب لگایا، تم میں ابھی جاہلیت کی بو باقی ہے یہ تمہارے بھائی ہیں، تمہارے خدمتگار، اللہ تعالیٰ نے ان کو تمہارے، تحت کردیا ہے جب

تو میں کیا کروں، آپ نے فرمایا نہ دو۔ عرض کیا اگر وہ مجھ سے لڑے۔ فرمایا تم بھی لڑو، عرض کیا اگر وہ مجھے قتل کر دے۔ فرمایا تم شہید ہو گئے۔ اس نے کہا اگر میں اس کو قتل کر دوں۔ فرمایا وہ دوزخ میں ہوگا۔ (مسلم)

آزاد کرنے کی فضیلت

آیت

فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ وَمَا اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ فَكُّ رَقَبَةٍ (البلد-۱۴)	سو وہ داخل نہ ہوا گھاٹی میں اور تم کو خبر بھی ہے کہ گھاٹی کیا ہے، وہ گردن کا آزاد کرنا ہے۔

احادیث

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی مسلمان غلام کو آزاد کر دیا تو اللہ تعالیٰ آزاد شدہ کے ہر عضو کے بدلہ آزاد کرنے والے کے ہر عضو کو آگ سے آزاد کرے گا حتیٰ کہ اس کی شرمگاہ کو شرمگاہ کے بدلہ (ب م)

حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کون سے اعمال افضل ہیں۔ فرمایا اللہ پر ایمان، اس کے رستہ میں جہاد۔ میں نے عرض کیا کونسی گردن کا آزاد کرنا افضل ہے۔ فرمایا جو اپنے مالک کے نزدیک بیش قیمت ہو۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ شہید کس کو کہتے ہو۔ انھوں نے کہا جو اللہ کی راہ میں مارا جائے وہ شہید ہے۔ فرمایا اس صورت میں تو میری امت میں شہید بہت تھوڑے ہوں گے۔ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر کون کون شہید ہے۔ آپ نے فرمایا جو اللہ کے رستہ میں قتل کیا جائے وہ شہید ہے جو اللہ کے رستہ میں مرجائے وہ شہید ہے، جو طاعون میں مرجائے وہ شہید۔ جو ہیضہ میں مرے وہ شہید۔ جو ڈوب کر مرجائے وہ شہید۔ (مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے۔ (ب م)

حضرت ابوالاعور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے روایت ہے (یہ عشرہ مبشرہ میں سے تھے) کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے جو اپنے مال کی وجہ سے مارا جائے وہ شہید ہے اور جو اپنا خون یعنی اپنی جان کی حفاظت میں مارا جائے وہ شہید ہے اور جو اپنے دین کی وجہ سے مارا جائے وہ شہید ہے اور جو اپنے گھر والوں کی حفاظت میں مارا جائے وہ شہید ہے (ابوداؤد۔ ترمذی)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے بتائیے کہ اگر کوئی میرا مال لینا چاہے

مال و جان اور زبان سے جہاد

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشرکین سے اپنے مالوں، جانوں اور اپنی زبانوں[1] کے ساتھ جہاد کرو۔ (ابوداؤد)

اوّل وقت یا زوال کے بعد جنگ

حضرت نعمان بن مقرن کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اول وقت جنگ فرماتے تو پھر لڑائی میں اتنی تاخیر فرماتے کہ زوال ہو جاتا اور ہوائیں چلنے لگتیں اور مدد نازل ہوتی۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

لڑائی ایک دھوکہ ہے

حضرت ابوہریرہؓ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑائی ایک دھوکہ ہے (بخاری مسلم)

شہادت کی مختلف شکلیں

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ آدمیوں کو شہادت کا درجہ حاصل ہوگا۔ ۱۔ طاعون سے مرنے والا، ۲۔ ہیضہ سے مرنے والا، ۳۔ ڈوب کے مرنے والا، ۴۔ دب کے مرنے والا، اور ۵۔ جو اللہ کے راستہ میں مارا جائے۔ (بخاری۔ مسلم)

(۱) اس میں تقریر و تحریر دونوں شامل ہیں۔

ساتھ پلٹ آئے تو اس نے جلدی دو تہائی مزدوری پالی اور جو فوج یا جماعت جہاد کرے پھر کچھ اس کے ہاتھ نہ آئے اور وہ سب کام آجائیں تو ان کیلئے پورا پورا اجر ہے۔

اس اُمت کی سیاحت جہاد فی سبیل اللہ ہے

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ مجھ کو سیاحت کی اجازت فرمائیے۔ آپ نے فرمایا میری امت کی سیاحت اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ہے۔ (ابوداؤد)

واپسی روانگی سے کم نہیں

حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غزوہ سے واپس ہونے میں اتنا ہی اجر ہے جیسا کہ جانے میں۔ (ابوداؤد)

مجاہدین کا استقبال

حضرت سائبؓ بن یزید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے تشریف لائے تھے لوگ آپ کے استقبال کو گئے، میں بھی لڑکوں کے ساتھ ثنیۃ الوداع پر آپ سے جا ملا۔ (ابوداؤد)

اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ راوی نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرنے کو لڑکوں کے ساتھ ثنیۃ الوداع تک گئے تھے۔

تین باتیں

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے نہ جہاد کیا نہ کسی غازی کے لئے سامان جنگ تیار کیا، نہ کسی غازی کی غیبت میں اس کے گھر والوں کی خیر و خبر لی تو اس کو اللہ تعالیٰ مرنے سے پہلے کسی سخت تکلیف میں مبتلا کر دیگا (ابوداؤد)

نہ جہاد نہ جہاد کی خواہش حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے زندگی بھر جنگ نہیں کی اور نہ جنگ کی خواہش کی تو اسکی موت نفاق کے ایک شعبہ پر ہو گی۔ (مسلم)

مجبور جہاد میں شریک ہے حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی غزوے میں تھے، آپ نے فرمایا مدینہ میں کچھ لوگ رہ گئے ہیں ان کو مرض نے مجبور کر دیا نہ تم نے کوئی مسافت طے کی اور نہ کوئی وادی قطع کی مگر وہ تمہارے شریک ہیں۔

ایک روایت میں ہے کہ ان کو کسی عذر نے مجبور کر دیا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ وہ اجر میں تمہارے شریک ہیں۔ (بخاری)

مقبول جہاد کی شرط حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ کوئی شخص مال غنیمت کی ہوس میں جنگ کرتا ہے تو کوئی ناموری کے لئے، کوئی بہادر کہلانے کے شوق میں جنگ کرتا ہے تو کوئی حمیت کے لئے۔ ایک روایت میں ہے کہ کوئی غصہ میں آکر جنگ کرتا ہے تو ارشاد فرمائیے کہ کونسی جنگ فی سبیل اللہ ہے آپ نے فرمایا جو اللہ کا کلمہ بلند کرنے کیلئے جنگ کرتا ہے اسکی جنگ فی سبیل اللہ ہے (بخاری، مسلم)

جہاد کا پورا اجر حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو فوج یا جماعت جہاد کرے اور پھر صحیح سالم مال غنیمت لے

ایک بنانے والے کو جو اجر و ثواب کی خواہش میں بنائے، دوسرے تیر انداز کو، تیسرے وہ جو تیر اُٹھا کر تیر انداز کو دے، پھر فرمایا تیر اندازی اور شہسواری کیا کرو، اور مجھے تمھاری تیر اندازی شہسواری سے زیادہ پسند ہے اور جس نے تیر اندازی سیکھ کر چھوڑ دیا اس نے ایک نعمت ٹھکرادی یا فرمایا کہ نعمت کی ناشکری کی۔ (ابوداؤد)

حضرت سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جو تیر اندازی کر رہے تھے، آپ نے فرمایا اے اسمٰعیل کی اولاد خوب تیر اندازی کرو تمھارے باپ تیر انداز تھے۔ (بخاری)

حضرت عمرو بن عبسہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ جو شخص اللہ کی راہ میں ایک تیر چلائے اسکو ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا (ابوداؤد۔ ترمذی)

جہاد فی سبیل اللہ میں خرچ

حضرت ابو یحییٰ خریم بن فاتک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اس اللہ کی راہ میں کچھ بھی خرچ کریگا اس کیلئے سات سو سے اوپر نیکیاں لکھی جائینگی (ترمذی)

جہاد کی حالت میں روزہ

حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی اللہ کا بندہ اللہ کی راہ میں (جہاد میں) ایک دن روزہ رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرہ کو ستر سال تک آگ سے دور رکھے گا۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کے رستہ میں (یعنی جہاد) ایک دن روزہ رکھا تو اللہ جل شانہ اسکے اور آگ کے درمیان ایک خندق کر دیگا جس کا فرق آسمان و زمین کے برابر ہوگا (ترمذی)

حضرت ابو مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک اونٹنی لئے ہوئے ظاہر ہوا جس پر مہار پڑی ہوئی تھی، عرض کیا یا رسول اللہ یہ اللہ کے لئے ہے، آپ نے فرمایا سات سو اونٹنیاں مہار پڑی ہوئی اس کے بدلہ میں تم کو ملیں گی (مسلم)

نشانہ بازی کی فضیلت

حضرت ابو حمادؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منبر پر فرماتے سنا ہے وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ (ترجمہ:۔ جو کچھ تمہارے پاس قوت ہو دشمن کے لئے تیار رکھو) سُن لو قوت تیراندازی ہے۔ سُن لو قوت تیراندازی ہے۔ سُن لو قوت تیراندازی[1] ہے۔ (مسلم)

حضرت ابو حمادؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا ہے کہ عنقریب تمہارے لئے بہت سے ممالک فتح ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ تم کو بہت کچھ عطا فرمائے گا مگر دیکھو تیراندازی کا کھیل نہ چھوڑنا۔ (مسلم)

حضرت ابو حمادؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تیراندازی سیکھ کر چھوڑ دیا وہ ہم سے نہیں ہے، یا یہ فرمایا کہ اس نے میری نافرمانی کی (مسلم)

حضرت ابو حمادؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا ہے کہ ایک تیر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تین آدمیوں کو جنت میں داخل کریگا۔

---

(۱) حدیث شریف میں لفظ "رمی" ہے اسوقت اس سے مراد تیراندازی وغیرہ تھی اب قیامت تک جتنے نئے آلات اسکے لئے ایجاد ہوں گے سب اس میں شامل ہیں۔

تھے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ وَ نَصِیْرِیْ بِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اَصُوْلُ وَ بِكَ اُقَاتِلُ ۔ ترجمہ:۔ اے اللہ تو میرا قوت بازو ہے اور تو ہی میرا مددگار ہے اور تیرے ہی مدد اور بھروسہ پر میں جنگ کرتا ہوں۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی قوم سے اندیشہ ہوتا تھا تو آپ فرماتے تھے:۔

اَللّٰهُمَّ نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ	اے اللہ ہم تجھ کو ان کے سامنے کرتے ہیں اور
وَ نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ	انکے شرور سے تیری پناہ مانگتے ہیں

جہاد کے گھوڑے

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانیاں قیامت تک کیلئے بھلائی سے بندھی ہیں۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت عروہؓ بارقی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانیاں قیامت تک کے لئے بھلائی سے بندھی ہیں (یعنی اجر و غنیمت) (ح م)

جہاد کی نیت سے گھوڑا پالنا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے رستہ کے لئے اللہ پر ایمان رکھتے ہوئے اسکے وعدے کی تصدیق کرتے ہوئے گھوڑا رکھے، تو اس گھوڑے کا کھانا پانی کر آسودہ اور سیراب ہونا اور اس کا پاخانہ پیشاب قیامت کے دن اس شخص کے نیکی کے پلہ پر ہوگا۔ (بخاری)

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہید کو شہادت کے وقت (یعنی تلوار کی مار سے) اتنی ہی تکلیف ہوتی ہے جیسے چٹکی لینے سے ہوتی ہے۔ (ترمذی)

دشمن سے مقابلہ کی تمنا نہ کرنی چاہیئے

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی دشمن سے مقابلہ کے لئے تیار ہوئے اور ان کا اتنی دیر انتظار کیا کہ زوال ہوگیا، پھر آپ کھڑے ہوگئے اور فرمایا اے لوگو دشمن سے مقابلہ کی تمنا نہ کرنا، اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگتے رہنا اور جب دشمن سے مقابلہ ہو تو پھر صبر کرو اور جان لو کہ جنت تلواروں کے سایہ میں ہے پھر فرمایا اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ وَمُجْرِیَ السَّحَابِ وَھَازِمَ الْاَحْزَابِ اھْزِمْھُمْ وَانْصُرْنَا عَلَیْھِمْ۔ ترجمہ:- اے اللہ کتاب کے اُتارنے والے، بادل کے دوڑانے والے، لشکر کو ہزیمت دینے والے، ان کو شکست دے اور ہماری مدد فرما۔ (بخاری۔ مسلم)

قبولیتِ دعا کا وقت

حضرت سہلؓ بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ نے فرمایا دو دعائیں پلٹائی نہیں جاتیں یا کم رد کی جاتی ہیں، ایک اذان کے وقت، دوسری لڑائی کے وقت جب کہ ایک دوسرے پر حملہ ہو رہا ہو۔ (ابوداؤد)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ کے موقع پر یہ دعا کرتے

ماں تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ میرا بیٹا حارثہ بدر کی لڑائی میں مارا گیا ہے، اب مجھے بتائیے کہ اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کروں اور اگر وہ دوسری جگہ ہے تو میں اس کو جی بھر کر روؤں۔ آپ نے فرمایا اے حارثہ کی ماں جنت میں بہت سے درجے ہیں اور تیرا بیٹا تو فردوس اعلیٰ میں پہنچ گیا۔ (بخاری)

شہید پر ملائکہ کا سایہ حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میرے باپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لائے گئے، اور ان کی لاش ٹکڑے ٹکڑے تھی، وہ آپ کے سامنے رکھ دئے گئے، میں نے ان کا چہرہ کھولنا چاہا، لوگوں نے مجھے روک دیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فرشتے برابر اپنے بازوؤں سے ان پر سایہ کر رہے ہیں۔ (بخاری۔ مسلم)

شہادت کی سچی تمنا حضرت سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اللہ تعالیٰ سے سچے دل کے ساتھ شہادت کا سوال کیا تو وہ شہیدوں کے مرتبہ کو پہنچے گا، اگرچہ اپنے بستر ہی پر مرے۔ (مسلم)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سچے دل کے ساتھ شہادت طلب کی تو اس کی طلب پوری ہوگی چاہے وہ شہید نہ ہو۔ (مسلم)

شہادت کے وقت کی تکلیف حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تھا، کہ کوئی ان کو پہچان نہ سکتا تھا، ان کی بہن نے انکی اُنگلی کے پور کے نشان سے ان کو پہچانا، انسؓ کہتے ہیں کہ یہ آیت جو اُتری ہو وہ شاید ایسے ہی مومنین کے بارے میں اُتری ہو ۔

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ٥ لِيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ٥

(احزاب - ع ۲)

مسلمانوں میں سے کچھ مرد ایسے بھی ہیں جنھوں نے اس عہد کو سچ کر دکھایا جو اللہ سے کیا تھا تو ان میں کوئی ایسا ہو کہ اپنا ذمہ ادا کر چکا اور کوئی منتظر ہے ۔ اور انھوں نے ذرا سا بھی ردو بدل نہیں کیا تاکہ اللہ سچوں کو سچائی کی جزا دے اور منافقوں کو اللہ چاہے سزا دے یا ان کو توبہ کی توفیق بخشے بیشک اللہ بخشش والا رحمت والا ہے ۔

(بخاری مسلم)

شہید کا گھر حضرت سمرۃؓ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کو دو شخص میرے پاس آئے (یعنی خواب میں) اور وہ مجھے ایک درخت پر چڑھا لے گئے اور پھر مجھے ایک گھر میں داخل کیا، وہ گھر اتنا بہتر تھا کہ اس سے بہتر میں نے کبھی نہیں دیکھا، پھر ان دونوں نے کہا یہ شہیدوں کا گھر ہے ۔ (بخاری)

حضرت انسؓ سے روایت ہو کہ ام الربیعؓ بنت البراء جو حارثہ بن سراقہ کی

گئے (یعنی جہاں کے لئے بھیجے گئے تھے وہاں پہنچنے سے پہلے) انھوں نے کہا اے اللہ ہمارا یہ پیغام ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا دے کہ ہم تجھ سے مل گئے اور ہم تجھ سے راضی ہوئے اور تو ہم سے راضی ہوا۔ ایک آدمی نے انس کے ماموں حرام کو پیچھے سے ایسا نیزہ مارا کہ اُن کے آر پار ہوگیا، اور وہ بولے قسم ربِ کعبہ کی میں کامیاب ہوگیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے بھائی قتل ہوگئے اور انھوں نے قتل ہوتے وقت کہا اے اللہ ہمارے نبی کو یہ خبر پہنچا دے کہ ہم تجھ سے مل گئے اور ہم تجھ سے خوش ہوئے تو ہم سے خوش ہوا۔ (بخاری۔ مسلم)

میدانِ جہاد میں جنت کی خوشبو

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میرے چچا انس بن نضرؓ بدر کی لڑائی میں موجود نہ تھے، انھوں نے حضور صلعم سے عرض کیا کہ آپ کو معلوم ہے کہ میں بدر کی لڑائی میں شریک نہ تھا، اب اگر اللہ تعالیٰ مجھے مشرکین کے قتال کے وقت حاضر کردیگا تو اللہ بھی دیکھے گا کہ میں کیا کردوں گا۔ جب اُحد میں مقابلہ دشمن سے ہوا اور مسلمان تتر بتر ہوگئے تو انھوں نے کہا اے اللہ جو کچھ میرے ساتھیوں نے کیا میں اس سے معذرت کرتا ہوں اور جو کچھ مشرکین نے کیا اس سے بھی بری ہوں۔ آگے سعد بن معاذؓ سامنے آگئے تو وہ بول اُٹھے اے معاذ جنت۔ نضر کے رب کی قسم میں جنت کی خوشبو اُحد کے اسی طرف سے پا رہا ہوں۔ حضرت سعدؓ نے حضورؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ جو کام انھوں نے کیا وہ حقیقت میں مجھ سے نہ ہوتا۔ انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے کچھ اوپر اسّی نشان تلوار، نیزے اور تیر کے اپنے چچا کے بدن پر دیکھے اور ان کو مشرکوں نے

نہ دوں کوئی بھی آگے نہ بڑھے، جب دشمن بالکل قریب پہنچ گئے تو آپ نے فرمایا قُوْمُوْا اِلٰی جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ (ایسی جنت کی طرف لے چلو جس کی چوڑائی آسمان اور زمین کے برابر ہے۔) حضرت عمیر بن حمام انصاری نے عرض کیا یارسول اللہ ایسی جنت جس کی چوڑائی آسمان اور زمین کے برابر ہے، آپ نے فرمایا ہاں وہ بولے واہ واہ۔ واہ واہ، حضورؐ نے فرمایا واہ واہ کیوں کہتے ہو؟ عرض کیا خدا کی قسم اس امید پر میں نے یہ جملہ کہا کہ میں بھی اس جنت والوں میں ہو جاؤں، آپ نے فرمایا تم انھیں میں سے ہو، یہ سُن کر انھوں نے اپنے نیام سے کچھ کھجوریں نکالیں اور کھانا شروع کیا، پھر بولے اگر اس وقت تک زندہ رہا کہ یہ کھجوریں پوری کھالوں تو یہ زندگی تو بہت لمبی ہوگی، یہ خیال کرکے سب کھجوریں پھینک دیں اور دشمنوں میں گھس گئے، پھر جنگ کرتے کرتے شہید ہو گئے۔ (مسلم)

شہادت کا صلہ

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہؐ آپ کچھ لوگوں کو ہمارے ساتھ کردیں تاکہ وہ ہم کو قرآن اور سنت کی تعلیم دیں، آپ نے انصار کے ستّر آدمیوں کو ان کے ہمراہ کردیا جن کو قُرّاء کہا جاتا تھا، ان میں میرے ماموں حرام بھی تھے، لوگ رات کو قرآن شریف پڑھتے تھے اور آپس میں سیکھتے سکھاتے تھے، پھر دن کو مسجد میں پانی لاکر رکھتے تھے اور لکڑی لاکر بیچتے تھے، اسکی قیمت سے اہل صفہ اور فقیروں کو کھانا خرید کر کھلایا کرتے تھے، یہ لوگ راستہ ہی میں قتل کر دئے

سنا دیتی ہے۔

حضرت قتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے پاس کھڑے ہوئے تھے، آپ نے جہاد کا ذکر کیا اور فرمایا اللہ کے رستہ میں جنگ کرنا اور اللہ پر ایمان لانا بہترین اعمال ہیں، ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ یہ بتایئے کہ اگر میں اللہ کے رستہ میں مارا جاؤں تو کیا میری سب خطائیں معاف ہو جائیں گی؟ آپ نے فرمایا ہاں، لیکن تم اس طرح مارے جاؤ کہ صبر و اجر کی طلب ہو اور آگے بڑھتے جاؤ پیچھے نہ مڑو، پھر فرمایا تم نے کیا سوال کیا تھا، عرض کیا کہ مجھے یہ بتایئے کہ اگر میں اللہ کی راہ میں مارا جاؤں تو کیا میری سب خطائیں معاف ہو جائیں گی۔ فرمایا ہاں مگر اس صورت میں کہ تم صبر کرتے ہوئے اجر کی طلب میں آگے بڑھتے ہوئے قتل کئے جاؤ مگر قرض پھر بھی معاف نہ ہوگا، مجھ سے جبریلؑ نے یہی کہا ہے۔ (مسلم)

جنت کا شوق

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ اگر میں راہ خدا میں قتل کیا جاؤں تو میرا ٹھکانا کہاں ہوگا؟ آپ نے فرمایا جنت میں۔ بس انھوں نے اپنے ہاتھ کی سب کھجوریں زمین پر ڈال دیں اور دشمنوں میں گھس گئے پھر شہید ہو گئے۔ (مسلم)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحابؓ مشرکوں سے پہلے بدر پہنچ گئے، جب دشمن بھی آگئے تو آپ نے فرمایا جب تک میں حکم

اور ایک روایت میں ہے کہ ہر دو میں سے ایک جائے اور ایک رہے اور رہنے والے سے فرمایا تم غازی کی قائم مقامی کرو گے، اس کے پیچھے اس کے گھر کی نگرانی کرو گے تو تم کو غازی کا نصف اجر ملے گا۔

تھوڑا عمل اور زیادہ اجر

حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی جو ڈھال و تلوار اور خود و زرہ سے آراستہ تھا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں جنگ کروں یا اسلام قبول کروں، آپ نے فرمایا اسلام لاؤ پھر جنگ کرو تو وہ مسلمان ہوا اور لڑائی میں شرکت کی پھر شہید ہو گیا حضورؐ نے فرمایا کام تھوڑا کیا اور اجر بہت پایا۔ (بخاری۔ مسلم)

شہید کی آرزو

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی آدمی ایسا نہیں کہ جنت میں داخل ہو کر دنیا کی طرف پھر واپس ہونا چاہے اگرچہ اس کو دنیا بھر یا ہفت اقلیم کی سلطنت بھی مل جائے لیکن شہید آرزو کرتا ہے کہ وہ دوبارہ دنیا میں پلٹے اور دس بار قتل ہو کر اس مرتبہ اور عزت کو حاصل کرے جو اس کو مل چکی ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

قرض کی اہمیت

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوائے قرض کے شہید کی ہر خطا اللہ تعالیٰ معاف فرما دیگا۔ (مسلم)

اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ کے رستہ کی جنگ قرض کے سوا ہر خطا کو

ثواب میں برابر کا شریک ہے) اور جس نے کسی غازی کے گھر بار کی نگہبانی کی تو گویا اس نے خود جہاد کیا۔ (بخاری۔ مسلم)

مجاہد کی خدمت حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے رستہ میں کسی مجاہد کے لیے یا حاجی کے لئے خیمہ لگا دینا، یا کسی خادم یا کسی اونٹنی کو محض اللہ کے لئے کسی کو دیدینا افضل ترین صدقہ ہے۔ (ترمذی)

مجاہد کو سامان دینے والا حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ اسلم کے قبیلہ سے ایک نوجوان لڑکے نے حضور سے عرض کیا یا رسول اللہ میں جہاد میں شریک ہونا چاہتا ہوں لیکن سامان میرے پاس نہیں ہے، آپ نے فرمایا فلاں شخص نے جنگ کا سامان کیا تھا، پھر بیمار ہو گئے، تم ان کے پاس جا کر میرا سلام کہو اور کہو کہ جو کچھ تم نے سامان تیار کیا ہے وہ مجھے دیدو۔ جب انھوں نے جا کر حضور کا پیغام سنایا تو انھوں نے اپنے گھر والوں سے کہا جو سامان میں نے تیار کیا تھا وہ سب ان کو دیدو کوئی چیز باقی نہ رہے، خدا کی قسم سب دیدینے ہی میں برکت ہوگی۔ (مسلم)

مجاہد کی قائم مقامی حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی لحیان کی طرف فوج بھیجی اور فرمایا جس گھر میں دو آدمی ہوں تو ایک جائے اور ایک قائم مقامی کرے اجر میں دونوں برابر ہوں گے۔ (مسلم)

پاس گیا، ان کو رخصتی سلام کیا اور تلوار کی میان کو توڑ ڈالا، خوب ٹوٹ پڑا، اُس تلوار سے دشمنوں کو مارتے مارتے جامِ شہادت پی گیا۔ (مسلم)

اللہ کے راستہ کا غبار

حضرت ابوعبسؓ بن عبدالرحمن بن جُبیرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس بندے کے قدم اللہ کے رستہ میں غبار آلود ہوئے تو اس کو آگ نہیں چھو سکتی (بخاری)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جو شخص اللہ کے ڈر سے رو یا تو اس کا دوزخ میں جانا اس طرح ناممکن ہے جس طرح دوہے ہوئے دودھ کا تھنوں میں جانا ناممکن ہے اور کسی اللہ کے بندے پر اللہ کے رستہ کا گرد و غبار اور جہنم کا دھواں جمع نہیں ہو سکتا۔ (ترمذی)

دو آنکھیں جن کو آگ چھو نہیں سکتی

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سُنا ہے کہ دو آنکھوں کو آگ نہیں چھو سکتی، ایک وہ آنکھ جو اللہ کے ڈر سے روئی، دوسری وہ جو اللہ کے رستہ میں پہرہ دیتی رہی۔

مجاہد کا شریکِ حال

حضرت زید بن خالدؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے خدا کی راہ میں جہاد کرنے والے کے لئے لڑائی کا سامان فراہم کر دیا تو گویا اس نے خود جہاد کیا (یعنی

مجاہد کی جنت حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں سو درجے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے جہاد کرنے والوں کے لئے تیار کر رکھے ہیں اور ہر دو درجوں میں ایسا فرق ہے جیسا آسمان و زمین میں۔ (بخاری)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ کو اپنا رب سمجھ کر، اسلام کو اپنا دین سمجھ کر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا رسول سمجھ کر راضی ہو جائے اس پر جنت واجب ہو گئی۔ حضرت ابو سعیدؓ کو یہ بات پسند آئی، عرض کیا یا رسول اللہ اس بات کو پھر فرمائیے۔ حضورؐ نے دوبارہ ارشاد فرمایا، پھر فرمایا دوسری چیز ایسی ہو کہ اللہ جل شانہ اپنے بندوں کو جنت میں سو درجے عطا فرمائے گا اور ہر دو درجوں میں ایسا فرق ہو جیسے آسمان زمین کا فرق۔ حضرت ابو سعید خدریؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کیا چیز ہے۔ فرمایا اللہ کے رستہ میں جہاد کرنا، اللہ کے رستہ میں جہاد کرنا۔ (مسلم)

جنت کے دروازے تلواروں کی چھاؤں میں حضرت ابو بکرؓ بن ابی موسیٰ اشعری سے روایت ہے میں نے اپنے باپ سے حضورؐ کا ارشاد نقل کرتے سنا ہے دشمن سامنے تھے اور وہ کہہ رہے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے دروازے تلوار کی چھاؤں میں ہیں۔ ایک شخص پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے موجود تھے، وہ یہ حدیث سن کر کھڑے ہو گئے اور بولے اے ابو موسیٰ کیا تم نے اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سنا ہو۔ کہا ہاں۔ پس وہ اللہ کا بندہ اپنے ساتھیوں کے

جہاد فی سبیل اللہ کے برابر کوئی عمل ہے۔ فرمایا تم اسکی طاقت نہیں رکھ سکتے، وہ دو یا تین مرتبہ یہی سوال دُھراتے رہے اور آپ ہر مرتبہ یہی فرماتے رہے کہ تم اس کی طاقت نہیں رکھتے، پھر فرمایا اللہ کے رستہ میں جہاد کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جو ہمیشہ نماز میں کھڑا رہے اور ہمیشہ روزے رکھے اور اللہ کی آیتوں پر عمل کرے اور روزہ نماز میں مجاہد فی سبیل اللہ کے پلٹ آنے تک کبھی سُستی نہ کرے۔ (بخاری۔ مسلم)

یہ لفظ مسلم کے ہیں اور بخاری کی روایت میں ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ مجھے ایسا عمل بتائیے جو جہاد کا بدل ہو۔ آپ نے فرمایا ایسا عمل کوئی نہیں، پھر فرمایا کیا تم اس کی طاقت رکھتے ہو کہ مجاہد جہاد کے لئے نکلے اور تم اپنی مسجد میں نماز کے لئے کھڑے ہو جاؤ اور روزہ بھی ہو مگر مجاہد کے واپس ہونے تک نہ روزہ افطار کرو (یعنی ناغہ نہ کرو) اور نہ نماز میں سُستی کرو، وہ بولے بھلا کس کو طاقت ہے۔

بہترین زندگی

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر زندگی اس شخص کی ہے جو اپنے گھوڑے کی لگام اللہ کے رستہ کے لئے تھامے رہے جیسے ہی کوئی دھماکہ یا گھبراہٹ کی بات سنے تو فوراً اڑ کے اسکی پیٹھ پر بیٹھ جائے۔ شہادت یا موت کے موقع کی تلاش میں رہے یا وہ آدمی جو اپنی بھیڑ اور بکریوں کو لیکر کسی گھاٹی یا وادی میں سکونت اختیار کرے نماز پڑھے، زکوٰۃ دے اور اپنے رب کی عبادت میں مشغول رہے، حتّٰی کہ اس کو موت آجائے اور لوگوں سے سوائے بھلائی کے کوئی واسطہ نہ رکھے۔ (مسلم)

خون بہہ رہا ہوگا اور رنگ تو خون کا ہوگا اور خوشبو مشک کی ہوگی۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت معاذؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان اللہ کے رستہ میں اتنی دیر تک جنگ کرے کہ ایک بار اونٹنی کا دودھ دوہ کر دوسری بار دوہا جائے تو اس پر جنت واجب ہوئی اور جس کو اللہ کے رستہ میں کوئی زخم لگا یا کوئی تکلیف پہنچی تو وہ قیامت کے دن اس صورت سے آئے گا گویا آج زخم لگا ہے اور رنگ زعفران کا ہوگا اور بو مشک کی ہوگی۔ (ابوداؤد۔ترمذی)

جہاد فی سبیل اللہ ستر سال کی عبادت سے افضل ہے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک صحابی کسی گھاٹی سے گزرے جس میں میٹھے پانی کا ایک چھوٹا سا چشمہ تھا ان کو وہ چشمہ بہت خوشگوار لگا کہنے لگے اگر میں لوگوں سے علیحدگی اختیار کرتا تو اسی گھاٹی میں قیام کرتا مگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغیر اجازت ایسا ہرگز نہ کروں گا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا ایسا نہ کرنا تمہارا اللہ کے رستہ میں جہاد کرنا اپنے گھر میں ستر سال نماز پڑھنے سے افضل ہے کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تم کو بخشے اور جنت میں داخل کرے اللہ کی راہ میں اللہ کے دشمنوں سے لڑو، جو اللہ کے رستہ میں اتنی دیر تک جنگ کرے کہ ایک بار اونٹنی دوہ کر دوبارہ دوہی جائے تو اس کے لئے بہشت واجب ہوگی۔ (ترمذی)

مجاہد کی مثال | حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ

مجاہد کی فضیلت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمنا حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ
اس شخص کا ذمہ دار ہے جو اس کے رستہ میں نکلے اور فرماتا ہے کہ اس کو میری راہ میں جہاد کرنے، مجھ پر ایمان لانے اور میرے رسولوں کی تصدیق کے سوا کسی چیز نے نہ نکالا ہو تو مجھ پر اس کی ضمانت ہے کہ اس کو بہشت میں داخل کروں (یعنی اگر وہ شہید ہو) یا اس کو ثواب اور مال غنیمت کے ساتھ گھر پہنچا دوں، اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جو زخم اللہ کے رستہ میں لگے گا تو قیامت کے دن اسی صورت میں آئیگا گویا آج لگا ہے (یعنی خون ٹپکتا ہوا) اور رنگ اس کا خون کا ہوگا اور خوشبو مشک کی ہوگی، اور مجھے اس ذات اقدس کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اگر مجھے مسلمانوں کی تکلیف کا خیال نہ ہوتا تو میں کسی سریہ کو بھیج کر بیٹھ نہ جاتا لیکن میں اپنے میں اتنی گنجائش نہیں پاتا کہ ان سب کی سواری کا انتظام کر دوں اور نہ اُن میں اتنی گنجائش ہے کہ وہ خود ہی انتظام کر لیں) اور میں چلا جاؤں اور وہ رہ جائیں، یہ بھی ان کیلئے مشکل ہے۔ قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ میری تو بھی خواہش ہے کہ میں اللہ کے رستہ میں جہاد کروں اور قتل کیا جاؤں پھر جنگ کروں اور قتل کیا جاؤں پھر جنگ کروں پھر قتل کیا جاؤں۔ (مسلم)

راہ خدا کا زخم حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے رستہ میں جس کے زخم لگے گا وہ قیامت میں اس طرح آئیگا کہ اس کے زخموں سے

اللہ کے راستہ میں پہرہ دینا

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے رستہ میں ایک دن پہرہ دینا دُنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور جنت میں تمھارے لئے صرف ایک کوڑے کی جگہ، دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہو سب سے بہتر ہے اور کوئی اللہ کا بندہ اللہ کے رستہ میں شام کو چلے یا صبح کو تو وہ دنیا سے اور جو کچھ اس دنیا میں ہے سب سے بہتر ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت سلمانؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے فرماتے تھے جہاد میں ایک دن رات کا پہرہ دینا مہینے بھر کے روزے اور رات کے قیام سے بہتر ہے، اگر وہ پہرے دار اسی حالت میں مرجائے تو اس کے عمل کا ثواب اس کے لئے جاری رہتا ہے اور اس کا رزق (یعنی جنت کا طعام و شراب) اس کے لئے جاری رہتا ہے اور فتنہ میں ڈالنے والے سے محفوظ رہے گا۔ (مسلم)

حضرت فضالہؓ بن عُبید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آدمی کی زندگی کے خاتمہ پر اسکا عمل بھی ختم ہوجاتا ہے لیکن اللہ کے رستہ میں پہرہ دینے والے کا عمل قیامت تک بڑھایا جاتا رہے گا اور وہ قبر کے فتنوں سے محفوظ رہے گا (ابوداؤد۔ ترمذی)

حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ کے رستہ میں ایک دن پہرہ دینا دوسری جگہوں کے ہزاروں پہرہ دینے سے بہتر ہے (ترمذی)

صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ کون سا عمل سب سے افضل ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لانا، عرض کیا پھر، فرمایا اللہ کے رستہ میں جہاد عرض کیا پھر، فرمایا حج مبرور (مقبول)۔ (بخاری)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل محبوب ہے۔ فرمایا وقت پر نماز پڑھنا۔ میں نے عرض کیا پھر۔ فرمایا ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرنا، میں نے عرض کیا پھر، فرمایا اللہ کے رستہ میں جہاد کرنا۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کون سا عمل افضل ہے۔ فرمایا اللہ پر ایمان اور اُس کے رستہ میں جہاد۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک پہر دن کو رات کو اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے چلنا دنیا اور دنیا کی ہر چیز سے بہتر ہے۔ (ب م)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ سب سے بہتر کون آدمی ہے۔ فرمایا وہ مومن جو اللہ کے رستہ میں اپنی جان و مال کے ساتھ جہاد کرے۔ عرض کیا پھر کون؟ فرمایا وہ مومن جو کسی گھاٹی میں اللہ کی عبادت کرے۔ اور لوگوں سے علیحدگی صرف اس لئے اختیار کرے کہ لوگ اُس کے شر سے محفوظ رہیں۔ (بخاری۔ مسلم)

أُولٰٓئِكَ رَفِيقًا ۝ (نساء - ع ۱۳)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ۝ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

(صف - ع ۲)

(کیا ہی اچھے ہیں یہ رفیق)۔

مسلمانو! کیا میں تم کو ایسی سوداگری بتاؤں جو تم کو دردناک عذاب سے بچا دے وہ یہ کہ تم اللہ رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنی جان اور مال سے جہاد کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم سمجھو۔ تمہارے گناہوں کو بخش دیگا اور تم کو ایسے باغوں میں داخل فرمائیگا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور عمدہ مکانات جو ہمیشہ رہنے کے باغوں میں ہوں گے اور یہی بڑی کامیابی ہے اور ایک (فرد) اور بھی ہے جس کو تم پسند کرتے ہو (یعنی) اللہ کی مدد اور جلد فتح حاصل کرنا اے (محمد) مسلمانوں کو بشارت دیدو

احادیث

ایمان کے بعد سب سے افضل عمل

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ لَهُمُ
الْجَنَّةَ ۚ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ
اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ ۖ
وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَ
الْإِنجِيلِ وَالْقُرْآنِ ۚ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ
مِنَ اللَّهِ ۚ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي
بَايَعْتُم بِهِ ۚ وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ
الْعَظِيمُ ۝ (توبہ - ع ۱۴)
لَّا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ
الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَ
الْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ
وَأَنفُسِهِمْ ۚ فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ
بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ
دَرَجَةً ۚ وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ ۚ
وَفَضَّلَ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ
أَجْرًا عَظِيمًا ۝ دَرَجَاتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً
وَرَحْمَةً ۚ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا

اور مالوں کو اس (قیمت) پر خرید لیا کہ ان کے لئے جنت ہو اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں قتل کرتے ہیں پھر قتل کئے جاتے ہیں، وعدہ ہو اللہ کے ذمہ سچا توریت انجیل اور قرآن میں اور اللہ سے زیادہ کون قول میں پورا ہے تو تم اس خرید و فروخت پر جس کا تم نے اللہ سے معاملہ کیا ہے خوشیاں مناؤ یہی بڑی کامیابی ہے۔

غیر معذور مسلمان جو بلا عذر جہاد کے موقع پر بیٹھ رہتے ہیں وہ جہاد کرنے والے مسلمانوں کی برابری نہیں کر سکتے جو اللہ کی راہ میں جان و مال سے لڑتے ہیں، اللہ نے ان مجاہدین کو جو اپنی جان و مال سے لڑتے ہیں مرتبہ میں ان لوگوں پر فضیلت دی جو بلا عذر بیٹھ رہتے ہیں اور سب سے اللہ نے اچھا وعدہ کیا ہے اور اللہ جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر فضیلت

بابُ الجہاد

آیات

وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ۝ (توبہ - ع ۵)

اور تم تمام مشرکوں سے لڑو جیسے وہ سب لڑتے ہیں اور جان لو کہ بیشک اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ وَعَسٰى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسٰى أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝

(بقرہ - ع ۲۶)

تم پر جہاد فرض کر دیا گیا ہے اور وہ تم پر گراں ہے اور کچھ تعجب نہیں کہ ایک چیز کو تم گراں سمجھو اور وہ تمہارے لئے بہتر ہو اور عجب نہیں کہ ایک چیز کو تم پسند کرو اور وہ تمہارے حق میں بری ثابت ہو اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

انْفِرُوا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ۔ (توبہ - ع ۶)

اللہ کے رستہ میں ہلکے اور بوجھل نکل کھڑے ہو اور اپنی جان اور اپنے مال سے اللہ کے رستہ میں جہاد کرو۔

إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

بیشک اللہ نے مسلمانوں سے انکی جانیں

کون ہو۔ عرض کیا ہم مسلمان ہیں اور آپ کون ہیں؟ فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں، تو ایک عورت نے (مجادے سے) بچہ کو اونچا کرکے دکھایا اور عرض کیا اس کیلئے حج ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں ہے لیکن ثواب[1] تم کو بھی ملے گا۔ (مسلم)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پالان پر حج کیا اور وہ آپ کی باربرداری کا اونٹ تھا (یعنی آپ نے ایسے اونٹ پر جس پر زین کی جگہ پالان تھا حج کیا۔ (بخاری)

حج میں تجارت حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ عکاظ مجنہ اور ذوالمجاز جاہلیت کے بازار تھے (ان جگہوں میں لوگ میلے کے طور پر بازار لگایا کرتے تھے) تو صحابۂ کرامؓ نے حج کے موسم میں تجارت کو گناہ سمجھا، اس وقت یہ آیت نازل ہوئی

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ	تم پر کوئی گناہ نہیں اگر تم (حج کے دنوں میں) اپنے رب سے رزق طلب کرو۔ (بخاری)

---

(۱) یعنی اس کو لیجانے میں حج کرانے میں جو تکلیف تم کو ہوگی اس کا اجر ملے گا

رمضان کا عمرہ

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رمضان کا عمرہ حج کرنے کے برابر ہے یا یہ فرمایا کہ اس حج کے برابر ہے جو میرے ساتھ کیا جائے۔ (بخاری۔ مسلم)

معذور کی طرف سے حج

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر حج فرض کیا ہے میرے باپ پر ایسے زمانہ میں فرض ہوا کہ وہ بالکل بوڑھے ہو گئے۔ سواری پر ٹھہر نہیں سکتے تو کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں آپ نے فرمایا ہاں (ب۔م)

حضرت لقیط بن عامرؓ سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے باپ بہت بوڑھے ہیں نہ حج کر سکتے ہیں نہ عمرہ اور نہ چلنے اور سوار ہونے کی قوت ہے۔ آپ نے فرمایا تم اپنے باپ کی طرف سے حج و عمرہ کر لو۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

بچہ کا حج

حضرت سائب بن یزیدؓ سے روایت ہے کہ میرے باپ نے حجۃ الوداع میں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرایا اس وقت میں سات سال کا تھا۔ (بخاری)

بچہ کے حج کا ثواب ماں کو

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روحا[1] میں ایک قافلہ سے ملے۔ آپ نے فرمایا تم لوگ

---

(۱) روحا ایک مقام کا نام ہے جو مدینہ طیبہ سے چھتیس میل پر واقع ہے

حج مقبول حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ کون سا عمل زیادہ افضل ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول پر ایمان۔ عرض کیا اس کے بعد۔ فرمایا اللہ کے رستہ میں جہاد۔ عرض کیا پھر۔ فرمایا حج مقبول۔ (بخاری۔ مسلم)

عمر بھر کا کفّارہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ جس نے حج کیا اور کوئی بے حیائی کا کام نہیں کیا اور فسق و فجور سے باز رہا تو وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے گا جیسے آج پیدا ہوا ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عمرہ سے دوسرے عمرہ تک بیچ کے تمام گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور کی جزا جنت ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

عورتوں کا جہاد حج ہے حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم جہاد کو افضل عمل سمجھتے ہیں تو کیا ہم جہاد نہ کیا کریں۔ آپ نے فرمایا تمہارے لئے افضل جہاد حج مبرور ہے۔ (بخاری)

عرفہ کی فضیلت حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرفہ کے روز سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آگ سے آزاد فرماتا ہے۔ (مسلم)

وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ٥ (آل عمران-ع ۱۰)	اور جو انکار کرے تو اللہ تعالیٰ دنیا جہان سے بے نیاز ہے۔

احادیث

حج کی فرضیّت

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اول کلمۂ شہادت اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا، خانۂ کعبہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا (بخاری و مسلم)

حج زندگی میں ایک مرتبہ فرض ہے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں فرمایا اے لوگو اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے تو تم پر حج کرنا لازم ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہر سال؟ آپ خاموش رہے۔ انھوں نے پھر سوال کیا، آپ نے کچھ کوئی جواب نہ دیا، پھر انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہر سال؟ آپ نے فرمایا اگر میں تمہارے سوال پر ہاں کہہ دیتا تو تم پر ہر سال کے لئے فرض ہو جاتا، دیکھو جب میں خاموش ہو جاؤں تو تم بھی سوال نہ کرو، اگلی اُمتیں اپنے انبیاء سے بہت سے سوال کرنے اور اختلاف کرنے ہی پر ہلاک ہو گئیں، جب میں تم کو کسی بات کا حکم دوں اور تم میں اس کے کرنے کی استطاعت ہو تو ضرور کرو اور جس بات سے منع کروں تو اس سے باز آؤ۔ (مسلم)

اعتکاف کا بیان

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے عشرۂ اخیر میں اعتکاف فرماتے تھے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندگی بھر رمضان کے عشرۂ اخیر میں اعتکاف فرماتے رہے، اور آپ کے بعد آپ کی بیویاں اعتکاف کرتی رہیں۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخر عشرہ میں اعتکاف فرماتے رہے اور وفات کے سال بیس دن اعتکاف فرمایا۔ (ب)

حج کا بیان

آیات

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا (بقرہ۔ ع ۱)	اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج فرض ہے ہر جس شخص کو اس گھر تک پہنچنے کی مقدرت ہو۔

فرمایا جس نے کسی روزہ دار کا روزہ کھلوایا تو اُس کو اُس روزہ دار کے روزے کے برابر ثواب ملے گا اور روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ (ترمذی)

حضرت ام عمارۃ انصاریہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز میرے گھر تشریف لائے میں نے آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا۔ آپ نے فرمایا تم بھی کھاؤ۔ میں نے عرض کیا میں روزہ ہوں۔ آپ نے فرمایا جب روزہ دار کے پاس کھانا کھایا جاتا ہے تو ملائکہ روزہ دار کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک کہ کھانے والے کھانے سے فارغ نہ ہوں یا یوں فرمایا کہ جب تک وہ سیر نہ ہوں۔ (ترمذی)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سعدؓ بن عبادہ کے گھر تشریف لے گئے انھوں نے روٹی اور زیتون کا تیل پیش کیا۔ آپ نے نوش فرمایا، پھر یہ دعا دی۔

اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ وَاَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ	تمہارے گھر روزہ دار افطار کریں، تمہارا کھانا نیک لوگ کھائیں اور فرشتے تمہارے لئے دعا کریں۔ (ابوداؤد)

حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہینہ میں تین دن کے روزے پورے زمانے کے روزوں کے برابر ہیں۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت مُعَاذَۃَ العدویہؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینہ کے تین روزے رکھتے تھے انھوں نے کہا ہاں۔ میں نے کہا کیا مہینہ میں کوئی دن مخصوص تھا۔ کہا حضورؐ اس کا کچھ خیال نہیں فرماتے تھے کہ مہینہ میں کون سے دن روزہ رکھوں۔ (مسلم)

حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مہینہ کے تین روزے رکھنے کا ارادہ کرو تو تیرہ۔ چودہ۔ پندرہ کو رکھو۔ (ترمذی)

حضرت ابو قتادہ ملحانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایام بیض یعنی تیرہ۔ چودہ۔ پندرہ کو روزہ رکھنے کا حکم فرمایا ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایام بیض کے روزے نہ سفر میں چھوڑتے تھے نہ حضر میں۔ (نسائی)

روزہ کھلوانے کی فضیلت

حضرت زید بن خالد جہنیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اور اسی دن مجھ پر وحی نازل ہوئی۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوشنبہ اور جمعرات کو اعمال پیش ہوتے ہیں تو میری خواہش ہے کہ میرے اعمال روزے کی حالت میں پیش ہوں۔ (مسلم)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوشنبہ اور جمعرات کو قصداً روزہ رکھتے تھے۔ (ترمذی)

مہینہ میں تین دن روزہ کی فضیلت

بہتر یہ ہے کہ یہ تین روزے ایام بیض (۱۳-۱۴-۱۵) کو رکھے جائیں

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میرے دوست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین کام کی مجھے وصیت فرمائی ہے اول تو ہر مہینے تین دن روزہ رکھنے کی، دوم ضحیٰ کی نماز پڑھنے کی، سوم سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی (ابن م)

حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ میرے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو نصیحت فرمائی کہ میں زندگی بھر ایام بیض کے روزے رکھوں، چاشت کی نماز پڑھوں اور سونے سے پہلے وتر پڑھ لوں۔ (مسلم)

عرفہ کے روزے کے متعلق کچھ بتائیے۔ فرمایا عرفہ کا روزہ گزشتہ اور آئندہ گناہوں کا کفارہ ہے۔ (مسلم)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محرم کی دسویں کو خود بھی روزہ رکھتے تھے اور دوسروں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔ (ب۔م)

حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ عاشورہ کا روزہ کیسا ہے، فرمایا گزشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ (مسلم)

شوال کے چھ روزوں کا بیان

حضرت ابو ایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان کے پورے روزے رکھے اور پھر شوال کے چھ روزے رکھ لیے گویا اس نے پورے زمانے کے روزے رکھے۔ (مسلم)

دوشنبہ اور جمعرات کے روزہ کا بیان

حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ دوشنبہ کے دن روزہ کیسا ہے، فرمایا اسی دن میں پیدا ہوا، اسی دن میں مبعوث ہوا

کی اجازت دیجئے۔ فرمایا تین روزے رکھ لیا کرو۔ عرض کیا اس سے زیادہ کی اجازت مرحمت فرمائیے۔ فرمایا حرمت کے مہینوں میں روزہ رکھو اور پھر چھوڑ دو، حرمت کے مہینوں میں روزہ رکھو اور چھوڑ دو، حرمت کے مہینوں میں روزہ رکھو پھر چھوڑ دو۔ (ذیقعدہ۔ ذوالحجہ۔ محرم) آپ نے اپنی تین انگلی سے حرمت کے مہینوں کا اشارہ کیا، پھر ان کو ملا یا۔ (ابوداؤد)

ذی الحجہ کے عشرۂ اوّل کے روزوں کی فضیلت

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو سب دنوں سے زیادہ ذی الحجہ کے عشرۂ اول کے نیک اعمال پسند ہیں، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا اللہ کے رستہ میں جہاد کرنے سے بھی زیادہ افضل ہیں، فرمایا ہاں اللہ کے رستہ میں جہاد کرنے سے بھی۔ سوائے اس کے کہ آدمی اللہ کے رستہ میں جان و مال لیکر نکلے پھر کوئی چیز واپس نہ لائے۔ (بخاری)

عرفہ اور عاشورہ کے روزوں کا بیان

حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ

بعد تہجد کی نماز ہے۔ (مسلم)

شعبان میں روزے

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان میں سب مہینوں سے زیادہ روزے رکھتے تھے بلکہ پورا شعبان روزے میں گزرتا تھا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ شعبان میں کچھ ہی دن ایسے ہوتے ہوں گے کہ آپ روزہ نہ ہوں۔ (بخاری۔ مسلم)

حرمت کے مہینوں میں روزہ

حضرت مُجَیْبَۃَ الْبَاہِلِیہ سے روایت ہے ان کے باپ یا چچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، پھر چلے گئے، سال بھر کے بعد پھر واپس ہوئے تو انکی صورت بدل گئی تھی، انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ نے مجھے پہچانا نہیں۔ فرمایا تم کون ہو انھوں نے کہا میں وہ باہلی ہوں جو اگلے سال آیا تھا، آپ نے فرمایا اُسوقت تو تم اچھی شکل میں تھے، اب بدل کیوں گئے، وہ بولے جب سے آپ کے پاس سے گیا ہوں کسی دن میں نے دن کو کھانا نہیں کھایا سوا رات کے، (یعنی برابر روزے رکھتے رہے) آپ نے فرمایا تم نے اپنے نفس کو بڑا دُکھ دیا، پھر فرمایا رمضان کے مہینے میں روزے رکھا کرو اور اس کے بعد مہینے میں ایک روزہ رکھو، انھوں نے عرض کیا مجھ میں اتنی طاقت ہے کہ میں اس سے زیادہ روزے رکھ سکتا ہوں، آپ مجھے زیادہ کی اجازت فرمائیے، آپ نے فرمایا مہینے میں دو روزے رکھو۔ وہ بولے اس سے زیادہ

لے تو وہ روزہ کو ضائع نہ سمجھے، اپنے روزے کو پورا کرلے اور سمجھ لے کہ اللہ نے کھلایا پلایا ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت لقیطؓ بن صبرہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے وضو کی ترکیب بتائیے، آپ نے فرمایا پورا پورا وضو کرو، انگلیوں میں خلال کرو اور ناک میں اچھی طرح پانی پہنچاؤ مگر روزے کی حالت میں نہیں۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

غسل کی فرضیت کی حالت میں روزہ میں کوئی حرج نہیں

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صبح ہو جاتی اس حال میں کہ آپ اپنے اہل خانہ سے جنبی ہوتے تو پھر آپ غسل فرماتے اور روزہ رکھتے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت عائشہؓ اور حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کرتے بے احتلام کی جنابت کی حالت میں پھر روزہ رکھ لیتے (ب م)

محرم اور شعبان کے روزے کا بیان

محرم کا روزہ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین روزہ رمضان کے بعد محرم کا روزہ ہے اور بہترین نماز فرض نماز کے

صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے پہلے افطار کر لیتے تھے اور تازے کھجور سے افطار فرماتے تھے اگر تازے کھجور نہ ملتے تو خشک کھجور یعنی چھوہارے سے روزہ کھولتے تھے اور اگر یہ بھی نہ ہوتے تھے تو چند گھونٹ پانی سے روزہ افطار فرماتے تھے۔ (ابوداؤد۔ترمذی)

روزہ دار کو زبان کی حفاظت کا حکم

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ دار کو چاہیئے کہ روزے کے دن بیحیائی کا کام نہ کرے، نہ شور کرے اور اگر کوئی اس کو گالی دے یا لڑنا چاہے تو کہہ دے کہ میں روزہ ہوں (بخاری مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے جھوٹ بولنا اور جھوٹی بات پر عمل کرنا نہ چھوڑا تو اس کے کھانا پانی چھوڑنے کی اللہ کو کوئی حاجت نہیں۔ (بخاری)

روزے کے مسائل

روزہ میں بھول کر کھا پی لینا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی روزے میں بھول کر کچھ کھا پی

افطار کا وقت حضرت عمرؓ بن خطاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات ادھر آئے اور دن ادھر جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ کے افطار کا وقت آ گیا۔ (بخاری، مسلم)

حضرت ابو ابراہیم عبداللہ بن اوفیٰ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر میں جا رہے تھے اور آپ روزہ سے تھے۔ جب سورج غروب ہو گیا تو آپ نے کسی سے فرمایا کہ اُترو اور ستو تیار کر دو۔ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ شام کر لیں تو بہتر ہے، آپ نے فرمایا اُترو اور ستو تیار کر دو انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ابھی دن باقی ہے۔ آپ نے فرمایا اُترو اور ہمارے لیے ستو تیار کر دو۔ پس وہ اُتر پڑے اور ستو گھول کر حضرت کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور نے نوش فرمایا، پھر فرمایا جب تم دیکھو کہ رات ادھر سے آ گئی ہے تو روزہ افطار کر لو اور آپ نے اپنے دستِ مبارک سے مشرق کی طرف اشارہ فرمایا۔ (بخاری۔ مسلم)

کھجور سے افطار حضرت سلمان بن عامر ضبی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھجور سے افطار کرو۔ اگر کھجور نہ ملے تو پانی سے روزہ کھولو۔ پانی پاک کرنے والا ہے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

کھجور اور چھوارہ نہ ہو تو پانی حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

حضرت عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے روزوں کو اہل کتاب کے روزوں پر جو فضیلت حاصل ہے وہ سحری کی وجہ سے ہے (مسلم)

افطار کا بیان

افطار میں تعجیل

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ اس وقت تک بھلائی میں رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کریں گے۔ (مسلم)

حضرت ابی عطیہؓ سے روایت ہے کہ میں اور مسروقؒ حضرت عائشہؓ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں دو ایسے ہیں کہ نیکی کرنے میں کوئی قصور نہیں کرتے، ان میں سے ایک مغرب کی نماز پڑھنے میں اور افطار میں جلدی کرتے ہیں اور دوسرے دیر کرتے ہیں، حضرت عائشہؓ نے فرمایا کون جلدی کرتا ہے۔ عرض کیا عبداللہ بن مسعودؓ۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا حضور بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو وہ بندہ بہت محبوب ہے جو افطار میں جلدی کرے۔ (ترمذی)

سحری کا بیان

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحری کھایا کرو، سحری میں برکت ہوتی ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی۔ پھر ہم فجر کی نماز کے لئے چلے کسی نے پوچھا سحری اور نماز کے درمیان کتنا وقفہ تھا، کہا پچاس آیتوں کے پڑھنے کے بقدر فرق تھا۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو مؤذن تھے، ایک حضرت بلالؓ، دوسرے حضرت عبداللہؓ بن ام مکتوم۔ آپ نے فرمایا (1) بلالؓ رات کو اذان دیتے ہیں، تو اس وقت تک کھاؤ پیو جب تک عبداللہ بن مکتوم اذان نہ دیدیں، راوی نے کہا کہ ان دونوں میں اتنا ہی فرق ہوتا تھا کہ ایک اترتے اور دوسرا چڑھتے۔ (بخاری۔ مسلم)

---

(1) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں رمضان مبارک میں ایک اذان صبح صادق سے پہلے ہوتی تھی جو اس بات کی علامت تھی کہ صبح قریب ہے سحری کھالو۔ دوسری صبح صادق کے بعد ہوتی تھی۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شعبان کی پندرہ تاریخ کے بعد روزہ نہ رکھو۔ (ترمذی)

حضرت ابویقظانؓ عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے شک پر روزہ رکھا اس نے ابوالقاسم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نافرمانی کی۔ (ترمذی)

چاند دیکھنے کا بیان

حضرت طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چاند دیکھ کر زبان مبارک سے یہ ارشاد فرماتے تھے :-

اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ هِلَالُ رُشْدٍ وَّخَيْرٍ۔ (ترمذی)	اے اللہ تو اس کو ہم پر امن اور سلامتی کے ساتھ نکال، میرا مالک اور تیرا مالک اللہ ہے۔ یہ چاند بہتری اور بھلائی کا ہو۔ (ترمذی)

حضرت جبریلؑ آپ سے ملاقات کرتے تو آپ تیز ہوا سے زیادہ سخاوت فرماتے۔ (ب م)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخر عشرہ کی راتوں میں شب بیداری فرماتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے اور خود کمر کس کر تیار ہو جاتے تھے۔ (بخاری مسلم)

شعبان کی پندرہویں سے روزہ رکھنے کی ممانعت

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان سے پہلے کوئی شخص ایک یا دو روزے نہ رکھے، ہاں وہ رکھ لے جو ہمیشہ رکھتا چلا آیا ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان سے پہلے روزے نہ رکھو، چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند ہی دیکھ کر روزہ چھوڑ دو۔ اگر ابر کی وجہ سے چاند نہ دکھائی دے تو تیس دن پورے کرو
(ترمذی)

فرمایا جو شخص رمضان میں ایمان اور اجر کی خاطر روزے رکھے گا تو اس کے تمام اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (بخاری، مسلم)

رمضان کی پہلی رات

حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان المبارک کی پہلی رات جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین باندھ دیئے جاتے ہیں۔ (بخاری، مسلم)

اگر چاند نظر نہ آئے

حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور شوال کا چاند دیکھ کر افطار کرو اور ابر وغیرہ سے چاند نظر نہ آئے تو شعبان کے تیس دن پورے کرو۔ (بخاری، مسلم)

مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ اگر چاند دکھائی نہ دے تو پورے تیس روزے رکھو۔

رمضان میں جود و کرم کی فضیلت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں اور بھی زیادہ سخاوت کرتے تھے۔ حضرت جبرائیل ہر رات رمضان میں آپ سے ملاقات کرتے اور آپ سے قرآن کے دور کرتے تھے۔

بُلایا جائے گا، کہا جائیگا اے اللہ کے بندے یہ بہتر ہے پس نمازی کو نماز کے دروازے سے بُلایا جائیگا، غازی کو جہاد کے دروازے سے بلایا جائیگا، روزہ دار کو باب الریان سے اور خیرات کرنے والوں کو صدقہ کے باب سے بلایا جائیگا۔ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان، جو شخص ان دروازوں سے بلایا جائیگا اس کا نقصان تو نہیں ہے لیکن میں یہ عرض کرتا ہوں کہ کوئی ایسا بھی ہے جو ان سب دروازوں سے بلایا جائے۔ آپ نے فرمایا ہاں مجھے امید ہے کہ تم ان میں سے ہو۔ (بخاری، مسلم)

حضرت سہلؓ بن سعدؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام ریان ہے، قیامت کے دن اس دروازہ سے روزہ داروں کے سوا کوئی داخل نہ ہوگا اور کہا جائیگا روزہ دار کہاں ہیں؟ پس روزہ دار اُٹھ کھڑے ہوں گے اور دروازے میں داخل ہو جائیں گے، ان کے داخل ہوتے ہی دروازہ بند ہو جائیگا پھر کوئی داخل نہ ہو سکے گا۔ (بخاری، مسلم)

اللہ کے راستہ میں نکلنے کی حالت میں روزہ

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص فی سبیل اللہ جہاد میں روزہ رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس روزے کے باعث اس کے چہرے کو ستر سال کے لیے آگ سے دور رکھے گا۔ (بخاری، مسلم)

روزہ کی شرح

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اس کے لئے ہے اور روزہ خاص میرے لئے ہے، اس کا بدلہ دوں گا اور روزے سپر ہیں، اگر تم میں سے کوئی روزہ سے ہو تو فحش بکے نہ بیہودہ گوئی کرے نہ جھگڑا کرے اگر کوئی اس کو گالی بھی دے یا جھگڑا کرنے پر آمادہ ہو جائے تو کہہ دے کہ میں روزہ ہوں اور قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کو مشک سے زیادہ پسند ہے اور فرمایا کہ روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں، ایک افطار کے وقت جب کہ وہ روزہ کھولتا ہے، دوسری خوشی قیامت کے دن ہوگی جب وہ اپنے رب سے ملے گا اور اپنے روزہ کا بدلہ دیکھے گا۔　(بخاری، مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ کھانا پینا چھوڑنا اور خواہش کا ترک کرنا میری خاطر تھا تو روزہ میرے لئے ہوا اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور ایک نیکی کی جزا دس گنی ہے۔

مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ آدمی کو ہر عمل کے بدلہ میں دس نیکیاں سات سو گنا تک دی جائیں گی لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ تو خاص میرے لئے ہے میں ہی اس کا بدلہ دوں گا، اس لئے کہ اس کا کھانا پینا چھوڑنا اور خواہش کا ترک کرنا میری خاطر تھا، اور روزہ دار کو دو خوشیاں نصیب ہوتی ہیں ایک افطار کے وقت جب کہ وہ روزہ کھولتا ہے اور دوسری خوشی اپنے رب سے ملاقات کے وقت ہوگی اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کو مشک سے زیادہ پسند ہے

جنت کے دروازے　حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کے رستہ میں ایک جوڑا (۱) دیگا وہ جنت کے ہر دروازے سے

(۱) یعنی جوڑ لے جوڑے دو پیسہ - دو کپڑے یا دو گھوڑے - غرض ہر چیز جوڑا جوڑا۔

طَعَامُ مِسْكِينٍ ۚ فَمَنْ تَطَوَّعَ
خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ ۚ وَأَنْ
تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ
تَعْلَمُونَ ۝ شَهْرُ رَمَضَانَ
الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ
هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ
الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ
شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ
وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ
فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيدُ
اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ
بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَ
لِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَ
لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ (بقرہ ع ۲۳)

ایک مسکین کو کھانا کھلانا) پھر جو اپنی
خوشی سے نیکی کرے تو وہ اس کے لئے
بہتر ہے اور یہ صورت کہ تم روزہ رکھو تو
تمہارے لئے بہتر ہو اگر تم سمجھو۔ رمضان کا
مہینہ ایسا ہے کہ اس میں قرآن نازل کیا
گیا جو لوگوں کا رہنما ہے اور جس میں ہدایت
اور فیصلہ حق و باطل ہے، پس جو شخص
تم میں سے یہ مہینہ پائے تو ضرور اس کے
روزے رکھے اور جو شخص بیمار ہو یا سفر
میں ہو تو گنتی کے دوسرے دنوں سے
اللہ تم پر آسانی کرنا چاہتا ہے سختی کرنا
نہیں چاہتا تا کہ تم گنتی پوری کر لو اور اللہ
کی بڑائی کرو اس بات پر کہ اس نے تم کو
ہدایت دی اور تا کہ تم احسان مانو

احادیث

روزہ کا اللہ کے یہاں اجر

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ آدمی کا ہر عمل

ملیں گی، چاہے وہ پانی پلانے کی غرض سے نہ لایا ہو۔ لوگوں نے عرض کیا کہ گدھے کے متعلق کیا حکم ہے۔ فرمایا گدھوں کے بارے میں مجھ پر سوائے اس آیت جامعہ کے کچھ نازل نہیں ہوا۔

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝ (زلزال ع)	جس نے ذرہ بھر بھلائی کی وہ دیکھ لیگا اور جس نے ذرہ بھر برائی کی وہ بھی دیکھ لے گا۔ (بخاری مسلم)

رمضان کی فضیلت

آیت

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۚ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۚ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ	اے ایمان والو تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جیسے تم سے اگلوں پر فرض کئے گئے تاکہ تم پرہیزگار بنو۔ گنتی کے چند دن روزہ رکھو، پھر جو شخص تم میں سے بیمار ہو یا سفر میں تو گنتی ضروری ہے دوسرے دنوں سے اور ان لوگوں سے جو روزہ کی طاقت نہیں رکھتے فدیہ ہے یعنی

جو پچاس ہزار سال کی ہے، اتنی مدت میں تمام بندوں کا فیصلہ بھی ہو چکے گا پھر اسکو اسکا ٹھکانہ دکھلایا جائیگا، بہشت کی جانب یا دوزخ کی طرف۔ لوگوں نے عرض کیا اب گھوڑوں کا حال بتائیے۔ آپ نے فرمایا گھوڑے تین قسم کے ہوتے ہیں ایک قسم آدمی کے لئے بوجھ اور گناہ ہے، دوسری قسم دوزخ کا پردہ، تیسری قسم اجر ہے۔ پہلی قسم بوجھ کی یوں ہے کہ آدمی گھوڑے کو ریا، فخر اور اہل اسلام کی مخالفت کے لئے باندھیں گے، تو یہ گھوڑے اپنے مالک کے لئے بوجھ اور گناہ ثابت ہوں گے۔ دوسری قسم پردہ ہے یعنی یہ کہ وہ گھوڑے کو محض اللہ کے رستہ کے لئے باندھے گا اور اللہ تعالیٰ کا حق جو اسکی پشت اور گردن میں ہے اس کو بھولا نہیں (یعنی وہ سب ادا کرتا رہا) تو وہ گھوڑے اپنے مالک کے لئے دوزخ کا پردہ بن جائیں گے یعنی دوزخ کے درمیان حائل ہو جائیں گے۔ تیسری قسم اجر ہے۔ اس کی صورت یہ کہ آدمی گھوڑے فی سبیل اللہ اہل اسلام کے فائدے کے لئے چراگاہ یا باغ میں باندھے تو وہ گھوڑے جو کچھ اس چراگاہ یا باغ سے کھائیں گے تو اس شخص کیلئے ان گھوڑوں کی کھائی ہوئی گھاس کی مقدار کے برابر نیکیاں لکھی جائیں گی حتیٰ کہ پاخانہ اور پیشاب کی مقدار کے برابر بھی نیکیاں لکھی جائیں گی اور اگر وہ گھوڑا رسی تڑا کر ایک میدان سے دوسرے میدان میں چلا گیا، مارتا پھرے تو اس کے نشان قدم اور لید کے شمار کے برابر مالک کیلئے نیکیاں لکھی جائیں گی اور اگر اس کا مالک اس کو کسی نہر کے پاس سے لے کر نکلے اور وہ پانی پی لیں تو جتنے گھونٹ وہ پانی پئیں گے اسی قدر اس کے مالک کو نیکیاں ملیں

تو پھر دھکا کر داغے جائیں گے اور یہ عذاب اتنے بڑے دن میں ہوگا جس کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہوگی، یہاں تک کہ تمام بندوں کے حق میں فیصلہ ہو چکے گا، پھر اسکو اس کا ٹھکانہ دکھایا جائے گا، چاہے جنت یا دوزخ۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اونٹ کے مالکوں کا کیا حال ہوگا۔ فرمایا اونٹ کے مالکوں کے لئے بھی یہی حال ہے اگر وہ اس کا حق نہ ادا کریگا، اس کا حق پانی پلانے کے دن ان کو دوہنا ہے (یعنی محتاجوں اور فقراء کے لئے) تو قیامت کے دن ایک کشادہ میدان میں اس کو منہ کے بل گرایا جائے گا اور اس کے وہ تمام اونٹ دنیا سے کہیں زیادہ زوردار اور تنا ور ہو کر آئیں گے اس میں ایک بچہ بھی کم نہ ہوگا، وہ سب مل کر اپنے مالک کو پاؤں سے روندیں گے اور منہ سے کاٹیں گے اور یکے بعد دیگرے اُترتے چڑھتے اور روندتے رہیں گے اور یہ معاملہ اس دن میں کہ جس کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہو ہوتا رہے گا یہاں تک کہ بندوں کا فیصلہ ہو چکے گا پھر اس کو اس کا ٹھکانہ دکھایا جائے گا، دوزخ کی طرف یا جنت کی طرف۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اور گائے بکری۔ آپ نے فرمایا بکری اور گائے کے مالک اگر اس کا حق ادا نہ کریں گے تو قیامت کے دن ایک کشادہ میدان میں ان کو منہ کے بل گرایا جائے گا اور تمام گائے بکری ایک بچہ بھی کم نہ ہوگا وہ سب جمع ہو کر اس کو ماریں گی اور پاؤں سے روندیں گی اور کوئی گائے بکری ایسی نہ ہوگی جس کی سینگ ٹوٹی ہو یا پنچے نہ ہوں یا بلا سینگ کے ہوں اور یکے بعد دیگرے اُترتی چڑھتی اور روندتی رہیں گی، اس دن میں کہ جس کی مقدار

کرو۔ زکوٰۃ دو اور صلہ رحمی کرو۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ آپ نے فرمایا اللہ کی عبادت کرو، اس کا شریک نہ ٹھہراؤ، نماز پڑھو اور فرض کی ہوئی زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ اس دیہاتی نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس پر عمل کروں گا، اپنی طرف سے کوئی زیادتی نہ کروں گا۔ جب وہ چلا گیا تو آپ نے فرمایا جس کو کسی جنتی کے دیکھنے کی خواہش ہو تو وہ اس شخص کو دیکھ لے۔ (بخاری۔ مسلم)

زکوٰۃ پر بیعت حضرت جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز قائم کرنے، زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے پر بیعت کی ہے۔

زکوٰۃ نہ دینے کی سزا حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سونے چاندی کے نصاب کا مالک ہو اس کا حق ادا نہ کرے گا یعنی زکوٰۃ نہ دیگا تو قیامت کے دن اس سونے چاندی کو آگ میں پگھلا کر پتر بنائے جائیں گے پھر وہ پتر دوزخ کی آگ میں دہکائے جائیں گے اور اس سے اس کی پیشانی، پیٹھ اور پہلو داغے جائیں گے اور جب وہ پتر ٹھنڈے ہو جائینگے

ساتھ اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

منکرین زکوٰۃ سے جہاد

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور حضرت ابو بکرؓ خلیفہ ہوئے تو تمام منکرین اسلام سے جو حضورؐ کی وفات کے بعد مرتد ہو گئے تھے جنگ کرنے کی ٹھانی ' حضرت عمرؓ نے فرمایا آپ ان سے کس طرح جنگ کریں گے، کیونکہ آپ کو معلوم ہے کہ حضورؐ نے فرمایا ہے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اُس وقت تک جنگ کروں جب تک وہ لا الٰہ الا اللہ کا اقرار نہ کریں جب وہ اس کا اقرار کر لیں گے تو بیشک وہ مجھ سے اپنے مال اور جان کو بچالیں گے مگر حق کے ساتھ اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا واللہ میں ان سے ضرور لڑوں گا جو نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کرتے ہیں، زکوٰۃ مال کا حق ہے (جیسے نماز نفس کا حق ہے) میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جو حضورؐ کے زمانے میں ایک رسی دیتا تھا اور اب نہ دیگا تو میں اس سے جنگ کروں گا۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ واللہ میں سمجھ گیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکر کا سینہ قتال کے لئے کھول دیا ہے اور مجھے یقین ہو گیا کہ ابو بکر جو کہتے ہیں حق یہی ہے (بخاری۔ مسلم)

جنت کے شرائط

حضرت ابو ایوبؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے ایسا عمل بتلایئے جو مجھے جنت کا مستحق بنادے، آپ نے فرمایا اللہ کی عبادت کرو، اس کا شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم

(۱) یعنی سوائے اسکے کہ خود اسلام کا مطالبہ ہو مثلاً کسی کو قتل کر دیا تو قصاص لیا جائے یا حد شرعی کا مستوجب ہو۔

عرض کیا کیا اس کے علاوہ اور بھی کچھ ہے۔ فرمایا نہیں۔ مگر یہ کہ تم اپنی خوشی سے نفلی صدقہ دو۔ پس وہ آدمی یہ کہتا ہوا چلا گیا کہ خدا کی قسم جو کچھ حضورؐ نے ارشاد فرمایا ہے اس پر عمل کروں گا نہ کمی کروں گا نہ زیادتی۔ حضورؐ نے فرمایا اگر اس نے سچ کہا ہے تو کامیاب ہو گیا۔(۱)

تعلیم میں ترتیب حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذؓ کو یمن بھیجا اور فرمایا دیکھو تم اہل یمن کو پہلے کلمۂ طیب کی دعوت دینا یہاں تک کہ وہ گواہی دیدیں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ جب وہ اس کو مان لیں تو ان کو یہ بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر دن رات میں پانچ وقت کی نمازیں فرض کی ہیں جب وہ اس کو بھی تسلیم کرلیں تو ان سے کہنا کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر صدقہ فرض کیا ہے جو امیروں سے لیا جائے گا اور غریبوں کو دیا جائیگا۔ (بخاری۔ مسلم)

جنگ کی انتہا حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک جنگ کرتا رہوں جب تک وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا اقرار نہ کرلیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں۔ پھر جب وہ ایسا کریں گے تو مجھ سے اپنے مال اور خون کو بچالیں گے، مگر اسلام کے حق کے

(۱) اس وقت تک غالباً حج فرض نہیں ہوا تھا۔

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا (توبہ-۴-۲)	لے لو ان کے مالوں سے زکوٰۃ تاکہ ان کو پاک صاف بناؤ

احادیث

زکوٰۃ ارکان دین میں سے ہے

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ اوّل لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، دوم نماز قائم کرنا، سوم زکوٰۃ دینا۔ چہارم خانہ کعبہ کا حج کرنا۔ پنجم رمضان المبارک کے روزے رکھنا (ب.ص)

حضرت طلحہؓ بن عبیداللہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی پراگندہ بال صورت سے نجدی معلوم ہوتا تھا حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کچھ باتیں کرنے لگا، ہم نے بہت کان لگائے لیکن سوائے گنگناہٹ کے کوئی بات سمجھ میں نہ آئی تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب کھڑا ہوگیا تب میں نے سنا کہ وہ اسلام کے متعلق سوال کر رہا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہیں کہ دن رات میں پانچ وقت کی نمازیں فرض ہیں، وہ بولا کیا اس کے علاوہ بھی کوئی نماز مجھ پر فرض ہے۔ فرمایا نہیں۔ ہاں اگر تم چاہو تو نفلیں پڑھ سکتے ہو۔ پھر فرمایا رمضان کے مہینے کے روزے فرض ہیں عرض کیا۔ کیا ان روزوں کے علاوہ بھی کوئی روزہ مجھ پر فرض ہے۔ فرمایا نہیں، اگر تم چاہو تو نفلی روزے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر آپ نے زکوٰۃ کا حکم سنایا، اس نے

چیزیں امور فطرت میں سے ہیں (۱) مونچھیں کترانا (۲) داڑھی چھوڑنا (۳) مسواک کرنا (۴) پانی سے ناک صاف کرنا (۵) ناخن کاٹنا (۶) انگلیوں کے جوڑوں کا دھونا (۷) بغل کے بال اکھیڑنا (۸) ناف کے بال مونڈنا (۹) استنجا کرنا۔ راوی کہتے ہیں کہ دسویں کا نام میں بھول گیا لیکن قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دسویں چیز شاید کلی کرنا ہے۔ (مسلم)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں کتراؤ۔ (بخاری۔ مسلم)

زکوٰۃ کی فضیلت

آیات

وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ (بقرہ ع ۵)	نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو۔
وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ (بینہ ع)	حالانکہ ان کو یہی حکم دیا گیا تھا کہ اللہ کی عبادت اس طرح کریں کہ خالص رکھیں عبادت کو یکسو ہو کر اور نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں یہی دین سیدھا ہے۔

وضو کا پانی اور مسواک تیار رکھتے تھے جس وقت بھی اللہ کا حکم ہوتا تھا آپ اُٹھ جاتے تھے اور مسواک کرتے تھے پھر وضو کر کے نماز پڑھتے تھے۔ (مسلم)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں کو مسواک کرنے کے بارے میں بہت تاکید کر چکا ہوں۔ (بخاری)

حضرت شُریحؒ بن ہانی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر میں تشریف لاتے تھے تو پہلے کیا کام کرتے تھے انھوں نے کہا مسواک استعمال فرماتے تھے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے دیکھا کہ مسواک کا سرا آپ کی زبان مبارک پر ہے۔

مسواک کے فوائد

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسواک دانت کو صاف کرنے والی اور اللہ کو راضی کرنے والی ہے۔ (نسائی)

امورِ فطرت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ چیزیں فطرت سلیم کا تقاضا ہیں (۱) ختنہ کرنا (۲) ناف کے نیچے کے بال مونڈنا (۳) ناخن کاٹنا (۴) بغل کے بال اکھیڑنا (۵) مونچھیں کترانا (بدم)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس

ایسی کوشش کرتے تھے کہ ایسی کسی مہینے میں نہ کرتے تھے اور رمضان کے پچھلے عشرہ میں ایسی کوشش فرماتے تھے جو دوسرے دنوں میں نہیں کرتے تھے۔ (مسلم)

شب قدر کی خاص دعا حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں شب قدر پہچان لوں تو اس وقت کیا دعا مانگوں، آپ نے فرمایا تم یہ کہو۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ (ترمذی)	اے اللہ تو معاف کرنے والا ہے اور معافی کو پسند فرماتا ہے تو مجھے معاف کر دے۔

مسواک کی فضیلت

مسواک کی تاکید حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں اپنی امت کے لئے مشکل نہ سمجھتا تو حکم دیتا کہ ہر نماز کے وقت مسواک کریں۔ (بخاری۔ مسلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نیند سے بیدار ہوتے تھے تو اپنا دہن مبارک مسواک سے صاف کرتے تھے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے

کر دئے جائیں گے۔ (بخاری۔ مسلم)

شب قدر آخری سات راتوں میں ہے

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ بعض صحابہ نے پچھلی سات راتوں میں لیلۃ القدر خواب کے اندر دیکھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ تم سب نے آخری سات راتوں ہی کے متعلق خواب دیکھا ہے۔ پس جو شخص شب قدر کی تلاش میں ہو اس کو چاہئے کہ آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔ (بخاری۔ مسلم)

عشرۂ اخیرہ

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کی پچھلی دس رات میں اعتکاف میں بیٹھا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ رمضان کی پچھلی دس راتوں میں شب قدر تلاش کرو۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے آخر عشرہ کی طاق راتوں میں شب قدر تلاش کرو۔ (بخاری)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخر عشرہ میں پوری رات جاگتے تھے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے تھے اور عبادت کے لئے کمر کس کر تیار ہو جاتے تھے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں عبادت کرنے میں

کی لوگوں کو ترغیب دیا کرتے تھے لیکن حکم نہیں دیتے تھے فرماتے تھے جو اس مہینے میں ایمان و اجر کی خاطر قیام کرتا ہے اس کے اگلے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں (مسلم)

لیلۃ القدر کے قیام کی فضیلت

آیات

إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ ۝ سَلَامٌ هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝ (سورہ قدر ع)

ہم نے نازل فرمایا (قرآن) شب قدر میں۔ تم جانتے ہو شب قدر کیا چیز ہے شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ فرشتے اور جبریلؑ اسی رات میں اپنے رب کے حکم سے اترتے ہیں اور طلوعِ (فجر) تک وہ رات سلامتی ہے۔

إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُّبَارَكَةٍ إِنَّا كُنَّا مُنذِرِينَ (دخان ع)

ہم نے اس کو نازل فرمایا ایک مبارک رات میں بیشک ہم ڈرانے والے ہیں

احادیث

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لیلۃ القدر میں ایمان اور اجر کی خاطر نماز پڑھے تو اس کے اگلے گناہ معاف

اگر نیند کا غلبہ ہو تو پہلے سو جائیے

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کو نماز میں نیند کا غلبہ ہو تو وہ سو جائے حتیٰ کہ نیند دور ہو جائے اس لئے کہ ممکن ہے کہ نیند کی مدہوشی میں بجائے بخشش چاہنے کے اپنے آپ کو گالیاں دینی شروع کر دے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص رات کو اٹھے اور قرآن پڑھنا چاہے لیکن نیند کے غلبہ کی وجہ سے اس کی زبان بھاری ہو جائے (یعنی نیند کے غلبے کے سبب صاف طور سے الفاظ نہ نکلیں) اور جو کچھ وہ پڑھ رہا ہے اس کو سمجھ بھی نہ سکے تو اس کو چاہئے کہ سو جائے۔ (مسلم)

قیامِ رمضان کا بیان

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان میں ایمان اور اجر و ثواب کی خاطر رات کو نوافل پڑھے گا تو اس کے اگلے سب گناہ بخش دئے جائیں گے۔ (بخاری)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامِ رمضان

شروع کرتے تھے تو دو رکعت ہلکی پڑھ کر نماز شروع کرتے تھے۔ (مسلم)

تہجد کی قضا

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تہجد کسی تکلیف یا درد کی وجہ سے فوت ہو جاتی تھی تو آپ دن میں بارہ رکعتیں پڑھ لیتے تھے۔ (مسلم)

حضرت عمرؓ بن خطاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سو جائے اور اس کا وظیفہ جو رات کو پڑھا کرتا تھا رہ جائے تو اگر اس نے فجر اور ظہر کے درمیان اس کو پڑھ لیا تو گویا اس نے رات ہی کو پڑھا۔ (مسلم)

عبادت میں تعاون

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس مرد پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو بھی جگائے، اگر وہ عورت نہ اٹھے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے اور اللہ تعالیٰ اس عورت پر رحم فرمائے کہ جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھے اور اپنے شوہر کو بھی جگائے اور اگر نہ اٹھے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔ (ابو داؤد)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرد اپنی بیوی کو جگاتا ہے اور پھر دونوں مل کر نماز پڑھتے ہیں (یعنی تہجد) تو وہ دونوں اللہ کا ذکر کرنے والوں میں لکھ لئے جاتے ہیں۔ (ابو داؤد)

ربی الاعلیٰ کہنا شروع کیا اور وہ سجدہ قیام ہی کی طرح لانبا تھا۔ (مسلم)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے عرض کیا کہ کون سی نماز زیادہ افضل ہے آپ نے فرمایا لمبے قیام والی۔ (مسلم)

حضرت داؤد کی سنت

حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کو حضرت داؤد کی نماز اور ان کے روزے بہت پسند تھے۔ وہ آدھی رات تک سوتے تھے اور تہائی رات میں عبادت کرتے تھے اور چھٹے حصہ میں پھر سو جاتے تھے اور ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن ناغہ کرتے تھے۔ (بخاری مسلم)

رات میں قبولیت کی گھڑی

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات میں ایک ساعت ایسی ہے کہ جو شخص اس ساعت میں دنیا آخرت کی جن بھلائیوں کا سوال کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمائے گا اور جو کچھ مانگے گا وہ عطا فرمائے گا اور یہ ساعت ہر رات میں ہوتی ہے۔ (مسلم)

تہجد میں دو ہلکی رکعتیں

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی تہجد شروع کرے تو پہلے دو رکعتیں ہلکی پڑھ لے۔ (مسلم)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تہجد

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ اول رات میں سو جاتے تھے اور آخر رات میں نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے۔ (بخاری، مسلم)

تہجد میں طویل قیام

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، آپ نے قیام میں اتنی دیر لگائی کہ میرے دل میں برے خیال آنے لگے۔ لوگوں نے کہا کیسے خیالات؟ انھوں نے کہا میں نے ارادہ کیا کہ آپ کو چھوڑ کر بیٹھ جاؤں۔ (بخاری، مسلم)

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ ایک رات میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، آپ نے سورۂ بقرہ شروع کی تو مجھے خیال ہوا کہ آپ سو آیتوں پر پہنچ کر رکوع کریں گے مگر آپ آگے بڑھ گئے تو میں نے خیال کیا کہ شاید آپ پوری سورۂ بقرہ ایک رکعت میں پڑھیں لیکن آپ پڑھتے ہی چلے گئے تو مجھے خیال ہوا کہ شاید اب رکوع کریں لیکن آپ نے سورۂ نساء شروع کر دی اس کو پڑھ کر آل عمران شروع کر دی اور سب کو آہستہ آہستہ تلاوت فرماتے رہے، جب تسبیح کی آیت پر پہنچتے تو تسبیح کرتے اور جب سوال کی آیت پر پہنچتے تو سوال کرتے تھے اور جب پناہ کی آیت پر پہنچتے تو پناہ مانگتے تھے۔ پھر آپ نے رکوع کیا اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کہنا شروع کیا، پس آپ کا رکوع قیام ہی کی طرح تھا، پھر آپ نے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ پڑھا اور بہت دیر تک کھڑے رہے۔ پھر سجدہ کیا اور سُبْحَانَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب روزے چھوڑتے تھے تو متواتر چھوڑتے رہتے تھے، یہاں تک کہ گمان ہوتا تھا کہ آپ اس مہینے میں روزہ ہی نہ رکھیں گے اور جب روزہ رکھتے تھے تو رکھتے چلے جاتے تھے اور یہ گمان ہوتا تھا کہ اب اس مہینہ روزہ نہ چھوڑیں گے اور اگر تم آپ کو نماز پڑھتے دیکھنا چاہتے تو آپ کو نماز پڑھتے ہی دیکھتے، اور اگر آپ کو سوتا ہوا دیکھنا چاہتے تو سوتا ہی ہوا دیکھتے۔ (بخاری)

تہجد میں آپ کا معمول

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہجد میں گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے اور سجدہ اس قدر لانبا ہوتا تھا کہ اتنی دیر میں پچاس آیتیں کوئی پڑھ لے، پھر دو رکعتیں صبح سے پہلے پڑھتے تھے اور اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جاتے تھے، یہاں تک کہ مؤذن آکر آپ کو نماز کی اطلاع کرتا۔ (بخاری)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان شریف میں گیارہ رکعتیں پڑھتے اور اس سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے، چار رکعت پڑھتے تھے لیکن ان چار رکعت کی خوبی اور انکی درازی کا سوال ہی مت کرو، پھر چار رکعت پڑھتے مگر ان کی خوبی اور طول طویل ہونے کو پوچھو ہی مت کہ وہ کس پایہ کی ہوتی تھیں اس کے بعد تین رکعتیں پڑھتے تھے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ وتر سے پہلے سو جاتے ہیں آپ نے فرمایا عائشہ میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن یہ دل جاگتا ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

کہ ابھی رات باقی ہو سوتے رہو، اگر وہ جاگ اٹھا اور اللہ کا ذکر کیا تو ایک گرہ کھل گئی پھر اگر اس نے وضو کیا تو دوسری گرہ کھل گئی، پھر اگر نماز پڑھ لی تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے اور وہ صبح کو چست چاق اور اچھا دل لے کر اٹھتا ہے ورنہ مضمحل و بدمزہ و کسلمند اٹھتا ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

تہجد کی فضیلت

حضرت عبداللہؓ بن سلام سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو سلام کو رائج کرو اور کھانا کھلاؤ اور رات کو جب سب لوگ سو رہے ہوں تم نماز پڑھا کرو تو تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہوگے۔ (ترمذی)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل روزہ رمضان کے بعد محرم کا روزہ ہے اور فرض نماز کے بعد افضل ترین نماز تہجد کی ہے۔ (مسلم)

تہجد کی نماز دو دو رکعت کرکے ہے

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز (یعنی تہجد) دو دو رکعت ہے اور جب صبح ہو جانے کا ڈر ہو تو ایک رکعت وتر پڑھ لے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو دو دو رکعت پڑھا کرتے تھے اور وتر ایک رکعت پڑھتے تھے۔ (بخاری۔ مسلم)

فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے تو آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دئے ہیں، آپ نے فرمایا کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ (بخاری ـ مسلم)

عزیزوں کو ترغیب حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت میرے اور فاطمہؓ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا تم دونوں نماز نہیں پڑھتے۔ (بخاری ـ مسلم)

تہجّد کی اہمیّت حضرت سالم بن عبداللہ بن عمرؓ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبداللہ بہت اچھا آدمی ہے، اگر رات کو نماز بھی پڑھتا۔ سالم کہتے ہیں کہ اس دن سے عبداللہ رات کو تھوڑا ہی سونے لگے۔ (بخاری ـ مسلم)

پڑھنے کے بعد چھوڑ دینا حضرت عبداللہ بن عمروؓ بن عاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبداللہ تم فلاں کی طرح نہ کرنا کہ تہجد پڑھتے پڑھتے چھوڑ دیا۔ (بخاری ـ مسلم)

غفلت کی رات حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک آدمی کا ذکر ہوا کہ وہ رات ایسا سویا کہ صبح کی خبر لی، آپ نے فرمایا کہ شیطان نے اس کے کانوں میں پیشاب کر دیا۔ (ب ـ م)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر شخص کے سونے کی حالت میں شیطان گُدی پر تین گرہیں لگاتا اور ہر گرہ پر کہتا ہے

رات کے قیام کی فضیلت

آیات

وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَّكَ عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا ۝
(بنی اسرائیل۔ ع ۹)

اور رات کے کچھ حصہ میں تہجد پڑھو یہ تمہارے لئے زیادہ ہے قریب ہے کہ تمھیں تمہارا پروردگار مقام محمود میں کھڑا کرے گا۔

تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ۝
(الم السجدة - ع ۲)

ان کے پہلو بستر سے الگ رہتے ہیں اور اپنے پروردگار کو ڈر اور امیدواری سے پکارتے ہیں اور ہم نے ان کو جو رزق دیا ہے اس سے خرچ کرتے ہیں۔

كَانُوا قَلِيلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ (الذّٰریٰت ع ۱)

وہ بہت کم رات میں سوتے ہیں۔

احادیث

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا طول قیام

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اتنی دیر تک کھڑے رہتے تھے کہ آپ کے قدم مبارک پر ورم آجاتا تھا، میں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ اتنی مشقت کیوں

جمعہ کے دن درود کی کثرت حضرت اوسؓ بن اوس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل ترین دن جمعہ کا دن ہے تو اس دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔ تمہارے درود مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں۔ (ابو داؤد)

سجدۂ شکر ادا کرنے کا بیان

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ سے نکلے اور مدینہ طیبہ جانے کا ارادہ تھا جب ہم عزوراء کے قریب پہنچے تو آپ سواری سے اُتر پڑے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر ایک ساعت تک اللہ تعالیٰ سے دعا فرماتے رہے۔ پھر سجدے میں گر پڑے اور دیر تک سجدے میں پڑے رہے پھر آپ اُٹھ کھڑے ہوئے اور دونوں ہاتھ اُٹھا کر دیر تک دعا کرتے رہے، پھر سجدے میں گر پڑے، اس طرح تین مرتبہ کیا، پھر فرمایا میں نے اپنے پروردگار سے اپنی امت کے بارے میں سوال کیا اور شفاعت کی اللہ تعالیٰ نے میری دُعا قبول فرمائی اور میرے رب نے میری ایک تہائی امت کے حق میں عطا فرمایا، پھر میں سجدہ میں گر گیا، پھر سر اٹھا کر دعا کی تو میرے رب نے تہائی امت کے حق میں پھر عطا فرمایا پھر میں نے شکر کا سجدہ ادا کیا پھر میں نے سر اٹھایا اور اپنی امت کے لئے دعا کی تو میرے رب نے باقی تہائی بھی عطا کی، اس پر میں نے پھر اپنے رب کا شکر ادا کیا۔ (ابو داؤد)

جمعہ کے لئے) تو گویا اس نے ایک اونٹ کی قربانی کی اور جو شخص اس کے بعد دوسری ساعت میں گیا اس نے ایک گائے کی قربانی کی اور جو تیسری ساعت میں گیا تو گویا اس نے ایک دنبہ قربان کیا اور جو چوتھی ساعت میں گیا اس نے مرغی کی قربانی دی اور جو پانچویں ساعت میں گیا اس نے گویا ایک بیضہ ہی قربان کیا اور اگر امام خطبہ کے لئے باہر آگیا ہے (اور وہ ابھی تک پہنچ نہ سکا) تو فرشتے بھی اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف مشغول ہو کر سننے لگتے ہیں۔ (بخاری۔ مسلم)

قبولیت کی ساعت

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کو ایک ساعت ایسی ہے کہ جب بھی اس سے کسی مسلمان بندہ کا سابقہ پڑ جائے اور وہ نماز پڑھتا ہو تو اس وقت وہ جو سوال کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو پورا فرمائے گا، پھر آپ نے اپنے ہاتھ سے اس ساعت کے تھوڑے ہونے کا اشارہ کیا۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابو بردہ بن ابی موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ مجھ سے عبداللہ بن عمرؓ نے کہا تم نے اپنے باپ سے جمعہ کی ساعت کی شان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بیان کرتے سنا ہے؟ میں نے کہا ہاں، میرے باپ بیان کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ وہ ساعت امام کے خطبہ پڑھنے سے لے کر نماز سے فارغ ہونے تک ہے۔ (ابو داؤد)

فرمایا جو شخص جمعہ کی نماز کے لئے آئے تو اسے غسل کر لینا چاہیئے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بالغ پر جمعہ کا غسل واجب[1] ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے جمعہ کے دن وضو کیا تو اس نے اچھا کیا اور جس نے غسل کیا تو غسل زیادہ افضل ہے۔ (ابو داؤد۔ ترمذی)

حضرت سلمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور اچھی طرح سے پاک ہو کر تیل لگایا اور عطر لگا کر مسجد گیا، اور دو آدمیوں کے درمیان جدائی ڈالنے سے باز رہا پھر جتنی نماز مقدر ہو چکی تھی پڑھی اور خاموشی کے ساتھ امام کا خطبہ سنا تو اس جمعہ سے لے کر اس جمعہ تک کی تمام خطائیں معاف ہو جائیں گی۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے جمعہ کے روز غسل کیا جس طرح غسل جنابت کیا جاتا ہے پھر گیا (یعنی نماز

---

(۱) اس واجب سے وجوب عملی مراد نہیں ہے۔

بہتر دن جمعہ کا دن ہے، اسی دن حضرت آدم پیدا ہوئے، اسی دن جنت میں داخل کیے گئے اور اسی دن جنت سے نکالے گئے" (مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن گھر سے اچھی طرح وضو کر کے مسجد میں آئے اور خوب دھیان سے خطبہ سُنے تو اس جمعہ سے گزرے ہوئے جمعہ تک کی تمام خطائیں(۱) معاف ہو جائیں گی بلکہ تین دن مزید، اور جو خطبہ کے وقت کنکریوں سے کھیلتا رہا اس نے لغو کام کیا (مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ نمازیں اور گزشتہ جمعہ سے موجودہ جمعہ تک اور ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک کی تمام خطائیں(۱) معاف ہو جائیں گی مگر جب کہ کبیرہ گناہ سے اپنے کو بچاتا رہے۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے اور حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر تشریف رکھتے ہوئے فرمایا لوگ جمعہ کی جماعت ترک کرنے سے باز رہیں، ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا۔ اور پھر ان کا شمار غافلوں میں ہو جائے گا۔ (مسلم)

غسلِ جمعہ | حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

(۱) صغائر گناہ مراد ہیں۔

تحیۃُ الوضوء

حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلالؓ سے فرمایا اسلام لانے کے بعد تم نے جتنے عمل کئے ہیں ان میں سے سب سے زیادہ جس عمل سے تمہیں امید ہو مجھے بتلاؤ۔ میں نے تمہارے جوتوں کی چاپ جنت میں اپنے آگے سے سُنی ہے۔ حضرت بلالؓ نے عرض کیا میں نے کوئی عمل ایسا نہیں کیا جس سے مجھے امید ہو سوائے اس کے کہ رات دن میں جس وقت بھی وضو یا غسل کرتا ہوں تو اس کے ساتھ جتنی بھی نماز اللہ نے میرے لئے مقدر کی ہو ضرور پڑھتا ہوں۔ (ب-م)

جُمعہ کے دن کی فضیلت

آیت شریفہ

فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔ (جمعہ-ع۲)	پس جب نماز پوری ہو جائے تو زمین پر پھیل پڑو اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت یاد کرو تاکہ تم فلاح پاؤ

احادیث

حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

حضرت ام ہانی فاختہؓ بنت ابی طالب سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فتح مکہ کے دن گئی، آپ غسل فرما رہے تھے جب آپ غسل سے فارغ ہو گئے تو ضحی کی آٹھ رکعتیں پڑھیں۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت زید بن ارقم سے روایت ہے کہ انھوں نے کچھ لوگوں کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو کہا تم لوگ سمجھ لو کہ اس ساعت کے علاوہ بھی ایک ساعت ہے کہ جس کی زیادہ فضیلت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوابین کی نماز اس وقت بھی ہے جب اونٹ کے بچے گرمی کی شدت سے زمین پر پیر نہ رکھ سکیں۔ (مسلم)

تحیۃ المسجد

حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لو۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ اس وقت مسجد میں تشریف رکھتے تھے آپ نے فرمایا دو رکعت نماز پڑھ لو۔

(بخاری۔ مسلم)

رات کی نماز کے وقت ملائکہ حاضر ہوتے ہیں اور یہ زیادہ فضیلت کی بات ہے۔ (مسلم)

اشراق اور چاشت کی نماز کی فضیلت

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میرے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ہر مہینہ تین روزے (۱) رکھنے اور دو رکعت ضحیٰ کی نماز پڑھنے اور سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی وصیت فرمائی ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر آدمی کے جوڑ جوڑ پر صدقہ واجب ہے۔ سو سُبْحَانَ اللّٰہ کہنا صدقہ ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا صدقہ ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنا صدقہ ہے نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے۔ برائی سے روکنا صدقہ ہے اور ان سب کا بدلہ (۲) چاشت کی دو رکعتیں ہیں (مسلم)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضحیٰ (۳) کی چار رکعت پڑھتے تھے اس کے بعد اللہ کا جتنا حکم ہوتا تھا اور زیادہ بھی پڑھتے تھے۔ (مسلم)

---

(۱) ایام بیض کے روزے مراد ہیں یعنی تیرہ۔ چودہ۔ پندرہ۔ (۲) یعنی صحیح و سالم رکھنا بڑی نعمت ہے تو انسان پر اسکا شکر لازم ہے سو سُبْحَانَ اللّٰہ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنا، نیکی کا حکم دینا، برائی سے روکنا شکر ہی میں داخل ہے اور اس سب کے بدلہ دو رکعت ضحیٰ کی نماز کافی ہو جاتی ہے۔ (۳) چاشت

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتر کو رات کی نماز کا خاتمہ بناؤ۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتر صبح ہونے سے پہلے پڑھ لو۔ (مسلم)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھا کرتے تھے اور میں سامنے لیٹی رہتی تھی جب آپ سب نماز پڑھ لیتے اور وتر باقی رہتی تو مجھ کو جگا دیتے اور میں وتر پڑھ لیتی۔ (مسلم)

اور ایک روایت میں ہے کہ جب وتر باقی رہ جاتی تو مجھ کو جگا کر ارشاد فرماتے کہ اٹھو وتر پڑھو۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صبح ظاہر ہونے سے پہلے وتر پڑھ لو۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو ڈر ہو کہ شاید آخر رات میں آنکھ نہ کھلے تو وہ شروع رات ہی میں وتر پڑھ لے اور جس کو آخر رات میں اُٹھنے کی امید ہو تو وہ آخر رات ہی میں پڑھے اس لئے کہ آخر

فرض و نفل میں فصل مناسب ہے

حضرت عمرؓ بن عطار سے روایت ہے کہ نافع بن جبیرؓ نے ان کو سائب بن اخت نمر کے پاس بھیجا کہ وہ چیز مجھ کو بتاؤ جو تم نے حضرت معاویہؓ کی نماز میں دیکھی تھی۔ حضرت سائب نے کہا ہاں میں نے جمعہ کی نماز حضرت معاویہؓ کے ساتھ مقصورہ میں پڑھی تھی۔ جب امام نے سلام پھیرا تو میں اسی جگہ نماز پڑھنے لگا، حضرت معاویہ گھر گئے اور ایک آدمی بھیجکر مجھے بلوایا اور کہا کہ اب ایسا نہ کرنا، جب تم جمعہ کی نماز پڑھ چکا کرو تو تھوڑا ہٹ کے دوسری نماز شروع کیا کرو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم دیا ہے کہ ہم ایک نماز کو دوسری نماز سے نہ ملائیں، بیچ میں بات کرلو یا ہٹ کر نماز پڑھو۔ (مسلم)

وتر کی ترغیب

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ وتر فرض نماز کی طرح نہیں ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سنت قرار دیا ہے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ وتر ہے یعنی ایک ہے اور وتر کو پسند فرماتا ہے سو اے قرآن والو وتر نماز پڑھا کرو۔ (ابوداؤد، ترمذی)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر اول رات میں بھی پڑھی ہے اور نصف رات میں بھی حتیٰ کہ سحر تک ختم ہوئے پڑھ لی ہے۔ (بخاری مسلم)

فرمایا تم لوگ جب جمعہ کی نماز جماعت سے ادا کر چکو تو اس کے بعد چار رکعتیں پڑھ لیا کرو (مسلم)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز پڑھ کر گھر میں تشریف لے جاتے تھے اور دو رکعت پڑھتے تھے۔ (مسلم)

نوافل

نفل نماز گھر میں افضل ہے حضرت زیدؓ بن ثابت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو افضل ترین نماز فرض کے بعد گھر کی نماز ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابن عمرؓ روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کا کچھ حصہ اپنے گھروں کے لئے بھی رکھو، اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جماعت کے ساتھ نماز پوری کر چکو تو کچھ حصہ اپنے گھر کے لئے رہنے دو اللہ تعالیٰ گھر میں نماز پڑھنے سے بھلائی عطا فرمائے گا۔ (مسلم)

غروب آفتاب کے بعد مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے، لوگوں نے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی پڑھتے تھے ہم نے کہا آپ ہم کو یہ پڑھتے دیکھتے تھے لیکن نہ کبھی پڑھنے کا حکم دیا اور نہ منع فرمایا۔ (مسلم)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ہم مدینہ میں تھے جب مؤذن مغرب کی اذان دیتا تو لوگ ستونوں کی طرف دوڑ پڑتے اور دو رکعتیں پڑھتے تھے، اگر کوئی پردیسی اس وقت مسجد میں آجاتا تو نماز پڑھنے والوں کی کثرت دیکھ کر یہ گمان کرتا کہ مغرب کی نماز پڑھی جارہی ہے۔

عشاء سے پہلے اور اس کے بعد

حضرت ابن عمرؓ سے جو روایت اوپر ذکر ہوچکی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعتیں عشاء کے بعد پڑھی ہیں۔

حضرت ابن مغفلؓ سے بھی یہ روایت گزر چکی ہے کہ ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے۔

جمعہ کی سنتیں

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھی ہیں۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

سلام پر مشتمل ہے، پھر دو رکعت پوری فرماکر سلام پھیرتے۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتا ہے۔
(ابوداؤد۔ ترمذی)

حضرت علیؓ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز سے پہلے دو رکعت پڑھتے تھے۔ (ابوداؤد)

مغرب سے پہلے اور اس کے بعد

حضرت ابن عمرؓ اور حضرت عائشہؓ سے دو حدیثیں صحیح اس کے بارے میں گزر چکی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مغرب سے پہلے نماز پڑھا کرو اور تین مرتبہ ارشاد فرمایا، پھر فرمایا جس کا جی چاہے۔ (بخاری)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے کبار صحابہؓ کو دیکھا ہے کہ مغرب کے قریب ستونوں کی طرف دوڑ پڑتے تھے۔ (بخاری)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں

پھر مغرب کی نماز لوگوں کو پڑھا کر اندر تشریف لاتے اور دو رکعتیں پڑھتے، پھر اسی طرح عشار کی نماز پڑھا کر گھر میں تشریف لاتے اور دو رکعتیں پڑھتے تھے (مسلم)

حضرت ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ظہر سے پہلے اور ظہر کے بعد چار رکعتوں کی نگہداشت رکھی تو اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ حرام کر دیگا۔ (ابوداؤد - ترمذی)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن سائب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورج کے زوال کے بعد ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ وہ ساعت ہے جس میں آسمان کے دروازے کھول دئیے جاتے ہیں تو میں چاہتا ہوں کہ اس ساعت میں میرے عمل صالح آسمان پر پہنچ جائیں۔ (ترمذی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر کسی وجہ سے ظہر سے پہلے چار رکعتیں نہ پڑھ سکتے تھے تو پھر اس کو بعد میں پڑھتے تھے (ترمذی)

عصر کی نماز سے پہلے

حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے تھے وہ اس طرح کہ دو رکعت پڑھ کر بیٹھ جاتے اور تشہد پڑھتے تھے جو ملائکہ مقربین مسلمان مومنین کے

نماز سے فارغ ہو کر صبح تک گیارہ رکعت پڑھتے تھے، دو دو رکعت پر سلام پھیرتے تھے اور ایک رکعت وتر پڑھتے تھے، پھر مؤذن اذان کہہ کر خاموش ہو جاتا تھا، اتنے میں صبح ظاہر ہو جاتی تھی اور مؤذن آپ کو اطلاع دینے آتا تھا، اس وقت آپ دو رکعت ہلکی سی پڑھتے تھے، پھر دائیں پہلو پر لیٹ کر آرام فرماتے، اس اثناء میں مؤذن اقامت کے لئے آجاتا تھا۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب فجر کی دو رکعت پڑھ لیا کرو تو اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جایا کرو (ابی داؤد۔ ترمذی)

ظہر کی سنتیں

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعتیں ظہر کی نماز سے پہلے اور دو رکعتیں اس کے بعد پڑھی ہیں۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی چار رکعت سنت کبھی ترک نہیں کی۔ (بخاری)

سنن مؤکدہ

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھ کر باہر تشریف لیجاتے اور لوگوں کو نماز پڑھا کر اندر تشریف لاتے پھر دو رکعتیں پڑھتے

صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعتوں میں پہلی رکعت میں۔ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَ مَآ اُنْزِلَ اِلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ وَ مَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی وَ عِیْسٰی وَ مَآ اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّھِمْ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْھُمْ وَ نَحْنُ لَہٗ مُسْلِمُوْنَ ٥ پڑھا کرتے تھے اور پچھلی رکعت میں اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَاشْھَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ٥

اور ایک روایت میں ہے کہ پچھلی رکعت میں تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَ بَیْنَکُمْ پڑھتے تھے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعتوں میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ پڑھتے تھے (مسلم)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مہینے تک فجر سے پہلے دو رکعتوں میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ٥ قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ ٥ پڑھتے دیکھا ہے۔ (ترمذی)

فجر کی دو رکعتوں کے بعد لیٹنا مستحب ہے

فجر کی سنت کے بعد استراحت حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضور فجر کی دو رکعتیں پڑھ کر دائیں پہلو پر لیٹ جاتے تھے۔ (بخاری)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی

صبح کی اذان اور اقامت کے درمیان دو ہلکی رکعتیں پڑھتے تھے۔ (بخاری۔ مسلم)

ان دونوں روایت میں حضرت عائشہؓ ہی سے مروی ہے کہ حضورؐ ایسی ہلکی دو رکعتیں پڑھتے تھے کہ میں گمان کرتی تھی کہ آپ نے سورۂ فاتحہ بھی پڑھی ہے یا نہیں۔

مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ حضور جب اذان سنتے یا صبح ہو جاتی تو آپ ان دو رکعتوں کو ہلکی کر دیتے تھے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ جب صبح ظاہر ہو جاتی تو ہلکی کر دیتے تھے۔

حضرت حفصہؓ سے روایت ہے کہ جب مؤذن اذان دے دیتا اور صبح ظاہر ہونے لگتی تھی تو حضورؐ دو رکعتیں ہلکی پڑھتے تھے۔ (بخاری۔ مسلم)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ جب صبح طلوع ہو جاتی تو آنحضرتؐ دو رکعتیں ہلکی پڑھتے تھے۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہجد میں دو دو رکعتیں پڑھتے تھے اور آخر رات کو ایک رکعت وتر پڑھتے تھے اور فجر کی نماز سے پہلے اذان سُن کر ہی دو رکعت پڑھتے تھے اور اقامت گویا آپ کے کان میں تھی(۱)۔ (بخاری۔ مسلم)

فجر کی رکعتوں میں قراءت | حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

---

(۱) یعنی اذان کے متصل ہی سنت پڑھ لیتے تھے گویا فرض کی اقامت ہونے والی ہے۔

سنت کی نگہداشت رکھتے تھے، ایسی کسی دوسری نفلوں کی پابندی نہیں فرماتے تھے۔
(بخاری۔ مسلم)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فجر کی دو رکعت سنت دُنیا اور دنیا کی ہر چیز سے بہتر ہے۔ (مسلم)

اور مسلم و بخاری دونوں کی متفقہ روایتوں میں ہے کہ فرمایا فجر کی دو سنتیں مجھے پوری دنیا سے زیادہ محبوب ہیں۔

حضرت بلالؓ بن رباح سے روایت ہے (وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن تھے) کہ وہ حضورؐ کو صبح کی نماز کے لئے بلانے آئے، حضرت عائشہؓ نے ان کو باتوں میں لگالیا کچھ اُن سے پوچھنے لگیں، اس میں اتنی دیر لگی کہ صبح بالکل ظاہر ہوگئی۔ حضرت بلالؓ نے حضورؐ کو پکارنا شروع کیا برابر پکارتے رہے لیکن حضورؐ تشریف لائے پھر جب حضورؐ تشریف لائے اور نماز پڑھا چکے تو حضرت بلالؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ مجھے حضرت عائشہؓ نے باتوں میں لگا لیا یہاں تک کہ صبح روشن ہوگئی لیکن پھر بھی آپ نے تشریف لانے میں دیر کی، آپ نے فرمایا میں فجر کی سنتیں پڑھ رہا تھا، حضرت بلالؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ نے تو بالکل صُبح کردی، فرمایا اس سے بھی زیادہ دیر ہوجاتی تب بھی میں ان دو رکعتوں کو بہت ہی خوبی کے ساتھ پڑھتا۔ (ابوداؤد)

فجر کی سنت کی تخفیف

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فرائض کے ساتھ سنن مؤکدہ کی فضیلت

حضرت ام المومنین ام حبیبہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ جس شخص نے دن میں بارہ رکعتیں اللہ کیلئے پڑھیں اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنایا جائے گا۔ (مسلم)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو رکعتیں اس کے بعد اور دو رکعتیں جمعہ کے بعد اور دو رکعتیں عشاء کے بعد پڑھی ہیں۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دو اذان کے درمیان نماز ہے، ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے تیسری بار فرما کر ارشاد فرمایا جو چاہے (یعنی جس کا جی چاہے پڑھے اور جس کا جی چاہے نہ پڑھے) (ب۔م)

صبح کی سنت کی تاکید

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر سے پہلے چار رکعت اور فجر سے پہلے دو رکعتیں کبھی نہیں چھوڑیں۔ (بخاری)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جیسی دو رکعت فجر کی

(یعنی اونچی اور نیچی جگہ نہ ہو) قسم ہے اسکی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں دیکھتا ہوں کہ صفوں کی خلا میں شیطان داخل ہوتا ہے گویا بکری کے سیاہ بچے ہیں (ابو داؤد)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلی صف کو پورا کرو، پھر جو کمی ہو وہ آخر صف میں ہو۔ (ابو داؤد)

داہنی صف کی فضیلت

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ اور اس کے فرشتے داہنی صفوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔ (ابو داؤد)

حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو خواہش یہ ہوتی تھی کہ آپ کے دائیں جانب کھڑے ہوں۔ تاکہ آپ ہماری طرف منہ کریں تو میں نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سُنا۔

رَبِّ قِنِیْ عَذَابَكَ یَوْمَ تُبْعَثُ اَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ (مسلم)	اے رب مجھے اس دن کے عذاب سے بچالے جس دن تو اپنے بندوں کو اُٹھائیگا یا اکٹھا کرے گا۔

امام کو بیچ میں رہنا چاہیئے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام کو اپنے بیچ میں کرو (یعنی دونوں طرف آدمی برابر ہوں) اور شگافوں کو بند کرو۔ (ابو داؤد)

خوب برابر کر لیا کرو، ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان پھوٹ ڈال دیگا۔

حضرت براء ابن عازبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صف کے بیچ میں داخل ہو کر ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک چلے آتے تھے اور ہمارے سینوں اور شانوں پر ہاتھ پھیرتے تھے اور فرماتے تھے آگے پیچھے نہ رہو ورنہ تمہارے دلوں میں پھوٹ پڑ جائے گی اور فرماتے تھے کہ پہلی صف پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں۔ (ابوداؤد)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صفوں کو سیدھا کرو اور کندھوں کو برابر کرو اور صفوں کے درمیان جو خلا پیدا ہو جائے اس کو بند کرو اور بھائیوں کے ساتھ نرمی کرو اور شیطان کے لئے جگہ نہ دو اور جو صف کو ملائے گا اللہ تعالیٰ اس کو ملائے گا(۱) اور جو صفوں کو توڑیگا اللہ تعالیٰ اس کو توڑے گا(۲)۔ (ابوداؤد)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی صفوں کو برابر رکھو اور آپس میں خوب مل کر کھڑے ہو (یعنی دو صفوں میں اتنا فرق نہ رہے کہ ایک صف اُن میں کھڑی ہو سکے) اور گردنوں کو برابر رکھو

---

(۱) یعنی اپنے فضل و رحمت سے ملائے گا (۲) یعنی اپنے قرب سے دور کر دے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صفوں کو برابر کرو۔ صفوں کی درستی نماز کی تکمیل ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ صف کا برابر کرنا نماز کا قائم کرنا ہے

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نماز جماعت کی اقامت کہی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا تم اپنی صفوں کو قائم کرو۔ اور ایک دوسرے سے مل جاؤ، میں تم کو اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں (ب)

بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ ہم لوگ اپنے کاندھے اپنے ساتھی کے کاندھے سے اور اپنے قدم اپنے ساتھی کے قدم سے ملا لیتے تھے

حضرت نعمانؓ بن بشیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ اپنی صفوں کو برابر کرو، ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں مخالفت ڈال دیگا۔ (بخاری۔ مسلم)

مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفوں کو اس طرح برابر کرتے تھے گویا ان سے تیر برابر کرتے ہیں حتیٰ کہ آپ کو معلوم ہو گیا کہ ہم لوگ اب سمجھ گئے ہیں، پھر ایک دن آپ تشریف لائے اور قریب تھا کہ تکبیر کہیں اتنے میں ایک آدمی کا سینہ صف سے نکلا ہوا دیکھا فرمایا اللہ کے بندو صفوں کو

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لوگ اذان اور پہلی صف کی فضیلت کو . . . جان لیں اور اس کے حاصل کرنے میں مدافعت ہو تو پھر لوگ قرعہ ڈالنے پر مجبور ہو جائیں۔ (بخاری و مسلم)

مردوں کی پہلی اور عورتوں کی پچھلی صف

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردوں کی پہلی صف بہتر ہے اور پچھلی بُری ہے اور عورتوں کی پہلی صف بُری ہے اور پچھلی بہتر ہے (یعنی ثواب کے اعتبار سے) (مسلم)

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو دیکھا کہ پیچھے رہتے ہیں تو فرمایا آگے آؤ اور میری اقتدا کرو اور تم سے پچھلے تمہاری اقتدا کریں بعض لوگ ہمیشہ پیچھے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو پیچھے ہی کر دے گا۔ (مسلم)

صف برابر کرنے کا اہتمام

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ہمارے کندھوں پر ہاتھ پھیر کر صف کو برابر کرتے تھے اور فرماتے تھے برابر برابر رہو، آگے پیچھے نہ رہو، ورنہ تمہارے دل مختلف ہو جائیں گے اور تم میں جو سمجھدار ہوں وہ میرے قریب رہیں، پھر جو اُن سے نزدیک ہوں، پھر جو اُن سے نزدیک ہوں۔ (مسلم)

صفوں کی درستی نماز کی تکمیل ہے

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ

حضرت شفیق بن عبداللہ تابعیؒ سے روایت ہے کہ حضورؐ کے اصحاب (کرام) اعمال میں کسی عمل کا سوا نماز کے ترک کرنا کفر نہ سمجھتے تھے۔ (ترمذی)

قیامت میں پہلا سوال

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن بندوں سے سب سے پہلے نماز کے متعلق بازپرس ہوگی، اگر نماز ٹھیک ہوئی تو وہ کامیاب اور بامراد ہوا اور اگر خراب ہوئی تو وہ ناکام ہوا اور سخت نقصان اٹھایا اور جب کے فرائض میں کچھ کمی ہوگی تو اللہ رب العزت فرمائیگا کہ میرے بندوں کی نفلوں کو دیکھو، پس فرضوں کا نقصان نفلوں سے پورا ہو جائیگا پھر باقی اعمال کا بھی اسی طرح حساب ہوگا۔ (ترمذی)

صفوں کے برابر کرنے کا حکم

فرشتوں کی نقل

حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا تم ایسی صفیں کیوں نہیں باندھتے ہو جیسے فرشتے اپنے رب کے پاس صفوں کو درست رکھتے ہیں۔ ہم نے عرض کیا کہ فرشتے اللہ کے پاس صفوں کو کس طرح درست کرتے ہیں، فرمایا پہلے اگلی صفوں کو بھر لیتے ہیں، اور خوب مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔ (مسلم)

پہلی صف کی فضیلت

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

ساتھ (۱) اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔ (بخاری مسلم)

حضرت معاذؓ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یمن کی طرف بھیجنے کا ارادہ فرمایا اور یہ فرمایا کہ اہل کتاب کو تم پہلے اسلام کی دعوت دینا جب وہ اسکی گواہی دیدیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، تو پھر یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر دن رات میں پانچ وقت کی نمازیں فرض کی ہیں، جب وہ اس کو قبول کرلیں تو یہ بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ بھی فرض کی ہو کہ امیروں سے لیکر غریبوں کو دی جائے جب وہ اسکو تسلیم کرلیں تو پھر تم ان کے عمدہ عمدہ مال چھانٹ (۲) کر نہ لینا اور مظلوم کی بددعا سے بچنا مظلوم کی فریاد اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں (ب۔م)

نماز ہی کفر و شرک سے حجاب ہے حضرت جابرؓ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی اور کفر کے درمیان ترک نماز ہی کا فرق ہے۔ (مسلم)

حضرت بریدہؓ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عہد ہمارے اور ان کے درمیان ہو وہ نماز ہو۔ پس جس نے نماز ترک کی بس وہ کافر ہوگیا۔ (ترمذی)

---

(۱) یعنی جب اسلام ہی کا کوئی مطالبہ ان کی جان و مال پر ہوگا جب ہی اس کا لینا جائز ہوگا مثلاً حد شرعی قتل وغیرہ
(۲) زکوٰۃ کے لیے

اَلصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی (بقرہ-ع)	بیچ کی نماز کی۔
فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ فَخَلُّوْا سَبِیْلَہُمْ (توبہ-ع)	پس اگر وہ توبہ کریں اور نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں تو ان کا رستہ چھوڑ دو۔

احادیث

افضل عمل حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ کون سے اعمال افضل ہیں۔ فرمایا وقت پر نماز پڑھنا۔ میں نے عرض کیا پھر۔ فرمایا ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنا۔ میں نے عرض کیا پھر۔ فرمایا اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا۔ (بخاری۔ مسلم)

اسلام کی بنیاد حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے (۱) گواہی دینا کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں (۲) اور نماز قائم کرنا (۳) زکوٰۃ دینا (۴) رمضان کے روزے رکھنا (۵) اور استطاعت ہو تو خانہ کعبہ کا حج کرنا (بخاری۔ مسلم)

جان و مال کی حفاظت کی شرط حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اسوقت تک جنگ کروں کہ وہ گواہی دیدیں کہ سوا خدا کے کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں جب وہ ایسا کریں گے تو ان کی جانیں اور مال محفوظ ہو جائیں گے مگر اسلام کے حق کے

اور ترمذی کی ایک روایت میں حضرت عثمانؓ بن عفان سے مروی ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عشا کو جماعت میں شریک ہوا تو اسکا قیام نصف شب تک شمار کیا جائے گا اور جو شخص فجر اور عشا میں شریک ہوا تو اس کو پوری رات کے قیام کا ثواب ملے گا۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگ صبح و شام کی نماز کی فضیلت جان لیں تو ضرور شریک ہوں چاہے کھسک کھسک کر آئیں (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافقوں پر صبح و شام کی نماز بہت گراں ہی، اگر وہ اسکی فضیلت جان لیں تو ضرور آئیں، اگرچہ کھسک کھسک کر آئیں۔ (بخاری۔ مسلم)

نمازِ پنجگانہ کی پابندی

آیات

حافِظُوا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ — تمام نمازوں کی محافظت کرو اور خاص کر

کر دی اور اگر تم نے اپنے نبی کی سنت ترک کر دی تو تم گمراہ ہو گئے، ہم نے کسی صحابی کو جماعت سے غیر حاضر ہوتے نہیں دیکھا، جماعت سے وہی شخص غیر حاضر ہوتا تھا جو کھلا ہوا منافق ہوتا تھا، بیمار بھی دو آدمیوں کے سہارے سے آکر صف میں شامل ہو جاتے تھے۔ (مسلم)

اور ایک روایت میں ہے کہ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ہدایت کے طریقے سکھلائے ہیں اس میں یہ بھی ہے کہ اس مسجد میں نماز پڑھی جائے جس میں اذان دی جاتی ہے۔

جماعت کے ترک پر شیطان کا حملہ

حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ جس گاؤں یا جنگل میں تین آدمی ہوں اور وہ نماز باجماعت نہ پڑھتے ہوں تو ان پر شیطان غالب ہو جاتا ہے تو تم جماعت کو لازم کر لو، دیکھو بھیڑیا انھیں بکریوں کو کھا جاتا ہے جو ریوڑ سے دور رہتی ہیں۔ (ابوداؤد)

صبح و شام جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی فضیلت

حضرت عثمانؓ بن عفان سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ جس نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی تو گویا اس نے آدھی رات نماز پڑھی اور جس نے صبح کی نماز باجماعت ادا کی گویا اس نے پوری رات نماز پڑھی (مسلم)

حضورؐ سے عرض کیا کہ مدینہ میں موذی جانور اور درندے بہت ہیں اور میں نابینا ہوں کیا مجھے جماعت میں شریک نہ ہونے کی اجازت مل سکتی ہے، آپ نے فرمایا تم حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کی آواز سنتے ہو، عرض کیا ہاں، فرمایا پھر تو تم ضرور آؤ اور رخصت نہ دی۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ میں نے یہ ارادہ کیا اگر کسی کو لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں، پھر مؤذن کو اذان کہنے کا حکم دوں، پھر ایک آدمی کو امامت کے لئے آمادہ کروں، پھر جو جماعت میں شریک نہ ہوں ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا جس شخص کو اس کا شوق ہو کہ قیامت کے دن وہ مسلمان کی طرح اللہ کے سامنے پیش ہو تو پانچوں وقت کی نماز اس مسجد میں جہاں اذان دی جاتی ہے باجماعت ادا کرے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کو جو طریقۂ ہدایت عطا فرمایا ہے اس میں پانچوں نماز یں باجماعت پڑھنا بھی شامل ہے، تو اگر تم نے اپنے گھروں میں پڑھ لی جیسا یہ پیچھے رہ جانے والا اپنے گھر میں پڑھتا ہے تو بیشک تم نے اپنے نبی کی سنت ترک

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کی نماز کا ثواب اکیلے پڑھنے سے ستائیس ۲۷ حصّہ زیادہ ہے۔ (بخاری مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کی نماز کا ثواب گھر اور بازار کی نماز سے پچیس ۲۵ حصہ زیادہ ہے مگر یہ اُس وقت جب کہ اچھی طرح وضو کرے، پھر مسجد جائے اور صرف نماز ہی کا شوق اُس کو مسجد لایا ہو تو اس کا ایک قدم ایک خطا مٹا دیگا اور دوسرا قدم ایک درجہ بلند کریگا اور جب تک وہ نماز پڑھتا رہتا ہے فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وضو نہ ٹوٹے، کہتے ہیں اے اللہ اسکی بخشش فرما اور اس پر رحم فرما اور وہ جب تک نماز کا انتظار کریگا نماز ہی میں شمار ہوگا

جماعت کی اہمیت حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک نابینا شخص حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے مسجد تک لانے والا کوئی نہیں، اگر آپ اجازت دیں تو میں گھر پر نماز پڑھ لیا کروں۔ آپ نے اجازت دی، جب وہ چلے گئے تو آپ نے ان کو بلا کر فرمایا تم اذان کی آواز سنتے ہو، عرض کیا جی ہاں، فرمایا پھر تو تم مسجد ہی آیا کرو۔ (مسلم)

حضرت عبداللہؓ ابن اُم مکتوم مؤذن روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے

نماز کا انتظار حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی جب تک مسجد میں رہتا ہے نماز ہی میں شمار کیا جاتا ہے، جب تک اس کو نماز نے روک رکھا ہو اور گھر جانے کے لئے بجز نماز کے کوئی چیز مانع نہ ہو۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک تم مصلے پر رہتے ہو فرشتے تمہارے لئے دعا کرتے رہتے ہیں کہتے ہیں اے اللہ اس کو بخش دے اس پر رحم فرما اور یہ دعا وضو ٹوٹنے تک رہے گی۔ (ب)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا کی نماز میں اتنی دیر لگائی کہ آدھی رات ہوگئی، پھر نماز پڑھ کر آپ نے ارشاد فرمایا کہ لوگ نماز پڑھ کر سو گئے اور تم جب تک نماز کا انتظار کرتے رہے نماز ہی کی حالت میں رہے (یعنی نماز کا انتظار نماز ہی میں شمار ہوگا)۔ (بخاری)

جماعت کی فضیلت

تنہا اور جماعت سے نماز کا فرق حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے

شخص سے زیادہ ثواب ملے گا جس نے نماز پڑھی اور سوگیا۔ (بخاری۔ مسلم)

اندھیرے میں مسجد آنے کا ثواب

حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اندھیری راتوں میں مسجد آتے ہیں ان کو قیامت کے دن پورے نور کی بشارت دو۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم کو ایسا عمل نہ بتادوں جس کے سبب اللہ تعالیٰ خطاؤں کو مٹا دیتا ہے اور درجہ بلند کرتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا ہاں۔ فرمایا تکلیف کے وقت پورا پورا وضو، مسجد کی طرف قدموں کی زیادتی اور نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار۔ سرحد کی حفاظت ہے۔ یہ سرحد کی حفاظت ہے (مسلم)

ایمان کی علامت

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی شخص کو مسجد میں آتے جاتے اور اسکی خبر لیتے دیکھو تو اس کے ایمان کی گواہی دو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ کی مسجدوں کو وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور روزِ آخرت پر یقین رکھتے ہیں (ترمذی)

صبح و عشاء کی جماعت کی فضیلت

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگ صبح اور عشا کی جماعت میں شریک ہونے کی فضیلت کو جان لیں تو گھسٹ کر آئیں (بخاری۔ مسلم)

دور تھا کہ اس سے زیادہ دور کسی کا نہ تھا اور اس کی کوئی نماز جماعت فوت نہ ہوتی
تھی تو اس سے لوگوں نے کہا کہ ایک گدھا خرید لو اس پر سوار ہو کر رات کی تاریکی اور
دن کی تپش میں آیا جایا کرو، کہا یہ مجھے پسند نہیں کہ مسجد کے پہلو میں میرا گھر ہو میں
تو یہ چاہتا ہوں کہ میرے نشانِ قدم گھر سے مسجد تک اور مسجد سے گھر تک لکھے
جائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے تمہارے لئے سب کا سب
جمع کر دیا ہے (مسلم)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ مسجد نبوی کے گرد کچھ گھر خالی ہوئے تو
بنو سلمہ نے ارادہ کیا کہ مسجد کے قریب آ رہیں، آپ کو جب اس کی خبر ہوئی تو آپ نے
اُن سے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ تم مسجد کے قریب رہنے کا ارادہ کرتے ہو۔ عرض کیا
یا رسول اللہ بیشک آپ نے صحیح سنا۔ ہمارا ارادہ تو ایسا ہوا تھا، آپ نے
فرمایا اپنے گھروں ہی میں رہو، تمہارے قدم گھر سے مسجد تک آنے کے لکھے جائیں گے
انھوں نے کہا اب ہم کو گھر بدلنا پسند نہیں۔ (مسلم)

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جس قدر دور سے کوئی نماز کے لئے آئے گا اتنا ہی زیادہ ثواب پائے گا اور
جو شخص نماز کا انتظار کرے اور پھر باجماعت امام کے ساتھ ادا کرے تو اس کو اس

طلوعِ آفتاب اور غروبِ آفتاب سے پہلے کی نماز چھوٹنے نہ پائے تو ضرور اس کا اہتمام کرو۔ (یعنی فجر اور عصر کی) (بخاری۔ مسلم)

عصر کی نماز چھوٹ جانے کا وبال حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی اس کے عمل اکارت ہو گئے۔ (بخاری)

مسجد میں جانے کی فضیلت

اللہ کی مہمانی حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو صبح یا شام کو مسجد میں نماز باجماعت ادا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی جنت میں مہمانی کریگا۔ (بخاری۔ مسلم)

قدموں کا ثواب حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے گھر سے غسل یا وضو کرکے پاک ہو کر مسجد میں فرض نماز کے لئے آئے تو اس کا ایک قدم خطا کو مٹائے گا، اور دوسرا قدم ایک درجہ بلند کریگا۔ (مسلم)

حضرت اُبَیّ بن کعبؓ سے روایت ہے کہ ایک انصاری کا گھر مسجد سے اتنا

بن یوسف سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کی نماز پڑھتا ہے وہ اللہ کے ذمہ اور اسکی حفاظت میں ہو جاتا ہے تو اے آدم کے بیٹے دیکھ کہیں تجھ سے اللہ تعالیٰ اپنی ضمانت وحفاظت کے متعلق بازپرس نہ کرے۔ (مسلم)

فرشتوں کی گواہی

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ فرشتے رات کو اور کچھ دن کو ایک دوسرے کے بعد اُترتے ہیں[1] اور فجر وعصر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں پھر جب رات کے فرشتے آسمان پر جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اُن سے ارشاد فرماتا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا۔ حالانکہ وہ خوب واقف ہے[2]۔ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ جب ہم گئے تو ان کو نماز پڑھتے پایا اور آئے تو وہ نماز ہی پڑھ رہے تھے (بخاری ومسلم)

فجر وعصر کی نماز کا انجام دیدار الٰہی ہے

حضرت جریرؓ بن عبداللہ بجلی سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے آپ نے چودھویں رات کے چاند کو دیکھ کر فرمایا عنقریب تم اپنے پروردگار کو بلا تکلف اسی طرح دیکھو گے جیسے اس ماہ کامل کو دیکھ رہے ہو، اگر تم سے ہو سکے کہ

(۱) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں وقت فرشتے اُترتے ہیں اور دونوں وقت کا حال اللہ کے حضور میں پیش کرتے ہیں۔

(۲) یعنی اس کو پوچھنے کی حاجت نہیں وہ خوب جانتا ہے مگر وہ صرف بندوں کا مرتبہ بلند کرنے کے لئے پوچھتا ہے۔

پانچ وقت کی نمازیں اور ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک ان کے گناہوں کا کفارہ ہیں جب کہ کبائر نہ کئے جائیں (یعنی کبائر گناہ سے بچا رہے تو یہ صغائر گناہ کا کفارہ ہو جاتا ہے) (مسلم)

حضرت عثمانؓ بن عفان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرض نماز کا وقت آئے اور کوئی شخص اچھی طرح وضو کرے پھر خشوع و خضوع کے ساتھ نماز پڑھے، رکوع اور سجدہ اچھی طرح کرے تو یہ نماز اس کے تمام گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے، بشرطیکہ کبیرہ گناہ سے بچا رہے اور یہ ہمیشہ کے لئے ہوگا۔ (مسلم)

صبح اور عصر کی نماز

حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دو ٹھنڈی نمازیں پڑھے گا وہ جنت میں داخل ہوگا (یعنی صبح اور عصر کی نماز) (بخاری، مسلم)

حضرت زُہیر عُمارہ بن رُوَیبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص طلوع اور غروب آفتاب سے پہلے نماز پڑھ لے گا وہ ہرگز دوزخ میں نہ جائے گا (یعنی فجر اور عصر) (مسلم)

صبح کی نماز پڑھنے والا اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہے

حضرت جندبؓ

فرمایا بھلا یہ تو بتلاؤ اگر کسی کے دروازے پر نہر ہو اور وہ روزانہ پانچ مرتبہ اسمیں غسل کرتا ہو تو کیا اسکے جسم پر کچھ میل کچیل باقی رہے گا، لوگوں نے عرض کیا بالکل نہیں آپنے فرمایا یہی مثال پنجگانہ نماز کی ہے کہ اس کے ذریعہ سے تمام خطائیں مٹ جاتی ہیں۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پنجگانہ نماز کی مثال جاری ہونے والی نہر کی سی ہے کہ کسی کے دروازے پر ہو اور وہ اس میں ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو۔ (مسلم)

نماز کفارہ ہے

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت کا بوسہ لیا، پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اسکی خبر کی، اللہ تعالیٰ نے یہ آیت شریفہ نازل فرمائی:۔

أَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ۔	دن کے دونوں طرفوں اور رات کی کچھ ساعتوں میں نماز قائم کرو کہ نیکیاں برائیوں کو دور کرتی ہیں۔

اس شخص نے عرض کیا کہ یہ صرف میرے لئے ہے۔ آپ نے فرمایا یہ میری پوری اُمت کے لئے ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا۔	میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے کوئی اس کا ساجھی نہیں، اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسکے بندے اور رسول ہیں، میں راضی ہوں اللہ پر اپنا رب سمجھ کر اور محمدؐ پر اپنا رسول سمجھ کر

اور دین کو اپنا اسلام سمجھ کر، تو اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ (مسلم)

اذان واقامت کے درمیان دعا حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان اور اقامت کے درمیان جو دعا مانگی جاتی ہے وہ رد نہیں ہوتی۔ (ابو داؤد۔ ترمذی)

نماز کی فضیلت

آیت

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ۔ (عنکبوت ع۵)	بیشک نماز بے حیائی اور بُری باتوں سے روکتی ہے۔

احادیث

پنجگانہ نماز کی مثال حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

بندہ میں ہوں سو جس شخص نے میرے لئے وسیلہ طلب کیا تو اس کو میری شفاعت نصیب ہوگی۔ (مسلم)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اذان سنو تو وہی کلمات کہو جو مؤذن کہتا ہے۔ (بخاری مسلم)

اذان کی دعا حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اذان سن کر یہ کلمات کہے گا

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ	اے اللہ تعالیٰ اس پوری پکار اور قائم ہونے والی نماز کے مالک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور بزرگی عطا فرما اور ان کو مقام محمود میں پہنچا جس کا تو نے وعدہ فرمایا ہے۔(۱)

تو قیامت کے دن اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔ (بخاری)

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اذان سن کر یہ کلمات کہے :-

---

(۱) وعدہ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۔ ترجمہ ۔ شاید تم کو تمہارا رب مقام محمود عطا فرمائے

مؤذن کے گواہ حضرت عبداللہؓ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ سے روایت ہے کہ ابوسعید خدری نے اُن سے (یعنی مجھ سے) کہا کہ تم کو بکریاں اور جنگل بہت عزیز ہے تو جب تم اپنی بکریوں میں مشغول ہو یا جنگل میں تو نماز کے لئے اذان کہو اور اذان بلند آواز سے کہو، اس لئے کہ مؤذن کی آواز جن وانسان جو سنیں گے قیامت کے دن اسکی گواہی دیں گے۔ حضرت ابوسعید خدری نے کہا کہ میں نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے (بخاری)

شیطان کا اذان سے بیر حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اذان دی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے تاکہ اذان کی آواز نہ سُنے، جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو پھر آجاتا ہے اور جب اقامت شروع ہوتی ہے تو پھر بھاگتا ہے اور اقامت پوری ہوئے پر پھر آموجود ہوتا ہے اور نمازی کے دل میں خطرے ڈال کر بھولی بسری باتیں یاد دلاتا ہے، یہاں تک کہ نمازی کو یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ کتنی رکعتیں پڑھیں (ب۔م)

اذان کا جواب حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اذان سنو تو تم بھی وہی الفاظ کہو جو مؤذن کہتا ہے پھر مجھ پر درود پڑھو، جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار اپنی رحمت نازل فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ طلب کرو، وسیلہ جنت کا ایک درجہ ہے، وہ صرف ایک بندے کے لئے ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ ایک

ترمذی نے اپنی روایت میں اتنا اور اضافہ کیا ہے :۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۔	اے اللہ مجھ کو توبہ کرنے والوں میں اور پاکی حاصل کرنے والوں میں

اذان کی فضیلت

اذان کے لئے قرعہ اندازی کی ضرورت

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگ اذان اور پہلی صف کی فضیلت کو جان لیں تو اس کو پانے کے لئے ان کو قرعہ ہی ڈالنا پڑے یعنی اذان اور پہلی صف میں کھڑے ہونے کی ایسی فضیلت ہے کہ اگر اس کو حاصل کرنے میں لوگ جھگڑا کرنے لگیں تو ان کو پھر قرعہ ڈالنا پڑے) اور اگر ظہر کی نماز کو اول وقت پڑھنے کا ثواب سمجھ لیں تو بہت دوڑ کر آئیں اور اگر صبح اور عشا کی جماعت میں شریک ہونے کی فضیلت جان لیں تو ان دونوں وقتوں میں ضرور شریک ہوں، چاہے گھسٹ کر شریک ہوں۔ (بخاری و مسلم)

مؤذنوں کی قیامت میں سرفرازی

حضرت معاویہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤذنوں کی گردنیں قیامت کے دن لانبی[1] ہوں گی۔ (مسلم)

(۱) یعنی درجہ بلند ہوگا۔

خطاؤں کو مٹائیگا اور درجے بلند کرے گا، صحابہؓ نے عرض کیا ضرور بتلایئے یا رسول اللہ فرمایا تکلیف[1] میں پورا[2] وضو کرنا اور مسجد کی طرف قدموں کی زیادتی اور نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار۔ یہ رباط[3] ہے، یہ رباط ہے۔ (مسلم)

پاکی آدھا ایمان ہے حضرت ابو مالک اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پاکی آدھا ایمان ہے۔ (مسلم)

وضو کے بعد کیا کہے۔ حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو وضو اہتمام سے کرے یا فرمایا کہ پورا پورا وضو کرے، پھر یہ کلمات کہے:-

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔	میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، کوئی اس کا ساجھی نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں

تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دئے جائیں گے اور اس کو اختیار ہے کہ جس دروازہ سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے (مسلم)

(۱) تکلیف سے مراد سردی وغیرہ (۲) پورا وضو پورا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ پانی ہر عضو پر اچھی طرح پہنچائے اور تین تین بار دھونا (۳) رباط دین کی سرحد پر دین کے دشمنوں کے مقابلہ کے لئے بیٹھے رہنا تاکہ وہ آگے نہ آنے پائیں اس کا بڑا ثواب ہے تو نماز کے لئے بیٹھے رہنا شیطان سے مقابلہ ہے اس کو غالب نہ ہونے دینا ہے۔

ساتھ یا فرمایا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ نکل جاتی ہیں حتّٰی کہ وہ گناہوں[1] سے بالکل پاک ہو جاتا ہے۔ (مسلم)

قیامت میں وضو کی روشنی اور چمک

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان میں تشریف لائے اور فرمایا:۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ وَدِدْتُ اَنَّا قَدْ رَأَیْنَا اِخْوَانَنَا۔	السلام علیکم اے مومنین کی جماعت اگر اللہ نے چاہا تو ہم تم سے ملنے والے ہیں، اور مجھے اپنے بھائیوں سے ملنے کی خواہش ہے۔

صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں، آپ نے فرمایا تم میرے دوست ہو میرے ساتھی ہو۔ ہمارے بھائی وہ ہیں جو ہمارے بعد آئیں گے۔ صحابہؓ نے عرض کیا آپ اپنی بعد میں آنے والی اُمت کو کیسے پہچان لیں گے آپ نے فرمایا اچھا بتلاؤ اگر ایک آدمی کے پاس کئی گھوڑے ہیں اس میں ایک ابلق ہو[2] تو وہ اس کو پہچان لے گا، عرض کیا ہاں۔ فرمایا بس میں بھی اپنی اُمت کو وضو کی روشنی اور چمک سے پہچانوں گا اور میں اُس وقت حوض کوثر پر ہوں گا (مسلم)

تکلیف میں پورا پورا وضو کرنا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو ایسی بات نہ بتلاؤں جس کی وجہ سے اللہ تعالےٰ

(۱) گناہ صغیرہ۔ (۲) چت کبرا۔

پانی پہنچا ہوگا۔ (مسلم)

وضو سے گناہ دُھل جاتے ہیں۔

حضرت عثمانؓ بن عفان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے وضو کیا اور اچھا وضو کیا تو اسکے جسم سے تمام خطائیں نکل جائیں گی حتیٰ کہ ناخن کے نیچے سے بھی۔ (مسلم)

حضرت عثمانؓ بن عفان سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے جس طرح میں کر رہا ہوں اور آپ نے فرمایا جس نے اس طرح وضو کیا تو اس کے اگلے پچھلے سب گناہ[1] معاف ہو جائیں گے اور اس کا مسجد میں جانے اور نماز ادا کرنے کا ثواب علیحدہ ہے (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مومن وضو کرتے وقت اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو اسکے آنکھوں کی تمام خطائیں جن سے اس نے دیکھا ہے پانی کے ساتھ، یا فرمایا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ نکل جاتی ہیں، پھر جب وہ ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں کی تمام خطائیں جو اس کے ہاتھوں سے سرزد ہو چکی ہیں پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ نکل جاتی ہیں پھر وہ پاؤں دھوتا ہے تو پاؤں کی تمام خطائیں جو اس نے ان سے چل کر کی تھیں، پانی کے

---

(۱) یہاں گناہ سے مراد گناہ صغیرہ ہیں۔

اِلَى الْكَعْبَيْنِ وَ اِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا
فَاطَّهَّرُوْا وَ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى اَوْ
عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ
مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ
فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا
طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ
مِّنْهُ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ
مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ
وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ
تَشْكُرُوْنَ ﴿مائدہ ع ۱﴾

یا سفر میں ہو یا قضائے حاجت
سے واپس آئے ہو یا عورتوں سے
مباشرت کی ہو، پھر تم کو پانی
نہ ملے تو تم پاک مٹی سے تیمم کرو اس
مٹی کو منہ پر اور ہاتھوں پر پھیر و اللہ
تم پر کسی طرح کی تنگی کرنا نہیں چاہتا بلکہ
وہ چاہتا ہے کہ تم کو پاک کرے
اور تم پر اپنا احسان پورا
کرے، شاید تم
احسان مانو

احادیث

وضو امت کی نشانی حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ ارشاد فرماتے تھے کہ میری اُمت وضو کی چمک کے نشان پہچان کر بلائی جائے گی تو جس کو اپنی چمک بڑھانا منظور ہو وہ وضو کر کے بڑھائے (ب۔م)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے مومن کا زیور (جنت میں) اس جگہ تک پہنچ جائے گا جہاں تک وضو کا

نبی کو نہیں ملیں ۔ وہ سورہ فاتحہ اور آخر سورہ بقرہ ہیں، ان میں سے ایک حرف بھی آپ پڑھیں گے تو آپ کو اس کا ثواب ملے گا۔ یا آپ کی دعا قبول ہوگی۔ (مسلم)

قرآن مجید کا درس و مذاکرہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ بھی اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں(۱) اللہ کی کتاب یعنی قرآن شریف کی تلاوت کرتے ہیں، اس کا درس دیتے ہیں، یعنی بیان کرتے ہیں تو ان پر سکینت اُترتی ہے، رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے، فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور ان کا ذکر اللہ تعالیٰ اپنی مجلس میں کرتا ہے۔ (مسلم)

وضو کی فضیلت

آیت

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ	اے ایمان والو جب تم نماز کو اٹھو تو اپنے منہ دھو اور کہنیوں تک ہاتھ دھو، اور سر کا مسح کرو اور ٹخنوں تک پاؤں دھو اور اگر تم جنبی ہو تو غسل کرو اور اگر تم بیمار ہو

(۱) یعنی مسجد۔

قیدی کیا کیا ہوا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اس نے مجھ سے دعویٰ کیا کہ وہ مجھے ایسے کلمات سکھائے گا جن سے اللہ مجھ کو نفع پہنچاویگا تو میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ آپؐ نے فرمایا وہ کون سے کلمات ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ اس نے بتایا کہ جب بستر پر سونے کے ارادے سے لیٹو تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو تو اللہ تعالیٰ تمہاری نگہبانی فرمائیگا اور صبح تک شیطان کا تمہارے پاس گزر نہ ہوگا، آپ نے فرمایا وہ ہے تو جھوٹا مگر بات اس نے سچی کہی۔ اے ابو ہریرہؓ جس سے تم تین راتوں سے مخاطب ہو رہے ہو جانتے ہو وہ کون ہے۔ میں نے عرض کیا مجھے نہیں معلوم، آپ نے فرمایا وہ شیطان ہے۔

سورۂ کہف کی ابتدائی دس آیتیں حضرت ابو درداؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سورۂ کہف کی اوّل کی دس آیتیں یاد کرلیں وہ دجّال کے فتنوں سے محفوظ رہے گا۔ (مسلم)

اور ایک روایت میں ہے کہ آخر سورۂ کہف کی آخر کی دس آیتیں (مسلم)

سورۂ فاتحہ اور آخر سورۂ بقرہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جبرئیلؑ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ دفعتہً اوپر سے ایک آواز آئی جبرئیلؑ نے اپنا سر اٹھایا اور کہا کہ آسمان کا یہ دروازہ آج کھلا ہے، اس سے پہلے کبھی نہیں کھلا۔ پھر اس سے ایک فرشتہ نمودار ہوا۔ تو جبرئیلؑ نے کہا یہ فرشتہ آج اترا ہے۔ اس سے پہلے کبھی نہیں اترا، وہ فرشتہ آیا اور حضورؐ کو سلام کیا اور کہا ہم آپ کو دو نوروں کی خوشخبری دیتے ہیں جو آپ کو عطا ہوئی ہیں، اس سے پہلے کسی

ظاہر کی اور عیال دار ہونے کی شکایت کی تو مجھ کو رحم آگیا اور میں نے چھوڑ دیا، آپ نے فرمایا وہ تم سے جھوٹ بولا عنقریب پھر آئے گا، میں حضورؐ کے فرمانے سے سمجھ گیا کہ وہ ضرور آئے گا تو میں اس کا منتظر رہا۔ خیر وہ آیا اور غلّہ بھرنے لگا، میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا تجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے چلوں گا، اس نے کہا مجھے چھوڑ دو، میں بہت محتاج ہوں، عیال کی پرورش میرے ذمہ ہے، مجھے اس پر رحم آگیا اور میں نے چھوڑ دیا، صبح کو جب میں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا اے ابو ہریرہؓ گزشتہ رات تو نے اپنے قیدی کے ساتھ کیا کیا، میں نے گزارش کی یا رسول اللہؐ۔ اس نے اپنی محتاجی اور عیال کی ذمہ داری کی شکایت اس پیرایہ میں کی کہ مجھے ترس آگیا اور میں نے چھوڑ دیا، آپ نے فرمایا وہ تم سے جھوٹ بول گیا۔ عنقریب وہ پھر آئے گا، میں نے پھر اس کا انتظار کیا۔ تیسری بار وہ آیا اور غلّہ بھر بھر کر لینے لگا، میں نے پھر اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا اب میں تجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ضرور لے چلوں گا، یہ تیسری بار ہے کہ تو کہتا ہے میں نہ آؤں گا اور پھر آتا ہے۔ اس نے کہا اگر تم مجھ کو چھوڑ دو گے تو میں تم کو ایسے کلمات سکھا دوں گا جن کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ تم کو نفع دیگا، میں نے پوچھا وہ کون سے کلمات ہیں۔ کہا جب تم اپنے بستر پر سونے کی نیت سے لیٹو تو آیت الکرسی پڑھ لیا کرو تو اللہ تعالیٰ برابر تمھاری نگہبانی فرمائے گا اور شیطان صبح تک تم سے قریب نہ ہو گا، تو میں نے اس کو چھوڑ دیا، صبح کو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے فرمایا رات تمھارے

سورۂ بقر حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ[1]، شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں سورۂ بقر پڑھی جاتی ہے۔

آیت الکرسی حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوالمنذر تم جانتے ہو کہ تمہارے پاس اللہ کی کتاب میں سے کون سی آیت بڑی عظیم الشان ہے۔ میں نے عرض کیا اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ۔ یعنی آیت الکرسی۔ حضورؐ نے میرے سینہ پہ ہاتھ مار کر فرمایا اے ابوالمنذر تیرا علم تجھ کو مبارک ہو۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کی زکوٰۃ یعنی صدقہ عیدالفطر وغیرہ کی حفاظت میرے سپرد کی، پس ایک شخص آیا اور غلہ بھر کر لیجانے لگا میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیجاؤں گا۔ اس نے کہا میں محتاج ہوں، عیال دار ہوں، مجھے سخت ضرورت ہے۔ تو میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ جب صبح ہوئی تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا اے ابوہریرہؓ گزری ہوئی رات میں اپنے قیدی کے ساتھ کیا معاملہ کیا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس نے ضرورت

---

(۱) مطلب یہ کہ تم مُردوں کی طرح نہ ہو جیسے وہ پڑے رہتے ہیں تم بھی پڑے رہو۔ کہ خدا کا ذکر کرو نہ عبادت کرو نہ قرآن پڑھو۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ سے محبت ہے، آپ نے فرمایا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ کی محبت تم کو جنت میں لیجائے گی۔ (ترمذی)

معوذتین حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے ان آیتوں کو دیکھا ہے جو اس رات اُتری ہیں، ان کے برابر کبھی نہیں دیکھا۔ وہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ہیں (مسلم)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن اور انسان کی نظر بد سے پناہ مانگا کرتے تھے لیکن جب سے معوذتین[1] نازل ہوئیں آپ نے ان کو پکڑ لیا اور سب کو چھوڑ دیا۔ (ترمذی)

سورۂ ملک حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن شریف میں ایک سورہ تیس آیت کی ہے، اس نے اپنے پڑھنے والے کے لئے ایسی شفاعت کی کہ وہ بخش ہی دیا گیا، وہ تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ ہے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

سورۂ بقر کی آخری دو آیتیں حضرت ابو مسعود بدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورۂ بقر کی آخر کی دو آیتیں رات کو پڑھ لیا کرے تو اس کے لئے کافی ہو جائیں گی۔[2]

---

(۱) معوذتان قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ہیں (۲) یعنی رات کی بلیات سے محفوظ رہے گا یا تہجد کی نماز کا بدل ہو جائیگی

نے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ؕ کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ قسم ہے اسکی جس کے قبضہ میں میری جان ہے یہ سورہ تہائی قرآن کے برابر ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحابؓ سے فرمایا کیا تم میں سے ہر ایک فرد رات کو ایک تہائی قرآن پڑھنے سے عاجز ہے۔ صحابۂ کرامؓ کو بہت ہی مشکل معلوم ہوا عرض کیا یا رسول اللہ کون اسکی طاقت رکھتا ہے آپ نے فرمایا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ؕ تہائی قرآن کے برابر ہے۔ (بخاری)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کسی شخص کو بار بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ؕ پڑھتے ہوئے سنا تو اس نے صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا (گویا وہ اس کو کم سمجھتا تھا اس لئے چھوٹی سورہ سمجھ کر بار بار پڑھتا تھا) آپ نے فرمایا قسم ہے اسکی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ یہ سورہ تہائی قرآن کے برابر ہے۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ؕ کے حق میں فرمایا کہ یہ سورہ تہائی قرآن کے برابر ہے۔ (مسلم)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے

حضرت ابو لبابہ بشیر بن عبدالمنذر رضؓ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن مجید کو خوش الحانی سے نہ پڑھے وہ ہمارے طور پر نہیں ہو (ابوداؤد)

آنحضرتؐ کی قرآن مجید پڑھنے کی فرمائش

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ، میں نے عرض کیا، میں آپ کو قرآن سناؤں، آپ ہی پر تو نازل ہوا ہو آپ نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ دوسرے کی زبان سے سنوں، تو میں نے سورۂ نساء شروع کی اور جب اس آیت پر پہنچا فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا ۝ فرمایا اب بس، میں نے آپ کو دیکھا تو آپ کے آنسو بہہ رہے تھے۔ (بخاری۔ مسلم)

سورۂ فاتحہ کی فضیلت

حضرت ابو سعید رافع بن معلیؓ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ میں مسجد سے نکلنے سے پہلے تم کو قرآن مجید کی بڑی عظمت والی سورہ تعلیم کروں گا، پھر جب آپ نے مسجد سے نکلنے کا ارادہ کیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ میں تجھ کو قرآن شریف کی بڑی سورہ تعلیم کروں گا، آپ نے فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ یہی سبع المثانی(۱) اور قرآن عظیم ہے جو مجھے دی گئی ہیں۔ (بخاری)

سورۂ اخلاص

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۱) سبع المثانی اور قرآن عظیم سے مراد سورۂ فاتحہ ہے۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صاحب قرآن کی مثال بندھے ہوئے اونٹ کی طرح ہے اگر اسکی نگرانی رکھے گا تو اس کے پاس رہے گا، اور اگر کھول دیگا تو نکل بھاگے گا (بخاری۔ مسلم)

خوش الحانی

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی آواز پر کان نہیں دھرتا لیکن نبی کی اچھی آواز پر جو خوش الحانی کے ساتھ قرآن پڑھتے ہیں خوب کان لگا کر سنتا ہے (۱)
(بخاری۔ مسلم)

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ان سے فرمایا کہ تمھیں آل داؤد کے مزامیر سے ایک مزمار عطا کیا گیا ہے (یعنی جو داؤد کو خوش آوازی ملی تھی اس میں سے کچھ حصہ تم کو بھی ملا) (بخاری۔ مسلم)

مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تم مجھے گزشتہ رات کو دیکھتے جب میں تمھاری قرارت کو سُن رہا تھا۔

حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں سورۂ وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْن پڑھی۔ میں نے آپ سے زیادہ کسی کو اچھی آواز میں پڑھتے نہیں سُنا۔ (بخاری۔ مسلم)

---

(۱) یعنی پسند کرتا ہے اور متوجہ ہوتا ہے۔

نے فرمایا جس نے قرآن شریف کا ایک حرف پڑھا اس کے لئے ایک نیکی ہے اور وہ نیکی دس گونہ تک، پھر فرمایا میں الٓمٓ کو ایک حرف نہیں کہتا بلکہ الف ایک حرف ہے لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے (ترمذی)

ویران گھر حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے اندر قرآن شریف نہیں وہ شخص ویران گھر کے مثل ہو (ترمذی)

حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن مجید پڑھنے والے سے کہا جائیگا کہ جس طرح تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر ترتیل کے ساتھ پڑھا کرتا تھا، اسی طرح پڑھ اور چڑھتا جا، پس بیشک تیرا مرتبہ آخری آیت میں ہے۔(۱) (ابوداؤد۔ ترمذی)

قرآن شریف کی دیکھ بھال حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن شریف کی نگرانی کرو (یعنی ہمیشہ پڑھا کرو)(۲) اسی کی قسم جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے کہ اس کا سینوں سے نکل جانا بندھے ہوئے اونٹ کے نکل بھاگنے سے زیادہ آسان ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

---

(۱) یعنی آخری آیت تک برابر جنت کے درجوں میں ترقی کرتا جائیگا جہاں آخری آیت آئیگی وہاں تک تیری ترقی جاری رہے گی (۲) یعنی حافظ قرآن کو ہمیشہ ورد کرنا چاہیئے، اگر ذرا دور چھوڑا اور بھولا جیسے اونٹ کی رسی کھلی اور بھاگا۔

حنظل[1] کی ہے کہ ذائقہ بھی کڑوا اور خوشبو بھی نہیں۔

قرآن مجید کا اثر
حضرت عمرؓ بن خطاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس کتاب کی وجہ سے کچھ لوگوں کے درجے بلند فرماتا ہے اور کچھ لوگوں کو ذلیل[2] کرتا ہے۔ (مسلم)

رشک کا موقع
حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رشک صرف دو موقع پر مناسب ہے۔ رشک اس شخص پر آئے جس کو اللہ تعالیٰ نے کلام پاک کا علم عطا فرمایا، وہ اس پر دن رات عمل کرتا ہو دوسرا موقع رشک کا یہ ہے کہ ایک شخص ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مال و دولت سے سرفراز فرمایا اور وہ اپنی دولت کو رات دن بہتر طریقہ پر خرچ کرتا ہے (بخاری و مسلم)

قرآن مجید پڑھنے سے سکینت کا نزول
حضرت براءؓ بن عازب سے روایت ہے کہ ایک آدمی سورۂ کہف پڑھتا تھا، اس کے پاس ایک گھوڑا دو رسیوں سے بندھا ہوا تھا۔ یکایک ایک ابر نے اس کو اپنے سایہ میں لیا اور وہ ابر جھکتا نزدیک ہوتا تھا گھوڑا اس کو دیکھ کر کودنے اور بھاگنے لگا تھا۔ جب صبح ہوئی تو اس آدمی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ کر اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا یہ سکینہ[3] تھا جو قرآن مجید کی وجہ سے نازل ہوا تھا۔ (بخاری و مسلم)

ہر حرف پر نیکی
حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۱) اندرائن (۲) جو اس پر عمل نہیں کرتے وہ ذلیل ہوتے ہیں (۳) سکینہ خاطر جمعی اور تسکین قلب کو کہتے ہیں

ارشاد فرماتے تھے کہ قرآن شریف اور وہ لوگ جو دنیا میں اس پر عمل کرتے تھے قیامت کے دن حاضر کئے جائیں گے۔ سورۂ بقرہ اور آل عمران آگے آگے ہونگی یہ دونوں اپنے پڑھنے والوں اور عمل کرنے والوں کے لئے شفاعت کرینگی (مسلم)

سب سے بہتر شخص حضرت عثمانؓ بن عفان سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سب سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن پڑھے اور پڑھائے۔ (مسلم)

اٹک اٹک کر پڑھنے والے کے لئے دونا اجر ہے حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن کو سمجھ کر پڑھتا ہے تو وہ بزرگ فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو اٹک اٹک کر مشکل سے پڑھتا ہے اس کے لئے دونا اجر ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

قرآن مجید پڑھنے والا مومن حضرت ابو موسیٰؓ اشعری سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مومن قرآن شریف پڑھتا ہے اس کی مثال ترنج(۱) کی ہے کہ اسکی خوشبو بھی اچھی اور ذائقہ بھی لذیذ۔ اور جو مومن قرآن نہیں پڑھتا، اس کی مثال کھجور کی سی ہے کہ اس میں خوشبو تو نہیں ہوتی لیکن ذائقہ نہایت لذیذ بہت میٹھا، اور جو منافق قرآن شریف پڑھتا ہے، اسکی مثال ریحان(۲) کی ہے کہ خوشبو اچھی اور ذائقہ کڑوا۔ اور جو منافق قرآن نہیں پڑھتا اسکی مثال

(۱) یہ ایک قسم کا خوشبودار میٹھا لیموں ہوتا ہے (۲) جو قرآن مجید سے فائدہ نہیں اٹھاتے تا سکے خلاف کرتے ہیں۔

عورت کا تنہا سفر درست نہیں

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت اللہ اور آخرت پر ایمان لائی ہو اس کو یہ جائز نہیں کہ بغیر محرم کے ایک رات دن کی مسافت طے کرے۔ (بخاری۔ مسلم)

عورت بغیر محرم کے حج کو بھی نہ جائے

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مرد کسی عورت کے پاس تنہا نہ ہو اس کے ساتھ محرم ضرور ہو۔ اور عورت بغیر محرم کے سفر نہ کرے، ایک صاحب نے عرض کیا یا رسول اللہ میری عورت حج کو چلی گئی ہے اور میرا نام فلاں غزوہ میں لکھا گیا ہے، آپ نے فرمایا تو تم اپنی بیوی کے ساتھ جاکر حج کرو۔ (بخاری۔ مسلم)

قرآن کی فضیلت

قرآن مجید قیامت میں سفارش کرے گا

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن پڑھا کرو، یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کریگا۔ (مسلم)

حضرت نواسؓ بن سمعان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

گھر میں نہ آئے۔(۱)

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو گھر میں آنے سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں رات کو تشریف نہیں لیجاتے تھے، صبح کو تشریف لیجاتے تھے یا شام کو۔ (بخاری۔ مسلم)

اپنے شہر کو دیکھ کر کیا کہنا چاہیئے؟

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب تھے، جب ہم مدینہ کے قریب پہنچے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات کہنے شروع کیے:۔

آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ	آنے والے، توبہ کرنے والے اپنے رب کی عبادت کرنے والے، اپنے رب کی تعریف کرنے والے۔

آپ برابر یہ کلمات کہتے رہے یہاں تک کہ ہم مدینہ میں داخل ہوگئے (مسلم)

واپسی پر نماز

حضرت کعبؓ بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے تشریف لاتے تھے تو پہلے مسجد میں تشریف لاتے تھے اور دو رکعت نماز مسجد میں پڑھتے تھے۔ (بخاری۔ مسلم)

---

(۱) رات کو پہنچنے کا تو گھر کے لوگ ضروری تیاری کر لیں گے، کوئی اچانک بات بھی پیش نہیں آئے گی۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكَ وَ شَرِّ مَا فِيْكَ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيْكَ وَشَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكَ اَعُوْذُ مِنْ شَرِّ اَسَدٍ وَّاَسْوَدَ مِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَّالِدٍ وَّمَا وَلَدَ۔

میں اللہ سے پناہ مانگتا ہوں تیری شرارت سے اور جو تجھ میں موجود ہے اس کی شرارت سے۔ اور جو تجھ سے پیدا ہوتا ہو اسکی شرارت سے اور تجھ پر چلنے پھرنے والی چیز کی شرارت سے اور میں پناہ مانگتا ہوں شیر کی شرارت سے اور کالے سانپ کی شرارت سے ۔۔۔ اور بچھو کی شرارت سے جو تجھ پر رہتے ہیں اور ساکن البلد[1] کی برائی سے اور والد اور ولد[2] کی برائی (ابو داؤد)

کام ختم ہو جانے کے بعد جلد گھر کو واپسی

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفر عذاب کا ٹکڑا ہے تمہارے کھانے پینے اور نیند میں خلل ہے۔ جب تمہارے سفر کا مقصد پورا ہو جائے تو گھر واپس ہونے میں جلدی کرو۔ (بخاری۔ مسلم)

رات کو گھر پہنچنے سے احتراز

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص گھر سے زیادہ دیر غائب رہے وہ رات کو

---

(۱) ساکن البلد سے مراد زمین میں رہنے والے ہیں

(۲) شیطان اور اس کی اولاد مراد ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخصوں کی دعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں (۱) مظلوم کی (۲) مسافر کی (۳) باپ کی دعا لڑکے کے حق میں۔ (ابوداؤد۔ترمذی)

خوف وخطرہ لاحق ہو تو کیا کہنا چاہیئے؟

حضرت ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی قوم سے خطرہ لاحق ہوتا تو آپ فرماتے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ (ابوداؤد۔نسائی)	اے اللہ ہم ان کو تیرے سامنے کئے دیتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے تجھ سے پناہ چاہتے ہیں۔

منزل پر پہنچکر

حضرت خولہؓ بنت حکیم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی منزل پر اترتے ہوئے یہ کلمات کہے:۔

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔ (مسلم)	میں اللہ کے کلمات کاملہ کے ساتھ اس چیز کی شرارت سے پناہ مانگتا ہوں جو اس نے پیدا کی۔

تو پھر اس کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی، یہاں تک کہ وہ منزل سے کوچ کر جائے (مسلم)

حفاظت کی دعا

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سفر میں رات ہو جاتی تو آپ یہ کلمات کہتے:

یَا اَرْضُ رَبِّیْ وَرَبُّكِ اللّٰہُ	اے زمین میرا رب اور تیرا رب اللہ ہے

شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰہُ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ۔	اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ توبہ کرنے والے عبادت کرنے والے سجدہ کرنے والے اللہ کی حمد کرنے والے، اللہ نے اپنے وعدہ کو سچ کر دکھایا، اپنے بندے کی مدد کی اور اس اکیلے نے لشکروں کو ہزیمت دی۔ (بخاری، مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میں سفر کرنے والا ہوں آپ مجھے کچھ وصیت فرمائیے، آپ نے فرمایا اللہ سے ڈرتے رہنا، اور ہر بلندی پر چڑھتے ہوئے تکبیر کہنا، جب وہ آدمی چلا گیا تو آپ نے دعا فرمائی، اے اللہ اس کی مسافت کو لپیٹ دے اور اس پر سفر آسان کر دے۔ (ترمذی)

معتدل آواز کے ساتھ دعا و ذکر

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا کرتے تھے، جب کسی میدان میں پہنچتے تو بہت بلند آواز سے تکبیر و تہلیل کرتے تھے، آپ نے فرمایا اے لوگو! اپنے اوپر نرمی کرو اس لئے کہ تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے ہو۔ تم تو اس کو پکارتے ہو جو سننے والا قریب ہے اور تمہارے ساتھ ہے۔ (بخاری، مسلم)

مسافر کی دعا قبول ہوتی ہے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ

آپ نے فرمایا تھا کہ تمہارا رب پاک ہے۔ اس کے بندے جب کہتے ہیں کہ اے رب مجھے بخش دے تو وہ خوش ہوتا ہے کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ میرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ (ابو داؤد۔ ترمذی)

چڑھتے اور اُترتے کیا کہنا چاہیئے؟

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ جب ہم بلندی پر چڑھتے تھے تو تکبیر کہتے تھے اور پستی کی طرف آتے تھے تو تسبیح کرتے تھے (اور بہت چیخ کر تکبیر کہنے کی ممانعت ہے) (بخاری)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے لشکری جب بلندی پر چڑھتے تھے تو تکبیر کہتے تھے اور جب بلندی سے اُترتے تھے تو تسبیح کرتے تھے۔ (ابو داؤد)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حج اور عمرہ سے واپس ہوتے تھے یا کسی گھاٹی پر چڑھتے تھے تو تین بار تکبیر کہتے اور پھر فرماتے تھے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ	اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہی کوئی اس کا شریک نہیں اسی کا ملک ہے اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کیلئے سب تعریف ہے

جن چیزوں سے پناہ مانگنی چاہیئے

حضرت عبداللہؓ بن سرجس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر کے لئے تشریف لیجاتے تو سفر کی سختی، راحت کے بعد تکلیف، مظلوم کی بد دعا اور اہل و مال کی طرف بُرائی دیکھنے سے پناہ مانگتے تھے۔ (ترمذی۔ نسائی)

سوار ہونے کا طریقہ اور اس کے اذکار

حضرت علی بن ربیعہؓ سے روایت ہے کہ علیؓ بن ابی طالب کے لئے جب سواری لائی گئی تو اس وقت میں موجود تھا انھوں نے جب اپنا پیر رکاب پر رکھا تو بسم اللہ کہا، پھر جب پیٹھ پر بیٹھ گئے تو کہا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝	اس اللہ کی تعریف ہے جس نے اس کو ہمارے لئے مسخر کر دیا ہم اس کی طاقت نہیں رکھتے تھے اور ہم اپنے رب کی طرف پلٹنے والے ہیں۔

پھر تین مرتبہ الحمد للہ کہا، پھر تین بار اللہ اکبر کہا، پھر یہ دعا پڑھی:

سُبْحَانَكَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔	پاک ہے تو میں نے اپنی جان پر ظلم کیا، پس مجھ کو بخش دے تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔

پھر ہنس دئے، لوگوں نے کہا اے امیرالمومنین آپ ہنستے کیوں ہیں؟ انھوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا تھا جس طرح میں نے کیا اور جب آپ ہنسے تو میں نے بھی عرض کیا تھا یا رسول اللہ کس بات نے آپ کو ہنسایا

وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝

بیشک ہم اپنے رب کی طرف پلٹنے والے ہیں

پھر فرماتے :-

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِیْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی اَللّٰھُمَّ هَوِّنْ عَلَیْنَا فِیْ سَفَرِنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ - اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَهْلِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ -

اے اللہ ہم اس سفر میں آپ سے نیکی اور پرہیزگاری کا سوال کرتے ہیں اور اس عمل کا جس سے آپ راضی ہوں - اے اللہ اس سفر کو ہم پر آسان فرما دیجئے اور اس کی دوری کو لپیٹ دیجئے - اے اللہ آپ سفر میں ساتھی بھی ہیں اور گھر کے لوگوں کے خبر گیراں بھی ہیں - اے اللہ میں آپ سے سفر کی سختی سے برے منظر سے اور گھر مال اولاد کو بری حالت میں دیکھنے سے پناہ مانگتا ہوں -

اور جب سفر سے واپس ہوتے تو یہ کلمات بھی اول الذکر دعا میں شامل فرما لیتے تھے

اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ

(مسلم)

ہم سفر سے واپس ہونے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں - عبادت کرنے والے ہیں اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں - (مسلم)

جانوروں پر سوار ہوتے وقت کیا دعا پڑھے

آیات

وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ۝ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝ (زخرف - ع ۱)	اور بنائیں تمہارے لئے کشتیاں اور چوپائے جن پر تم سوار ہوتے ہو تاکہ تم ان پر سواری کرو۔ پھر اپنے رب کی نعمت کو یاد کرو، پھر جب تم سوار ہو جاؤ تو کہو پاک ہے وہ ذات جس نے اس کو ہمارے بس میں کر دیا۔ ہم ایسے نہ تھے کہ اس کو قابو میں لاتے اور بیشک ہمیں اپنے پروردگار کی طرف پلٹنا ہے۔

احادیث

سواری پر سوار ہوتے وقت حضورؐ کی دعا

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ فرماتے اور سواری پر سوار ہوتے تھے تو تین بار تکبیر کہتے اور پھر فرماتے

سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ۝	پاک ہے وہ ذات جس نے اس کو ہمارے بس میں کر دیا اور ہم اس کے لائق نہ تھے

اس وقت تک نماز نہیں پڑھتے تھے جب تک اونٹوں کے پالان نہ کھول لیتے تھے۔

رفیق سفر کی مدد

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ہم سفر میں نکلے کہ ایک آدمی اونٹ پر آیا اور دائیں بائیں (۱) دیکھنے لگا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس ضرورت سے زائد سواری ہو وہ ضرورت مند کو دیدے اور جس کے پاس ضرورت سے زائد زادِ راہ ہو وہ حاجت مند کو دے، اس طرح آپ نے مختلف چیزوں کا نام لیا، اس وقت ہم نے سمجھ لیا کہ زائد مال میں ہمارا حق نہیں۔ (مسلم)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی غزوہ کا ارادہ کیا اور فرمایا اے گروہ مہاجرین اور انصار تمہارے بھائیوں میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ جن کے پاس نہ مال ہے نہ جماعت۔ اب تم کو لازم ہے کہ دو دو یا تین تین کو اپنی طرف شامل کر لو۔ اور ہم لوگوں کے پاس ایک ہی سواری تھی۔ بس یہ کرتے تھے کہ باری باری سے سوار ہوتے تھے، میں نے بھی دو یا تین کو اپنی طرف کر لیا اور ..... باری مقرر کر لی۔ (ابوداؤد)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں خود پیچھے رہتے تھے اور کمزوروں کو آگے بھیج دیتے تھے۔ (ابوداؤد)

---

(۱) اس کا اونٹ تھک بہت گیا تھا اس لئے وہ چاروں طرف دیکھ رہا تھا کہ شاید کوئی سواری مل جائے۔

علیہ وسلم ایک اونٹ کے پاس سے گذرے اس کا پیٹ پیٹھ سے لگا ہوا تھا، آپ نے فرمایا ان بے زبان جانوروں کے بارے میں اللہ سے ڈرو، ان کو اچھا کھلاؤ اور اچھی طرح ان پر سواری کرو۔ (ابوداؤد)

قضاءِ حاجت کے لئے پردہ کی جگہ بہتر ہے حضرت ابوجعفر عبداللہ بن جعفرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنے پیچھے مجھے سوار کیا، اور ایک راز کی بات مجھے فرمائی جو میں کسی سے نہ بتلاؤں گا، اور آپ کو پاخانہ پیشاب کے آڑ کے لئے دیوار یا کھجور کا جھنڈ بہت پسند تھا (مسلم) برقانی نے مسلم کی سند سے اتنا اور زیادہ کردیا

جانوروں کی رعایت کہ حضور ایک انصاری کے نخلستان کے اندر تشریف لے گئے، وہاں آپ نے ایک اونٹ کو دیکھا، وہ اونٹ حضورؐ کو دیکھ کر بلبلا رہا تھا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے اور اس کے کوہان اور کانوں کے پیچھے ہاتھ پھیرا اور فرمایا یہ کس کا اونٹ ہے۔ ایک نوجوان انصاری نے عرض کیا یہ میرا اونٹ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ان جانوروں کے بارے میں جن کا اللہ نے تم کو مالک کیا ہے اللہ سے نہیں ڈرتے ہو، یہ مجھ سے شکایت کرتا ہے کہ تم اس کو پیٹ بھر کر نہیں کھلاتے ہو اور اس سے محنت لے کر اس کو تھکاتے ہو (اس کو ابوداؤد نے برقانی کے مثل روایت کیا)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ جب کسی منزل پر اترتے تھے تو

اور جب تم آخر شب میں منزل پر اُترو تو شارعِ عام اور گزرگاہوں کو چھوڑ دو اس لئے کہ وہ جانوروں اور حشرات الارض کی جگہ ہے۔ (مسلم)

آنحضرتؐ کے آرام کا طریقہ

حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اُترتے تھے تو اپنے دائیں پہلو پر آرام فرماتے تھے اور جب صبح سے پہلے اُترتے تھے تو اپنا ہاتھ کھڑا کر لیتے تھے اور ہتھیلی پر سر مبارک ٹیک[1] لیتے تھے۔ (مسلم)

رات کو سفر کرنے کی ہدایت

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کو لازماً رات کو سفر کرنا چاہیئے اس لئے کہ زمین رات کو لپیٹی جاتی[2] ہے۔ (ابو داؤد)

سفر میں ایک قافلہ کے لوگوں کو اکٹھا اُترنا چاہیئے

حضرت ابو ثعلبہ خشنیؓ سے روایت ہے کہ لوگ جب کسی منزل میں اُترتے تھے تو گھاٹیوں اور وادیوں میں متفرق ہو کر اُترتے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان گھاٹیوں اور وادیوں میں تمہارا متفرق ہو کر اُترنا شیطان کی طرف سے ہے۔ پس اس کے بعد پھر کوئی الگ ہو کر نہیں اُترا، سب آپس میں مِل جُل کر اُترتے تھے۔ (ابو داؤد)

سواری کا خیال

حضرت سہلؓ بن ربیع بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

(۱) علماء کا قول ہے کہ حضورؐ اس لئے ٹیک لگا کر آرام فرماتے تھے کہ ایسا نہ ہو غفلت کی نیند آجائے اور صبح کی نماز کا اول وقت فوت ہو جائے۔ (۲) رات کو مسافت کم معلوم ہوتی ہے۔

کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک سوار شیطان ہے اور دو سوار دو شیطان اور تین[1] سوار قافلہ ہیں۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

سفر کا امیر حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تین آدمی سفر کے لیے نکلیں تو لازم ہے کہ ان میں سے ایک کو امیر بنا لیا جائے۔ (ابوداؤد)

بہتر ساتھی حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر ساتھی چار ہیں (یعنی چار ساتھی شریک سفر ہوں تو بہتر ہے) اور بہتر سریہ چار سو کا ہے اور بہتر لشکر چار ہزار کا ہے اور بارہ ہزار قلت کے سبب مغلوب نہیں ہوتے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

چلنے، اُترنے، ٹھکانا بنانے اور سفر میں سونے کے آداب

سواری کے حقوق حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سبزہ زار میں سفر کرو تو اونٹوں کو زمین سے اس کا حق دو (یعنی چلنے میں میانہ روی اختیار کرو کہ وہ چرتے ہوئے چلیں) اور جب تم بنجر زمین پر سفر کرو تم چلنے میں جلدی کرو تاکہ کمزور اور لاغر ہونے سے پہلے منزل پر پہنچ جائیں

(۱) یعنی تین سوار اصلی سوار ہیں۔ کیونکہ تین سواروں کا قافلہ ہوتا ہے وہ شیطان سے محفوظ رہتا ہے اور اس میں اور بھی بہت سی حکمتیں ہیں۔

آدابِ سفر

جمعرات کا سفر حضرت کعب رضی اللہ عنہ بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کو جمعرات کے دن چلے اور آپ جمعرات ہی کا سفر پسند فرماتے تھے۔ (بخاری۔ مسلم)

اور ان دونوں روایت میں ہے کہ آپ جمعرات کے علاوہ اور دن میں کم ہی سفر کرتے تھے۔

اوّل وقت کی برکت حضرت صخرہ بن وداعہ غامدی صحابی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ میری اُمت کے لئے دن کے پہلے پہر میں برکت دے اور آپ جب کوئی سریّہ یا لشکر بھیجتے تو صبح سویرے ان کو روانہ کرتے۔ صخرہ تاجر تھے وہ اپنی تجارت کا مال صبح سویرے بھیجا کرتے تھے تو ان کا مال خوب بڑھا اور وہ بڑے دولتمند ہو گئے (ابوداؤد)

تنہا سفر کا نقصان حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ اگر تنہا سفر کرنے کا نقصان جیسا میں جانتا ہوں جان لیں تو کبھی کوئی سوار رات کو تنہا سفر نہ کرے۔ (بخاری)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت

فرمایا فلاں فلاں دن جمع ہوا کرو تو وقت مقررہ پر عورتیں جمع ہوئیں آپ تشریف لائے اور ان کو وہی تعلیم دی جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھلائی تھی پھر فرمایا جس عورت کے تین بچے فوت ہو جائیں تو وہ دوزخ کی اوٹ بن جائیں گے یعنی آڑ ہو جائیں گے اور وہ دوزخ میں نہ جانے پائے گی ۔ ایک عورت نے عرض کیا کہ اگر دو مرے ہوں ۔ فرمایا دو بھی روک ہو جائیں گے ۔ (بخاری مسلم)

تباہ شدہ بستیوں پر رونا اور ان سے بچنے کا بیان

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب جب مقام حجر یعنی ثمود کی بستی میں پہنچے تو آپ نے فرمایا اس عذاب کے مقام سے روتے ہوئے داخل ہو ۔ ایسا نہ ہو کہ جس مصیبت میں یہ مبتلا ہوئے کہیں تم بھی نہ ہو جاؤ ۔ (بخاری مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ جب حجر کی طرف سے گزرے تو فرمایا ان ظالموں کے مقام پر روتے ہوئے داخل ہو ۔ اس ڈر سے کہ مبادا ان پر جو عذاب آیا ہے کہیں تم پر نہ آ جائے ۔ پھر آپ نے اپنے چہرہ مبارک پر نقاب ڈال لی اور اس وادی سے جلدی سے نکل گئے ۔

عمرؓ نے کہا واجب ہو گئی۔ میں نے کہا اے امیر المومنین کیا چیز واجب ہو گئی، فرمایا میں نے وہی کہا جو حضورؐ سے سُنا تھا۔ حضورؐ نے فرمایا جس مسلمان پر چار آدمی اس کی بھلائی کی گواہی دیں اللہ اس کو جنت میں داخل کریگا۔ میں نے عرض کیا اور تین۔ فرمایا تین بھی۔ یعنی تین کی گواہی کا بھی یہی حکم ہے۔ میں نے عرض کیا اور دو۔ فرمایا دو بھی، یعنی دو کی گواہی بھی مانی جائے گی، پھر میں نے ایک کی گواہی کے متعلق سوال نہیں کیا۔ (بخاری۔ مسلم)

جس کی چھوٹی اولاد مر جائے اس کا ثواب

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان کے تین نابالغ لڑکے مر جائیں تو اس کو اپنی مہربانی سے جنت میں داخل فرمائے گا۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان کے تین لڑکے فوت ہو جائیں وہ صرف قسم پوری کرنے کے لئے آگ پر گزریگا۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ مرد لوگ آپ کی وعظ و نصیحت سُنتے ہیں ہمارے لئے بھی ایک دن مقرر فرما دیں کہ ہم لوگ بھی اس مقررہ وقت پر حاضر ہوا کریں، اور آپ ہم کو اس علم کی تعلیم دیں جس کی آپ کو اللہ نے تعلیم دی ہے۔ آپ نے

گر گئیں اور میرا خیال ہو کہ اگر وہ بات کرتیں تو صدقہ کے لئے ضرور کہتیں، اگر میں انکی طرف سے صدقہ کر دوں تو ان کو اجر ملے گا، آپ نے فرمایا ہاں۔ (بخاری ۔ مسلم)

باقیات صالحات

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے عمل منقطع ہو جاتے ہیں، مگر تین باتیں باقی رہتی ہیں۔ صدقہ جاریہ، علم نافع اور اولاد صالح کہ اسکے لئے دعا کرتی رہے (مسلم)

میت کے حق میں لوگوں کی تعریف

حضرت انسؓ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک جنازہ گزرا، لوگوں نے اسکی تعریف کی۔ آپ نے فرمایا واجب ہو گئی۔ پھر ایک اور جنازہ گزرا، لوگوں نے اس کی برائی بیان کی، آپ نے فرمایا واجب ہو گئی۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ کیا واجب ہو گئی آپ نے فرمایا جس کی تم نے خوبیاں بیان کیں اس پر بہشت واجب ہو گئی اور جسکی برائی کی اس پر دوزخ واجب ہو گئی۔ تم لوگ زمین پر اللہ کے گواہ ہو۔ (بخاری ۔ مسلم)

حضرت ابوالاسودؓ سے روایت ہو کہ میں مدینہ آیا اور حضرت عمرؓ کے پاس آکر بیٹھ گیا، اس اثنا میں ایک جنازہ ادھر سے گزرا اور اسکی تعریف ہوئی۔ حضرت عمرؓ نے کہا واجب ہو گئی، پھر دوسرا جنازہ سامنے سے نکلا، اسکی بھی تعریف کی گئی حضرت عمرؓ نے کہا واجب ہو گئی۔ پھر تیسرا جنازہ آیا، اسکی لوگوں نے برائی کی حضرت

قبر کے پاس اتنی دیر ٹھہر جانا جتنی دیر میں ایک اونٹ ذبح کر کے تقسیم کیا جاتا ہے
تاکہ میں تمہارے سبب سے مانوس ہو جاؤں اور مجھے معلوم ہو جائے کہ میں اپنے
رب کے قاصدوں کو کیا جواب دیتا ہوں۔ یہ حدیث پہلی کتاب میں مفصل گزر چکی ہے
(مسلم)

حضرت امام شافعیؒ کا قول ہے کہ قبر کے پاس کچھ قرآن پڑھنا مستحب ہے
اگر پورا پڑھ لیا جائے تو اور بھی بہتر ہے۔

میّت کیلئے صدقہ اور دُعائیں

آیت

وَالَّذِيْنَ جَآءُوْا مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ (حشر-ع۱)	وہ لوگ جو ان کے بعد آئے کہتے ہیں اے ہمارے رب ہم کو بخش اور ہمارے اُن بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لاچکے۔

احادیث

میّت کی طرف سے صدقہ — حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میری ماں دفعۃً انتقال

دیکھ کر فرمایا میں طلحہ کو موت کے نزدیک دیکھتا ہوں۔ پس مجھ کو خبر کرنا اور جلدی کرنا، مسلمان کی لاش کے لئے مناسب نہیں کہ گھر والوں میں روکی جائے۔ (ابوداؤد)

قبر کے پاس وعظ و نصیحت

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ہم بقیع الغرقد میں ایک جنازے کے پاس کھڑے تھے، اتنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور بیٹھ گئے ہم لوگ بھی آپ کے گرد بیٹھ گئے، آپ کے پاس ایک لکڑی تھی، آپ نے اس لکڑی سے زمین کریدنا شروع کی اور فرمایا تم میں سے ہر ایک کا ٹھکانہ لکھ دیا گیا ہے دوزخ یا جنت۔ لوگوں نے عرض کی یا رسولؐ تو پھر ہم اپنی تقدیر پر بھروسہ نہ کرلیں، آپ نے فرمایا کام کئے جاؤ۔ ہر شخص پر وہ کام آسان ہوتا ہے جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے (بخاری۔ مسلم)

دفن کے بعد کچھ توقف

حضرت عثمان بن عفانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کے دفن سے فارغ ہوتے تو تھوڑی دیر توقف فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ تم اپنے بھائی کے لئے بخشش مانگو اور اس کے لئے ثابت قدم رہنے کا سوال کرو، اس لئے کہ اس وقت اس سے سوال ہو رہا ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت عمرو بن العاصؓ نے اپنے بیٹے سے کہا جب تم مجھ کو دفن کرنا تو میری

بھلائی کی طرف جلد پہنچاؤ۔ اور اگر وہ بد ہے تو اس کو جلد اپنی گردنوں سے اُتار پھینکو۔ (بخاری۔ مسلم)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ بہتر ہے کہ جلد لے جاؤ۔

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب جنازہ رکھا جاتا ہے اور لوگ اس کو اپنے کاندھوں پر اُٹھاتے ہیں تو اگر مردہ نیک ہے تو کہتا ہے کہ مجھے جلد ہی[1] لے چلو، اور اگر بُرا ہے تو کہتا ہے ہائے تمھاری خرابی تم مجھے کہاں لئے جاتے ہو اور آواز کو سوائے انسان کے سب سُنتے ہیں اگر انسان سُنے تو بے ہوش ہو جائے۔ (بخاری)

مُردہ کا قرض سے تعلق حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی جان اس کے قرض کی وجہ سے اٹکی رہتی ہے جب تک قرض ادا نہ کیا جائے۔ (ترمذی)

لاش کو روکنا مناسب نہیں حضرت حصینؓ بن وحوح سے روایت ہے کہ طلحہ بن براء بن عازب بیمار ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے اور ان کو

---

(۱) چونکہ نیک و بد کو مرتے وقت اپنے اپنے ٹھکانے دکھا دئے جاتے ہیں، اس لئے نیک کا اشتیاق بڑھ جاتا ہے اور بد کو عذاب کی طرف لے جانے سے گریز ہوتا ہے۔

النَّاسِ وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَمْدِ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَ ارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔	عذاب سے بچالے، تو وفا اور تعریف کے لائق ہے۔ اے اللہ اس کو بخش دے اور اس پر رحم فرما، تو بخشش والا رحمت والا ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے اپنے بیٹے کے جنازے پر چار تکبیریں کہیں اور چوتھی تکبیر کے بعد اتنا ٹھہرے اور اتنے توقف کھڑے رہے جتنی دیر میں دو تکبیریں ہوتی ہیں، اپنے بیٹے کے لئے دعائے استغفار کرتے رہے، پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے۔

ایک روایت میں ہے کہ وہ چار تکبیروں کے بعد اتنا ٹھہرے کہ میں نے گمان کیا کہ اب پانچویں تکبیر اور کہیں گے پھر انھوں نے اپنے دائیں بائیں جانب سلام پھیرا، اور جب فارغ ہوئے تو میں نے کہا یہ تم نے کیا کام کیا، انھوں نے کہا میں نے کوئی زیادتی نہیں کی، جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اسی طرح کیا ہے۔ (حاکم)

جنازہ کو جلدی لیجاؤ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنازہ کو جلدی لے جاؤ، اگر مردہ نیک ہو تو اس کو

ہوئے سُنا ہے کہ جب تم کسی جنازے پر نماز پڑھو تو اس کے لئے خلوص کے ساتھ دعا کرو۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنازے کی نماز کے متعلق روایت کرتے ہیں:۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّهَا وَ اَنْتَ خَلَقْتَهَا وَاَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلْاِسْلَامِ وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا وَقَدْ جِئْنَا شُفَعَاءَ لَهٗ فَاغْفِرْ لَهٗ۔	اے اللہ تو اسکا پروردگار ہے تو نے اس کو پیدا کیا اور تجھ ہی نے اسکو اسلام کا رستہ دکھایا اور تجھ ہی نے اسکی روح قبض کی اور تو ہی اسکے ظاہر و پوشیدہ کو خوب جانتا ہے ہم سب اس کی سفارش کے لئے حاضر ہوئے ہیں پس تو اس کو بخش دے۔

(ابوداؤد)

حضرت واثلہ بن اسقعؓ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مسلمان کے جنازہ پر نماز پڑھی اور ہم نے آپ کو یہ دعا پڑھتے ہوئے سُنا

اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِیْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهٖ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابِ	اے اللہ فلاں بن فلاں تیرے ذمہ ہے اور تیرے قرب وجوار میں ہے پس اس کو قبر کے فتنہ سے اور دوزخ کے

وَاَعِذْہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ ۔

اور قبر کے عذاب سے اور دوزخ کی آگ سے اس کو نجات دے

راوی کہتے ہیں کہ یہ دعا سُن کر مجھ کو تمنا ہوئی کہ کاش اس میت کی جگہ میں ہوتا (مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ، حضرت ابوقتادہؓ اور حضرت ابراہیم الاشہلیؒ سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں (اُن کے باپ صحابی تھے) کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی اور یہ دعا پڑھی۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَہٗ۔

اے اللہ ہمارے زندہ اور مردہ ہمارے چھوٹے اور بڑے ہمارے مرد اور عورت، ہمارے حاضر و غائب کو بخش دے۔ اے اللہ ہم میں سے جس کو زندہ رکھ اس کو اسلام پر قائم رکھ اور جسکو موت دے اسکا ایمان پر خاتمہ کر، اور اے اللہ اسکے اجر سے ہم کو محروم[1] نہ کر اور اس کے بعد ہم کو فتنہ میں نہ ڈال اور ہم کو اور اس کو بخش دے۔ (ترمذی)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرما

---

(۱) یعنی اس کی موت سے جو صدمہ پہنچا ہو اس کے اجر سے محروم نہ کر۔

جنازے پر نماز پڑھتے تھے اور مجمع کم ہوتا تھا تو ان کو تین صفوں پر تقسیم کر دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ جب جنازے پر مسلمانوں کی تین صفیں نماز پڑھ لیں تو اس کے جنت واجب ہو گئی۔ (ابو داؤد۔ ترمذی)

جنازہ کی دُعا

حضرت ابی عبد الرحمٰنؓ بن عوف بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی اور جو دعا آپ نے پڑھی وہ میں نے یاد کر لی، آپ نے یہ فرمایا۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ

اے اللہ اس کو بخش دے اور اس پر رحم فرما، اس کو ہر برائی سے عافیت بخش خطاؤں کو معاف کر اور اس کو عزت کی جگہ عطا فرما، قبر کشادہ فرما، اور اس کو پانی، برف اور اولے سے غسل دے اسکو گناہوں سے ایسا پاک صاف کر جیسے سفید کپڑا میل سے صاف ہوتا ہے اور اس کو اس گھر سے بہتر گھر اور ان لوگوں سے بہتر لوگ اور اس جوڑے سے بہتر جوڑا عنایت فرما اور اسکو جنت میں داخل کر۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسلمان کے جنازے کے پیچھے خدا کے وعدوں پر ایمان رکھتے ہوئے اور اجر و ثواب کی امید رکھتے ہوئے جائے اور نماز اور دفن میں شریک رہے تو وہ دو قیراط ثواب لیکر پلٹے گا اور ہر قیراط اُحد کے برابر ہے اور جو نماز پڑھ کر دفن کرنے سے پہلے چلا آئے اس کے لئے ایک قیراط ثواب ہے (بخاری)

عورتوں کو جنازہ کے ساتھ جانے کی ممانعت

حضرت ام عطیہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو جنازہ کے ہمراہ جانے سے منع فرمایا ہے مگر تشدد نہیں کیا۔ (بخاری مسلم)

نماز پڑھنے والوں کی بڑی جماعت کی فضیلت

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس جنازے پر مسلمانوں کی ایک جماعت جس میں سو کے قریب آدمی ہوں نماز میں شریک رہے اور میت کے حق میں سفارش کرے تو ان کی سفارش اس کے حق میں قبول کی جاویگی۔ (مسلم)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ جو مسلمان مر جائے اور اس کے جنازے پر چالیس موحد شریک ہوں تو ان کی سفارش اس کے حق میں قبول کی جائے گی۔ (مسلم)

حضرت مرثد ابن عبداللہ مزنیؓ سے روایت ہے کہ مالک بن ہبیرہ جب کسی

رحم کرنے والے بندوں پر رحم فرماتا ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

صاحبزادہ کے انتقال پر حضورؐ کا ارشاد

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صاحبزادہ حضرت ابراہیمؓ کے پاس تشریف لائے، وہ جانکنی کی حالت میں تھے، آپ کے آنسو نکل آئے حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ بھی روتے ہیں، آپ نے فرمایا اے ابن عوفؓ یہ رحمت ہے، پھر آپ کے آنسو نکل آئے اور فرمایا آنکھیں آنسو بہاتی ہیں اور دل غمگین ہے لیکن ہم وہی کہیں گے جس سے ہمارا پروردگار راضی ہو، اے ابراہیم البتہ ہم تمہارے فراق میں غمگین ہیں۔ (بخاری)

میت کی پردہ پوشی

حضرت رافع اسلم خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی مُردے کو نہلائے اور اُس کے عیب کی پردہ پوشی کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت چالیس ۴۰ مرتبہ فرمائے گا۔ (مسلم)

تجہیز و تدفین کی فضیلت

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جنازے کے ہمراہ ہو پھر اس پر نماز پڑھے۔ اس کے لئے ایک قیراط ہے اور جو دفن میں بھی شریک ہو اس کے لئے دو قیراط ثواب ہے۔ لوگوں نے عرض کیا دو قیراط کتنے ہوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا دو پہاڑوں کے مثل۔ (بخاری۔ مسلم)

اللہ ہی کا ہے جو کچھ اس نے لے لیا

حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی نے حضورؐ کے پاس کہلا بھیجا کہ میرا بچہ نزع کی حالت میں ہے آپ تشریف لائیے، آپ نے اس آدمی سے فرمایا تم جاؤ اور ان سے کہو کہ اللہ ہی کے لئے ہے جو اس نے لے لیا اور اسی کا ہے جو اس نے دیا اس کے یہاں وقت مقرر ہے پس تم اجر کی طالب ہو اور صبر کرو۔ (بخاری مسلم)

آنسوؤں اور دل کے غم پر مواخذہ نہیں

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سعد بن عبادہ کی عیادت کو تشریف لیگئے آپ کے ہمراہ عبد الرحمٰن بن عوفؓ، سعد بن ابی وقاصؓ اور عبد اللہ بن مسعود بھی تھے حضور رونے لگے حضورؐ کو روتے دیکھ کر اور لوگ بھی رونے لگے پھر حضورؐ نے ارشاد فرمایا، سنو اللہ تعالیٰ آنسوؤں پر اور قلب کے غمگین ہونے پر عذاب نہیں کرتا۔ زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ اسکی وجہ سے عذاب کرتا ہے یا رحم فرماتا ہے۔ (بخاری مسلم)

موت پر تأثر رحم کا نتیجہ ہے

حضرت اسامہؓ بن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپکا نواسہ لایا گیا، جو نزع کی حالت میں تھا، آپ کے آنسو نکل پڑے، حضرت سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیا۔ فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اس کو اپنے بندوں کے دلوں میں پیدا کیا اور اللہ تعالیٰ

ہیں اے اللہ مجھے میری مصیبت پر ثواب عطا فرما اور مجھے بہتر بدلہ عطا فرما) تو اللہ تعالیٰ اس مصیبت پر اجر عطا فرمائے گا اور بہتر بدل عطا فرمائے گا۔ وہ فرماتی ہیں کہ جب ابو سلمہ کی وفات ہوئی تو میں نے حضورؐ کے حکم کے مطابق ہی کلمات کہے تو اللہ تعالیٰ نے اس سے بہتر بدلہ عطا فرمایا کہ حضورؐ کو میرا سرپرست بنا دیا۔ (مسلم)

موت پر خدا کی حمد اور اناللہ پڑھنے کی فضیلت

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کے لڑکے کی موت واقع ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے ارشاد فرماتا ہے کہ تم نے میرے بندہ کے لخت جگر کی روح قبض کر لی، وہ عرض کرتے ہیں جی ہاں۔ پھر ارشاد ہوتا ہے تم نے اس کے دل کے ٹکڑے کو لے لیا۔ وہ عرض کرتے ہیں جی ہاں۔ فرماتا ہے اس وقت میرے بندے نے کیا کہا۔ فرشتے عرض کرتے ہیں اس نے تیری تعریف کی اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھا، ارشاد ہوتا ہے میرے بندے کے لئے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا نام بَیْتُ الْحَمْد رکھو (یعنی تعریف کا گھر) (ترمذی)

ثواب کی امید میں صبر کا نتیجہ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ میرے اس مومن بندہ کے لئے جنت کے سوا کوئی بدلہ نہیں جس کے محبوب کو میں لے لوں اور وہ ثواب کی امید پر صبر کرے (بخاری)

فِی الْمَهْدِیِّیْنَ وَاخْلُفْهُ فِیْ عَقِبِهٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَاغْفِرْلَنَا وَ لَهٗ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِیْهِ (ترجمہ۔ اے اللہ ابوسلمہ کو بخش دے اور ان کا درجہ ہدایت پانے والوں میں بلند فرما اور کسی کو ان کا قائم مقام بنا اور ہم کو اور ان کو بخش دے، ان کی قبر کو کشادہ اور روشن فرما) (مسلم)

مریض و میت کے پاس اچھی بات کہو

حضرت ام المومنین ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی بیمار یا میت کے پاس جاؤ تو اچھی بات کہو، اس لئے کہ تمہارے ہر بول پر فرشتے آمین کہتے ہیں۔

حضرت ام سلمیٰ بیان فرماتی ہیں کہ جب ابوسلمہ کا انتقال ہوا تو میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یارسول اللہ ابوسلمہ کا انتقال ہوگیا۔ آپ نے فرمایا کہو کہ اے اللہ مجھے اور ان کو بخش دے اور میرے لئے ان سے بہتر سرپرست عطا فرما۔ تو میں نے حضور کے حکم کی تعمیل کی پس اللہ تعالے نے میرا سرپرست ان کو بنایا جو میرے لئے ان سے بہتر تھے (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم) (ابوداؤد)

مرنے والے کے بعد خدا سے اجر اور نعم البدل کی دعا

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہوئے سنا ہے جس کو کوئی مصیبت پہنچے اور وہ یہ کلمات کہے:۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ ○ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْهَا (ترجمہ:۔ ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف پلٹنے والے

حضورؐ نے فرمایا بلکہ میرے سر میں درد ہے اور پوری حدیث[1] بیان کی۔

مرنے والے کو تلقین

حضرت معاذؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا آخری[2] کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہوگا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے مُردوں کو لَآ اِلٰہَ[3] اِلَّا اللّٰہُ کی تلقین کرو۔ (مسلم)

مرنے والے کے لئے دُعا

حضرت ام المومنین سلمہؓ سے روایت ہے کہ نزع کے وقت ابوسلمہؓ کی آنکھیں پتھرا گئی تھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ان کی آنکھیں بند کردیں، پھر فرمایا جب روح قبض ہونے لگتی ہے تو آنکھیں اس کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے لگتی ہیں، یہ سُن کر ان کے گھر والے چیخ اُٹھے۔ آپ نے فرمایا اپنی بھلائی کے لئے دعا کرو۔ تمہارے ہر بول پر فرشتے آمین کہتے ہیں، پھر فرمایا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِاَبِیْ سَلَمَۃَ وَارْفَعْ دَرَجَتَہٗ

---

(۱) ـــــــــــ جب حضرت عائشہؓ نے بلند درد سر فرمایا تو حضورؐ نے فرمایا اگر تمہارا انتقال ہوجائے تو اچھی طرح کفناؤں گا اور دفناؤں گا تو حضرت عائشہؓ نے کہا تب اس دن آپ نئی شادی کریں گے تو آپ نے فرمایا میرے سر میں درد ہے۔

(۲) یعنی موت کے وقت (۳) کلمہ کو اس طرح پڑھنا چاہیے کہ بیمار سُنے اور شروع کردیا ہی خود بھی پڑھنے لگے یہی تلقین ہے

غمرات الموت وسکرات الموت (ترجمہ: اے اللہ موت کی سختی، اور بے ہوشی میں میری مدد فرما) (ترمذی)

جس کا وقت قریب ہو اسکے اعزا کو اسکی خاطرداری کی تلقین

حضرت عمران بن حصین سے روایت ہے کہ جہینہ قبیلہ کی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا مجھ سے ایسی حرکت سرزد ہو گئی ہے کہ میں سزا کی مستحق ہو گئی ہوں، پس آپ مجھ پر حد قائم کیجئے، نبی صلی اللہ علیہ نے اس کے ولی کو بلا کر فرمایا اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور جب بچہ پیدا ہو جائے تو پھر میرے پاس لانا، انھوں نے ایسا ہی کیا، اس کے بعد جب وہ عورت آئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اس کو اس کے کپڑوں سے باندھ دیا گیا، پھر آپ نے سنگسار کرنے کا حکم دیا اور وہ سنگسار کی گئی، پھر آپ نے اس کے جنازے پر نماز پڑھی (مسلم)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، آپ کو بخار چڑھا ہوا تھا، میں نے آپ کے بدن کو ہاتھ لگا کر عرض کیا کہ آپ کو سخت بخار ہے، آپ نے فرمایا ہاں مجھ کو دو آدمیوں کے برابر بخار ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت قاسم بن محمدؓ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ نے کہا ہائے درد سر

میّت کے احکام

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مرض وفات

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ بن ابی طالب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے مرض الموت کے زمانہ میں نکلے۔ لوگوں نے کہا اے ابوالحسنؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آج کیسے ہیں؟ کہا اللہ کا شکر ہے پہلے سے بہتر ہیں۔ (بخاری)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مرض الموت میں مجھ پر ٹیک لگائے ہوئے تھے اور فرماتے تھے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی (ترجمہ: اے اللہ میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما اور بلند رفیق سے مجھ کو ملا۔) (بخاری۔ مسلم)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نزع کے وقت ایک پانی کا پیالہ رکھا تھا، میں دیکھ رہی تھی کہ آپ برابر اس میں ہاتھ ڈالتے تھے اور اپنے چہرہ پر پھیر لیتے تھے اور فرماتے تھے اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی

شخص لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہے (یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بڑا ہے) تو اللہ جل شانہ اس کی تصدیق فرماتا ہے اور فرماتا ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا وَاَنَا اَکْبَرُ (یعنی کوئی معبود نہیں مگر میں اور میں سب سے بڑا ہوں) اور جب بندہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ کہتا ہے (یعنی خدا کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں) تو پروردگارِ عالم فرماتا ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا وَحْدِیْ لَا شَرِیْکَ لِیْ (یعنی میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں اکیلا ہوں میرا کوئی شریک نہیں) اور جب بندہ کہتا ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ (یعنی خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اس کے لئے بادشاہت ہے اور اسی کی سب تعریف ہے) تو پروردگار فرماتا ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا لِیَ الْمُلْکُ وَلِیَ الْحَمْدُ (یعنی نہیں ہے کوئی معبود مگر میں اور میری بادشاہت ہے اور میرے لئے سب تعریف ہے) اور جب بندہ کہتا ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ (یعنی خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور نہ قوت ہے نہ طاقت ہے مگر اللہ کو) تو اللہ تعالیٰ جواب میں ارشاد فرماتا ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِیْ (یعنی میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میرے سوا کسی میں قوت اور طاقت نہیں) پھر آپ نے ارشاد فرمایا جو ان کلمات کو مرض الموت میں کہے تو اس کو آگ نہ جلائے گی۔

(ترمذی)

ترجمہ :- میں اللہ تعالیٰ سے جو بڑے عرش کا مالک ہے سوال کرتا ہوں کہ وہ تم کو شفا عطا فرمائے۔

تو اللہ تعالیٰ اس کو اس مرض سے عافیت بخشے گا (ابوداؤد۔ ترمذی)

مریض سے کیا کہا جائے

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور حضور جب کسی کی عیادت کے لئے تشریف لے جاتے تو فرماتے کوئی ڈر نہیں اگر اللہ نے چاہا تو یہ پاک کرنے والی ہے[1] (یعنی گناہوں سے پاک کرنیوالی ہے) (بخاری)

حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ جبریلؑ حضورؐ کے پاس آئے اور کہا اے محمدؐ کیا آپ بیمار ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ جبریلؑ نے کہا بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيْكَ۔

ترجمہ :- اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ پھونکتا ہوں ہر اس چیز سے جو آپ کو ایذا دے اور ہر نفس کی برائی سے اور حاسد کی آنکھ سے اللہ تعالیٰ آپ کو تندرست فرمائے اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ میں آپ پر پھونکتا ہوں۔ (مسلم)

جہنم سے حفاظت کرنے والے کلمات

حضرت ابو سعید خدریؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو

(۱) یعنی یہ تکلیف گناہوں سے پاک کرنے والی ہے جیسا اگلی حدیثوں سے ثابت ہے۔

تندرستی عطا فرماتا ہی تیرے سوا کوئی تندرست نہیں کرتا ایسی تندرستی عطا فرما کہ بیماری باقی نہ رہے (بخاری)

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے اور فرمایا۔ اَللّٰھُمَّ اشْفِ سَعْدًا۔ اَللّٰھُمَّ اشْفِ سَعْدًا۔ اَللّٰھُمَّ اشْفِ سَعْدًا۔ ترجمہ:۔ اے اللہ سعد کو شفا دے اے اللہ سعد کو شفا دے، اے اللہ سعد کو شفا دے۔ (مسلم)

حضرت ابی عبد اللہ عثمانؓ بن ابی العاص سے روایت ہی کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درد کی شکایت کی جو ان کے جسم میں تھا، آپ نے فرمایا اپنا ہاتھ درد کی جگہ رکھو اور تین مرتبہ بسم اللہ اور سات مرتبہ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ پڑھو۔

ترجمہ:۔ اللہ کے نام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عزت و قدرت کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اس کی برائی سے (یعنی جو درد میں اپنے بدن میں پاتا ہوں اس سے بچنا چاہتا ہوں۔ (مسلم)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی ایسے مریض کی عیادت کرے جس کو موت ابھی نہ آئی ہو اور اس کے پاس بیٹھ کر سات مرتبہ کہے اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ۔

زخم پر آپ کا عمل حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی شخص کسی زخم یا گھاؤ کی شکایت کرتا تو حضور انگلی سے اس طرح اشارہ کر کے فرماتے (جس کو سفیان بن عیینہ راوی نے اپنی کلمہ والی انگلی زمین پر رکھ کر اٹھایا اور کہا اس طرح) بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا يُشْفٰى بِهٖ سَقِيْمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا۔ ترجمہ:۔ ہماری زمین کی مٹی، مسلمان کا لعاب دہن، اللہ کے حکم سے ہمارے بیمار کو شفا ہو جائے گی۔

مریض کے لئے دعا حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے کسی گھر والے کی عیادت کرتے تو اپنا داہنا ہاتھ پھیرتے تھے اور فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ أَذْهِبِ الْبَاسَ اِشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سُقْمًا۔ ترجمہ اے اللہ اے لوگوں کے رب خوف دور کر اور شفا دے تو شفا دینے والا ہے نہیں ہے شفا مگر جو تو شفا عطا فرمائے ایسی شفا کہ مرض کو نہ چھوڑے۔ (بخاری)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے ثابت سے کہا میں تم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھونک پھونک دوں انھوں نے کہا ہاں۔ کہا:۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُذْهِبَ الْبَاسِ اِشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سُقْمًا۔ ترجمہ:۔ اے اللہ اے لوگوں کے رب شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے تو ہی

عیادت کی فضیلت حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو واپس ہونے تک برابر جنت کی خوشہ چینی میں رہتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ جنت کی خوشہ چینی کا کیا مطلب۔ فرمایا اس کے میوہ جات چن چن کر کھانا (مسلم)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ کوئی مسلمان کسی مسلمان کی عیادت صبح ہی صبح کرتا ہے تو ستر ہزار فرشتے شام تک اس پر رحمت بھیجتے ہیں اور اگر شام کو عیادت کے لئے جاتا ہے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں اور اس کے لئے بہشت کی میوہ خوری ہے (ترمذی)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی کا لڑکا حضور کی خدمت کیا کرتا تھا جب وہ بیمار ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور اس کے سر کے قریب بیٹھ گئے اور اس سے فرمایا مسلمان ہوجا اسکا باپ اس کے قریب بیٹھا ہوا تھا اس نے باپ کی طرف دیکھا، باپ نے کہا ابوالقاسم (۱) کی بات مان لے تو وہ اسلام لے آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے ہوئے نکلے کہ خدا کا شکر ہے جس نے اس کو آگ سے بچالیا۔

---

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت ابوالقاسم تھی۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے آدمؑ کے
بیٹے میں بیمار ہوا تو نے میری عیادت نہ کی۔
بندہ۔ اے میرے پروردگار تو سارے جہاں کا پالنے والا ہے تیری مزاج پرسی
کیسے کرتا۔
اللہ تعالیٰ:۔ کیا تجھے نہیں معلوم کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا تو نے اسکی عیادت نہیں کی
اگر تو اس کی عیادت کے لئے جاتا تو تو مجھے اس کے پاس پاتا۔
اللہ تعالیٰ:۔ اے آدمی میں نے تجھ سے کھانے کا سوال کیا اور تو نے مجھ کو نہ کھلایا۔
بندہ:۔ جناب باری بھلا میں تجھ کو کھانا کیسے کھلاتا تو تو خود رب العالمین ہے۔
اللہ تعالیٰ:۔ تجھے خبر نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا تو نے
اس کو نہ کھلایا، اگر تو اس کو کھلا دیتا تو تو اس کو میرے پاس پاتا۔
اللہ تعالیٰ۔ اے آدم کے بیٹے میں نے تجھ سے پانی مانگا، تو نے مجھے پانی نہ پلایا۔
بندہ:۔ اے میرے رب تو سارے جہاں کا پالنے والا ہے بھلا میں تجھ کو پانی کیسے پلاتا۔
اللہ تعالیٰ:۔ میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا تو نے نہ پلایا سمجھ لے کہ
اگر تو اس کو پانی پلا دیتا تو تو اس کو میرے پاس پاتا۔(۱) (مسلم)

تین وصیتیں حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا مریض کی عیادت کرو، بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور قیدی کو رہا کرو۔ (بخاری)

(۱) ایمان والوں کی اللہ کے نزدیک تنی عزت ہے کہ انکی ضرورتوں کو اپنی پاک ذات کی طرف منسوب کیا حالانکہ اللہ تعالیٰ غنی ہے
اس کو کسی چیز کی ضرورت نہیں۔

بچّہ کو پیار حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حسنؓ بن علیؓ کو بوسہ دیا۔ اَقرعؓ بن حابسؓ (جو موجود تھے) نے کہا میرے دس بیٹے ہیں، میں نے کبھی کسی کو بوسہ نہیں دیا۔ آپ نے فرمایا جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا (بخاری۔ مسلم)

عیادت کی فضیلت کا بیان

مسلمانوں کے اخلاق اسلام کی سات ہدایتیں حضرت براءؓ بن عازب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو مریض کی عیادت[1] جنازے[2] میں شرکت اور چھینک کا جواب[3] دینے قسم[4] کھانے والے کی قسم پوری کرنے مظلوم کی مدد[5] کرنے۔ دعوت[6] قبول کرنے اور سلام کو رائج کرنے کا حکم دیا ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

مسلمان کے حقوق حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان پر مسلمان کے پانچ حق ہیں سلام کا جواب[1] دینا، مریض کی عیادت[2] کرنا، جنازے کے ہمراہ[3] جانا۔ دعوت[4] قبول کرنا۔ چھینک کا جواب[5] دینا۔

بندہ سے خدا کا تعلق حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

نے اپنے ساتھی سے کہا آؤ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلیں، پھر وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور نو نشانیوں(۱) کے متعلق سوال کیا (پھر راوی نے پوری حدیث بیان کی کہ دونوں نے آپ کے دست مبارک اور قدم مبارک کو بوسہ دیا اور کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نبی ہیں۔ (ترمذی)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے آپ کے ہاتھ کو بوسہ دیا۔

آنے والے سے معانقہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ زید بن حارثہؓ مدینہ آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف رکھتے تھے، زیدؓ دروازہ پر آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا، آپ انکی طرف چلے اور آپ اپنے کپڑے کو کھینچتے ہوئے تشریف لیجارہے تھے، پھر آپ نے انکو گلے لگایا اور بوسہ(۲) دیا۔ (ترمذی)

خندہ پیشانی سے ملنے کی فضیلت حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیک کام میں تھوڑے کام کو حقیر نہ سمجھو اگرچہ اپنے بھائی(۳) سے خندہ پیشانی سے ملو۔ (مسلم)

---

(۱) یعنی حضرت موسیٰؑ کے ۹ معجزے کے متعلق سوال کیا (۲) اس سے معلوم ہوا کہ جب کوئی سفر سے آئے تو اس سے معانقہ کرنا اور بوسہ لینا جائز ہے (۳) اپنے مسلمان بھائی سے خوش ہو کر ملنا اگرچہ ظاہر میں چھوٹی سی نیکی ہے مگر اس نیکی کی حقیقت کسی دکھے ہوئے زمانے کے ستائے ہوئے دل سے پوچھو تو معلوم ہو کہ یہ کیسی نیکی ہے

مصافحہ کا بیان

مصافحہ کا رواج حضرت ابو الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں مصافحہ کا رواج تھا انھوں نے کہا ہاں۔ (بخاری)

آنے والوں سے مصافحہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمھارے پاس یمن کے لوگ آئے ہیں اور آنے والوں میں یہ لوگ مصافحہ کے زیادہ مستحق ہیں (ابو داؤد)

مصافحہ کا ثواب حضرت براء سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمان آپس میں ملیں اور مصافحہ کریں تو ان دونوں کے گناہ جدا ہونے سے قبل بخش دئے جائیں گے (ابو داؤد)

ملاقات کا مسنون طریقہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر کوئی آدمی اپنے بھائی یا دوست سے ملے تو کیا اس کیلئے تعظیماً جھک جانا چاہئے۔ فرمایا نہیں۔ کہا کیا اس کو لپٹا لے اور اس کو بوسہ دے فرمایا نہیں، عرض کیا اس کا ہاتھ پکڑ کر مصافحہ کرے فرمایا ہاں (ترمذی)

دست بوسی حضرت صفوان رضی اللہ عنہ بن عسال سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں کو چھینک آئی، آپ نے ایک کی چھینک کا جواب دیا اور دوسرے کو نہ دیا، اس نے عرض کیا، آپ نے میری چھینک کا جواب نہیں دیا۔ آپ نے فرمایا اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا تھا، تم نے نہیں کہا۔ (مسلم)

چھینک آئے تو منھ پر ہاتھ یا کپڑا رکھ لے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھینک آتی تھی تو آپ اپنا دست مبارک یا کپڑا اپنے چہرۂ مبارک پر آواز دبانے کے لئے رکھ لیتے تھے۔ (ترمذی)

غیر مسلم کی چھینک کا جواب

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ یہود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس امید پر چھینکتے تھے کہ حضور جواب میں یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کہیں لیکن آپ یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ (۱) ہی کہتے تھے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی کو جمائی آئے تو جمائی روکنے کے لئے ہاتھ منھ پر رکھ لے اس لئے کہ شیطان منھ میں داخل ہو جاتا ہے (مسلم)

---

(۱) تم کو اللہ ہدایت دے اور تمہارا حال درست فرمائے۔

چھینک کا جواب دینا

چھینک کی دُعا اور اُسکا جواب حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی چھینک کو پسند فرماتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے، تو جب کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو ہر مسلمان پر جو اس کو سُنے لازم ہے یَرْحَمُکَ اللّٰہ کہے اور جمائی شیطان کی طرف سے ہے، جب جمائی آئے تو جہاں تک ہو سکے روکو اس لئے کہ جو کوئی جمائی لیتا ہے تو شیطان اسکے اندر سے ہنستا ہے۔ (بخاری)

حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کو چھینک آئے تو وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے اور اس کا بھائی یا ساتھی جواب میں یَرْحَمُکَ اللّٰہ کہے، جب وہ یَرْحَمُکَ اللّٰہ کہے تو پھر وہ جواب میں یَهْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ(۱) کہے۔ (بخاری)

حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا ہو کہ جب کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو تم یَرْحَمُکَ اللّٰہ کہو، اور اگر وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نہ کہے تو تم بھی جواب نہ دو۔

---

(۱) اللہ تم کو ہدایت دے اور تمہارے حالات درست فرمائے۔

پہ جوتھے حتیٰ کہ ساتویں آسمان تک لے گئے اور ہر دروازے پہ سوال ہوتا تھا کہ تم کون ہو، اور وہ کہتے تھے میں جبرئیل ہوں۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ ایک دن میں رات کو نکلا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تنہا پھر رہے تھے، میں بھی چاند کے سایہ میں چلنے لگا، آپ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کون، میں نے عرض کیا ابوذر۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت اُم ہانیؓ سے روایت ہو کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ غسل فرما رہے تھے اور فاطمۃ الزہراؓ پردہ آڑ کئے ہوئے تھیں، آپ نے فرمایا کون۔ میں نے عرض کیا ام ہانی۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت جابرؓ سے روائت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ آپ نے فرمایا کون۔ میں نے عرض کیا میں۔ آپ نے فرمایا میں میں (آپ نے لفظ ''میں'' کو ناپسند فرمایا)[1] (بخاری۔ مسلم)

---

(۱) یعنی "میں" کیا چیز ہے، اپنا نام یا کنیت بتانا چاہیئے۔ میں سے بعض وقت پہچانا نہیں جاتا اور نام بتانے سے صاف معلوم ہوتا ہے۔

مشروع ہوا ہے کہ کسی نامحرم پر نظر نہ پڑ جائے۔ (بخاری۔ مسلم)

اجازت مانگنے کا طریقہ حضرت ربعی بن فراش سے روایت ہے کہ بنی عامر کے ایک آدمی نے ہم سے بیان کیا کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی، آپ اسوقت گھر میں تشریف رکھتے تھے عرض کیا میں آؤں۔ آپ نے اپنے خادم سے فرمایا ان کے پاس جاؤ اور ان کو اجازت مانگنے کا طریقہ بتاؤ، ان سے یہ کہو کہ اجازت اس طرح مانگیں اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کیا میں اندر آجاؤں، انھوں نے حضورؐ کا فرمانا سن لیا تو کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کیا میں اندر آجاؤں، آپ نے ان کو اجازت دی تو وہ اندر آگئے۔ (ابو داؤد)

حضرت کلدہ بن حنبل سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بغیر سلام کئے حاضر ہوگیا، آپ نے فرمایا واپس ہو اور یہ کہہ السلام علیکم کیا میں آؤں۔ (ابو داؤد۔ ترمذی)

اجازت مانگنے والے سے دریافت کیا جائے تو نام یا کنیت بتلائے حضرت انسؓ معراج والی مشہور حدیث کے سلسلہ میں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا مجھے پہلے آسمان پر لے گئے اور دروازہ کھلوایا۔ آواز آئی کون۔ کہا میں ہوں جبرئیل۔ کہا گیا تمہارے ساتھ کون ہے۔ کہا محمدؐ۔ پھر دوسرے آسمان پر پہنچے اور دروازہ کھلوایا آواز آئی کون۔ کہا جبرئیل۔ کہا تمہارے ساتھ کون ہے کہا محمدؐ۔ اسی طرح تیسرے

گھڑے لوٹنا چاہو تو پھر سلام کرو۔ اس لئے کہ پہلا سلام دوسرے سلام سے زیادہ مستحق نہیں۔ (ابو داؤد۔ ترمذی)

گھر میں داخل ہونے کی اجازت اور اسکے آداب

آیات

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا (نور۔ ع)	اے ایمان والو اپنے گھروں کے سوا کسی گھر میں بغیر اجازت نہ جایا کرو جب تک اجازت نہ لیلو اور سلام نہ کرلو گھر والوں پر۔
وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ (نور۔ ع)	جب تمھارے لڑکے حد بلوغ کو پہنچ جائیں تو ان کو چاہیئے کہ اسی طرح اجازت لیں جس طرح سے ان کے اگلے اجازت لیتے رہے

احادیث

تین بار اجازت طلبی حضرت موسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین بار اجازت لینا چاہیئے اور اگر اجازت نہ ملے تو پلٹ جاؤ (بخاری مسلم)

اجازت لینے کی مصلحت حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اجازت دینا اس لئے

کئی عورتوں کے پاس سے گزرے تو ہم کو سلام کیا۔ (ابوداؤد)

غیر مسلموں سے سلام کی ابتداء نہ کی جائے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود اور نصاریٰ سے سلام کی ابتداء نہ کرو، اور وہ جب تمہیں راستہ میں ملیں تو ان کو تنگ راستے چلنے پر مجبور کرو (مسلم)

غیر مسلموں کو جواب کا طریقہ

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہیں اہل کتاب سلام کریں تو تم جواب میں صرف وعلیکم[1] کہو۔ (بخاری، مسلم)

حضرت اسامہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایسی مجلس کے پاس سے گزرے جہاں مسلمان بت پرست اور یہودی غرض ہر طرح کے لوگ موجود تھے، آپ نے ان کو سلام کیا۔ (بخاری، مسلم)

رخصت کے وقت سلام

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی مجلس کی طرف سے گزرو تو سلام کرو اور بیٹھنا چاہو تو بیٹھ جاؤ، پھر جب اٹھو یا کھڑے ہو ی

(۱) علماء نے لکھا ہے کہ کافر کے سلام کے جواب میں ہداک اللہ کہنا ... بعض علماء نے کہا کہ ضرورت کے وقت سلام کہنا بھی جائز ہے اور سلطان کا فر کو خط لکھنے تو جائز ہے لیکن جیسے حضورؐ نے ہرقل کو لکھا تھا سلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

مُبَارَکَۃً طَیِّبَۃً (نور۔ ع) | کی طرف سے برکت والی اور عمدہ ہے

احادیث

اپنے گھر میں جاتے وقت سلام

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے میرے بیٹے جب تم اپنے گھر جایا کرو تو گھر والوں کو سلام کیا کرو تو تم پر اور تمہارے گھر والوں پر برکت ہوگی۔ (ترمذی)

بچّوں کو سلام

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ وہ بچّوں کے پاس سے گزرے تو ان کو سلام کیا اور کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کرتے تھے۔ (بخاری۔ مسلم)

بوڑھی عورت کو سلام

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت تھی یا ہمارے یہاں ایک بڑھیا تھی وہ چقندر کی جڑیں ہانڈی میں ڈالتی اور جو پیستی۔ جب ہم لوگ جمعہ کی نماز پڑھ کر آتے تھے اور اُس کو سلام کرتے تھے تو وہ ہمارے سامنے اس کو رکھ دیتی تھی۔ (بخاری)

ایسے مواقع پر عورتوں کو سلام جہاں کوئی شک نہ ہو

حضرت ام ہانی فاختہ بنت ابی طالب سے روایت ہے کہ میں فتح مکّہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی، آپ غسل فرما رہے تھے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا پردہ آڑ کئے ہوئے تھیں، میں نے سلام کیا، پھر پوری حدیث بیان کی۔ (مسلم)

حضرت اسماء بنت یزید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم

دونوں میں اللہ کے نزدیک زیادہ بہتر ہو۔ (ترمذی)

بار بار سلام کرنا حضرت ابوہریرہؓ سے اس شخص کے بارے میں روایت ہے کہ نماز بُری طرح پڑھتا تھا کہ وہ آیا، نماز پڑھی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور سلام کیا، آپ نے سلام کا جواب دیکر فرمایا جاؤ پھر نماز پڑھو، تم نے نماز نہیں پڑھی، وہ پلٹ گیا، نماز پڑھ کر پھر آیا اور سلام کیا، آپ نے سلام کا جواب دیکر پھر فرمایا جاؤ نماز پڑھو۔ تم نے نماز نہیں پڑھی، تین بار ایسا ہی ہوا (۱)

جُدا ہونے کے بعد پھر سلام حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی سے ملے تو اس کو سلام کرے اور اگر درخت یا دیوار یا پتھر حائل ہو پھر وہ اس سے ملے تو اس کو سلام کرے۔

گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کا بیان

آیتِ شریفہ

فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُیُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ تَحِیَّۃً مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ	جب گھروں میں جانے لگو تو اپنے لوگوں کو سلام کر دیا کرو یہ دعائے خیر اللہ

(۱) پھر آپ نے اس کو نماز کا طریقہ بتایا اور ٹھہر ٹھہر کر ادا کرنے کی ہدایت دی۔

ایک روایت میں ہے کہ ہم کو سلام کیا۔

سلام میں سبقت کی فضیلت

حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اللہ سے زیادہ قریب ہے جو سلام کی ابتدار کرتا ہے۔ (ابوداؤد)

مُردہ کا سلام

حضرت جُرَیِّ الہُجَیمِیؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا عَلَیْکَ السَّلَامُ یا رسولَ اللہ، آپ نے فرمایا عَلَیْکَ السَّلَام نہ کہا کرو۔ عَلَیْکَ السَّلَام مُردوں کا سلام ہے (ابوداؤد)

سلام کے احکام

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوار پیدل کو سلام کرے اور پیدل بیٹھنے والوں کو سلام کرے اور تھوڑے بہت کو سلام کریں۔ (بخاری، مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ چھوٹا بڑے کو سلام کرے

حضرت ابو امامہ سدیؓ بن عجلان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ سے زیادہ قریب وہ شخص ہے جو سلام کی ابتدار کرے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ دو آدمی جو ایک دوسرے سے ملیں تو پہلے کون سلام کرے، آپ نے فرمایا جو ان

آپ نے فرمایا بیس۔ پھر تیسرا آدمی آیا، اس نے کہا السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ، آپ نے جواب دیا، وہ بھی بیٹھ گیا، آپ نے فرمایا تیس (ابوداؤد ترمذی)

سلام پہنچانا حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا جبرئیل تم کو سلام کہتے ہیں، میں نے کہا وَعَلَیْہِمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ (بخاری۔ مسلم)

تین بار سلام حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی بات کرتے تو اس کو مکرر سہ کرر کرتے تاکہ لوگ اچھی طرح سمجھ لیں اور جب کسی قوم کے پاس تشریف لاتے تو ان کو تین بار سلام کرتے۔ (بخاری)

سلام میں سونے والوں کا لحاظ حضرت مقدادؓ سے ان کی لمبی حدیث مروی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دودھ کا حصہ رکھ چھوڑتے تھے، جب آپ رات کو تشریف لاتے تو ایسی آواز سے سلام کرتے کہ سونے والے بیدار نہ ہوتے اور جاگنے والے سن لیتے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور جیسا سلام کیا کرتے تھے ویسا ہی سلام کیا۔ (مسلم)

عورتوں کو اشارہ سے سلام حضرت اسماء بنت یزیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مسجد کے پاس سے گزرے وہاں عورتوں کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی، پس آپ نے دست مبارک کے اشارے سے سلام کیا۔ (ترمذی)

ساتھ داخل ہوگئے۔ (ترمذی)

صرف سلام کے لئے بازار جانا حضرت طفیل بن ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے پاس آتے، پھر دونوں مل کر بازار جاتے حضرت طفیلؓ کہتے ہیں کہ جب ہم دونوں بازار جاتے تو حضرت عبداللہؓ کباڑیا اور صاحب دوکان اور مسکین جس کے پاس سے گذرتے اس کو سلام کہتے، میں ایک دن عبداللہ کے پاس آیا، انھوں نے کہا میرے ساتھ بازار چلو۔ میں نے کہا آپ بازار جاکے کیا کیجئے گا، نہ تو آپ سودے والے کے پاس ٹھہرتے ہیں، نہ خرید و فروخت کی بابت سوال کرتے ہیں، نہ مول تول کرتے ہیں، نہ بازار کی مجلسوں میں بیٹھتے ہیں، اس سے بہتر ہے کہ یہاں بیٹھ کر آپس میں کوئی بات چیت کریں، انھوں نے کہا اے ابا البطن(۱) ہم تو صرف سلام کیلئے جاتے ہیں کہ جو ہم سے ملے ہم اسکو سلام کریں (مالک)

سلام کس طرح کیا جائے

سلام کے جواب پر کم و بیش ثواب حضرت عمران بن الحصین سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہا السلام علیکم آپ نے جواب دیا۔ پھر وہ بیٹھ گیا، آپ نے فرمایا دس(۲)۔ پھر دوسرا آدمی حاضر خدمت ہوا اور کہا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ، آپ نے سلام کا جواب دیا، وہ بھی بیٹھ گیا

(۱) حضرت طفیل توند والے تھے اس لئے ان کو ابا البطن کہتے تھے۔ (۲) نیکیوں کی تعداد۔

سلام کرنا خواہ کسی سے پہچان ہو یا نہ ہو۔ (بخاری۔ مسلم)

سلام فرشتوں کی سنت ہے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو فرشتوں کی ایک جماعت کی طرف اشارہ کر کے فرمایا جاؤ ان لوگوں کو سلام کرو اور وہ جو تم کو دعا دیں وہ غور سے سننا کہ یہی دعا تمہاری اور تمہاری اولاد کے لئے ہوگی، حضرت آدم تشریف لے گئے اور کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ۔ فرشتوں نے جواب دیا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ (فرشتوں نے رحمۃ اللہ کا اضافہ کر دیا) (بخاری۔ مسلم)

سلام محبت کا اور محبت ایمان کا ذریعہ ہے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک ایمان نہ لاؤ گے جنت میں نہیں داخل ہو سکتے اور ایمان نہیں جب تک آپس میں محبت نہ ہو اور کیا میں تم کو ایسی بات نہ بتادوں کہ جس پر عمل کرنے سے آپس میں محبت پیدا ہو جائے وہ یہ ہے کہ آپس میں سلام کا رواج دو۔ (مسلم)

سلام کی تاکید

حضرت ابو یوسف عبد اللہ بن سلامؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اے لوگو سلام کو رائج کرو، کھانا کھلاؤ، صلہ رحمی کرو اور نماز ایسے وقت پڑھو جب کہ لوگ سو رہے ہوں (یعنی تہجد میں) تو جنت میں سلامتی کے

بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِکُمْ حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰی اَھْلِھَا (نور - ع ۴)

کسی گھر میں بغیر اجازت نہ جایا کرو، جب تک کہ اجازت نہ لے لو اور گھر والوں کو سلام نہ کر لو۔

فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُیُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ تَحِیَّۃً مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ مُبٰرَکَۃً طَیِّبَۃً (نور - ع ۸)

جب تم گھروں میں جانے لگو تو اپنے لوگوں پر سلام کرو، یہ دعائے خیر اللہ کی طرف سے برکت والی اور عمدہ ہے۔

وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّۃٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْھَا اَوْ رُدُّوْھَا۔ (نساء - ع ۱۲)

جب تم کو کوئی دعا دے تو تم اس کو اس سے بہتر دعا دو یا اُلٹ کر وہی دعا دے دو۔

ھَلْ اَتٰکَ حَدِیْثُ ضَیْفِ اِبْرٰھِیْمَ الْمُکْرَمِیْنَ ۝ اِذْ دَخَلُوْا عَلَیْہِ فَقَالُوْا سَلٰمًا قَالَ سَلٰمٌ (ذاریات - ع ۲)

کیا تم کو ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر پہنچی جب وہ ان پر داخل ہوئے اور کہا سلام تو ابراہیم نے کہا سلام۔

احادیث

پہچان اور بے پہچان والے کو سلام

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بن العاص سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اسلام میں کون سی بات بہتر ہے۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کھانا کھلانا اور

بُرے خواب سے حفاظت حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور بُرا شیطان کی طرف سے ہے۔ جو بُرا خواب دیکھے وہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھ کر تین بار بائیں طرف تھوک تھکار دے تو پھر کوئی نقصان نہ پہنچے گا (بخاری۔ مسلم)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی ناگوار خواب دیکھے تو اپنے بائیں طرف تین مرتبہ تھوکے اور اللہ کی شیطان سے تین مرتبہ پناہ مانگے پھر دوسرے پہلو پر لیٹ جائے۔

جھوٹا خواب بیان کرنے کا گناہ حضرت ابوالاسقعؓ واثلہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بڑا بہتان ہے کہ آدمی اپنے باپ کو چھوڑ کر دوسرے کو اپنا باپ بنائے، یا وہ بات کہے جو اس کی آنکھوں نے نہیں دیکھا (یعنی جھوٹا خواب) یا ایسی بات کہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمائی (یعنی حدیث گھڑ کر) (بخاری)

سلام کا بیان

آیات

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا	اے ایمان والو اپنے گھروں کے سوا

فرمایا اچھا خواب۔ (بخاری)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمانہ جب زیادہ قریب ہوگا (یعنی قرب قیامت) تو مومن کا خواب مشکل سے جھوٹا ہوگا اور مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ تم میں جو زیادہ سچا ہے اس کا خواب بھی زیادہ سچا ہوگا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مجھ کو خواب میں دیکھے گا وہ مجھے بیداری میں دیکھے گا، یا گویا بیداری میں دیکھا، میری صورت میں شیطان نہیں آسکتا۔ (بخاری۔ مسلم)

خواب کے آداب

حضرت ابوسعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی ایسا خواب دیکھو جو اچھا ہو تو سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو پھر اللہ کی تعریف کرو اور اسکو بیان کرو۔

ایک روایت میں ہے کہ اس کو اپنے محب سے بیان کرو، اور اگر کوئی بُرا خواب دیکھو تو شیطان کی طرف سے سمجھو پس اسکی بُرائی سے پناہ مانگو اور اس کا ذکر کسی سے نہ کرو، تو اسکی مضرت سے بچ جاؤ گے۔ (بخاری۔ مسلم)

لوگ کسی مجلس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کریں یا اپنے نبی پر درود نہ بھیجیں تو وہ خسارے میں رہیں گے، اب اللہ کے اختیار میں ہے وہ چاہے ان پر عذاب کرے یا بخش دے۔
(ترمذی)

حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لیٹنے کی حالت میں اور بیٹھنے کے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کریگا وہ خسارے میں رہے گا۔
(ابوداؤد)

خواب

آیت

وَمِنْ اٰیٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ۔ (روم - ع ۳)

اللہ ہی کے عجائبات میں سے رات میں تمہارا سونا اور دن کو اس کے فضل کو تلاش کرنا ہے۔

احادیث

اچھے خواب نبوت کے بقایا میں سے ہے

حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ نبوت سے سوا بشارتوں کے کچھ باقی نہیں رہا، لوگوں نے عرض کیا۔ بشارتیں کیا ہیں، آپ نے

مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا مَصَائِبَ الدُّنْيَا۔ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا

فرما جو تیری جنت تک ہم کو پہنچا دے اور یقین ایسا عنایت فرما جس سے دنیا کی ہر مصیبت ہم پر آسان ہو جائے۔ اے اللہ ہمارے کانوں، ہماری آنکھوں اور ہماری قوت سے ہم کو زندگی میں نفع پہنچا، اور ہر ایک کو ہمارا وارث کر اور ہمارا بدلہ لے اس سے جو ہم پر ظلم کرے اور ایسے شخص پر ہماری مدد کر جو ہم سے دشمنی رکھے اور ہمارے دین میں کوئی مصیبت ہم پر نہ ڈال، اور دنیا کو ہمارا مقصود نہ بنا اور اس شخص کو ہم پر مسلط نہ کر جو ہم پر رحم نہ کرے۔

بے ذکر کی مجلس مردار لاش ہے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جو لوگ کسی مجلس سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کئے بغیر اُٹھ جائیں گے تو گویا وہ گدھے کی لاش کے پاس سے اُٹھے اور ان کو حسرت ہوگی۔ (ابو داؤد)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو

تو اس کو چاہیئے کہ اُٹھنے سے پہلے یہ کلمات کہہ لے۔ سُبْحَانَكَ(۱) اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ تو اسکی وہ تمام خطائیں جو اس مجلس میں سرزد ہوئی ہیں معاف ہو جائیں گی۔ (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایسا بہت کم ہوتا تھا کہ حضورؐ نے کسی مجلس سے اٹھنے کا ارادہ فرمایا ہو اور اٹھنے کے بعد یہ دعا نہ پڑھی ہو سُبْحَانَكَ(۲) اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ اب آپ ایسی بات کہتے ہیں کہ اس سے پہلے کبھی نہیں کہی۔ آپ نے فرمایا یہ مجلس کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ کم ایسا ہوتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مجلس سے بغیر یہ دعا پڑھے ہوئے اُٹھ جاتے۔

اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعْصِيَتِكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ	اے اللہ ہم کو اپنا خوف اس قدر دے جو ہمارے اور تیری نافرمانی کے درمیان حائل ہو جائے اور اپنی طاعت ایسی نصیب

(۱ و ۲) پاک ہے تو اے اللہ تیری تعریف ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔

ساتھ بیٹھنے والوں کو علیحدہ نہ کرے

حضرت عمرو بن شعیبؓ سے روایت ہے وہ اپنے باپ اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کو یہ جائز نہیں کہ دو آدمیوں کو الگ الگ کر دے۔ مگر ہاں ان کے حکم سے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ دو آدمیوں کے بیچ میں نہ بیٹھے مگر ان کی اجازت سے بیٹھ سکتا ہے۔

حلقہ کے بیچ میں بیٹھنا

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلقہ کے بیچ میں بیٹھنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ (ابوداؤد)

ترمذی میں ابومجلزؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص حلقہ کے بیچ میں بیٹھا تھا، حضرت حذیفہ نے کہا جو حلقہ کے بیچ میں بیٹھتا ہے اس پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے لعنت کی گئی ہے یا اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے لعنت کی ہے۔

بہترین مجلسیں

حضرت ابوسعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سُنا ہے کہ بہترین مجلسیں وہ ہیں جن میں کشادگی زیادہ ہو۔ (ابوداؤد)

مجلس کا کفارہ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی مجلس میں بیٹھ کر بات چیت اور گپ شپ میں وقت گزارے

فرمایا کوئی کسی کو اٹھا کر اسکی جگہ پر نہ بیٹھے اور مجلسوں میں وسعت اور گنجائش پیدا کرو۔ حضرت ابن عمرؓ کے واسطے جب کوئی جگہ خالی کر دیتا تو وہ اسکی جگہ پر نہیں بیٹھتے تھے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی آدمی کسی مجلس سے اٹھ کر جائے اور پھر پلٹے تو وہ اپنی جگہ کا زیادہ مستحق ہے۔ (مسلم)

جہاں جگہ پائے بیٹھ جائے

حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تھے تو ہم میں کا ہر ایک جہاں پہونچتا وہیں بیٹھ جاتا۔ (ابو داؤد)

جمعہ کے دن دو آدمیوں کے بیچ میں گھس کر بیٹھنے کی ممانعت

حضرت ابو عبد اللہ سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی جمعہ کے دن غسل کرتا ہے اور جتنا پاک ہو سکتا ہے پاک ہوتا ہے، پھر اس کے گھر میں جو کچھ عطر و تیل میسر ہے وہ لگاتا ہے اور دو آدمیوں کو ہٹا کر بیچ میں نہیں بیٹھتا، پھر جتنی اس کے مقدر میں ہے نماز پڑھتا ہے اور پھر جب امام خطبہ دے تو خاموشی سے سنتا ہے تو ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے صغیرہ گناہ معاف ہو جائیں گے (بخاری)

اس وقت تک بیٹھے رہتے تھے کہ سورج اچھی طرح نکل آتا تھا (ابوداؤد)

بیٹھنے کی ایک ہیئت | حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ کے صحن میں گوٹ مارے ہوئے بیٹھے دیکھا ہے (بخاری)

حضرت قَیْلَہؓ بنت مخرمہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گوٹ مارے ہوئے بیٹھے دیکھا ہے اور جب میں نے آپ کے چہرہ مبارک پر نظر ڈالی تو آپ کا اس قدر رعب تھا کہ میں تھر تھر کانپنے لگی۔ (ابوداؤد)

حضرت شُرَیدؓ بن سُوَید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف سے گزرے اور میں ایک ہاتھ پیٹھ کے پیچھے رکھے ہوئے اور ایک ہاتھ سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا، آپ نے فرمایا تم ان لوگوں کی طرح بیٹھے ہو جو مغضوب ہیں (یعنی جن پر غصہ کیا گیا۔ اور یہ یہودیوں کا طریقہ ہے) (ابوداؤد۔ ترمذی)

مجلس کے آداب کا بیان

کسی کو اٹھا کر بیٹھنے کی ممانعت | حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اور جب جاگتے تھے تو فرماتے تھے :-

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ (بخاری)	اسی اللہ کی تعریف ہے جس نے ہمیں مرنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

لیٹنے کا مکروہ طریقہ حضرت یعیش بن طخفۃ الغفاری سے روایت ہے کہ مجھ سے میرے باپ نے کہا میں مسجد میں پیٹ کے بل لیٹا تھا، ناگاہ ایک صاحب نے مجھے اپنے پاؤں سے ہلایا اور کہا اس طرح لیٹنے کو اللہ تعالیٰ ناپسند فرماتے ہیں اب جو میں دیکھتا ہوں تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے (ابوداؤد)

بے ذکر کی مجلس اور بے ذکر کے سو جانا حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنی پوری مجلس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے گا تو خدا کی طرف سے اس کا وبال پڑیگا، اور جو بستر پر لیٹتے وقت اللہ کا ذکر نہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے پرسش فرمائے گا (ابوداؤد)

لیٹنے کی ایک ہیئت حضرت عبد اللہؓ بن یزید سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے اور ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھے ہوئے دیکھا ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

فجر کی نماز کے بعد طلوع تک بیٹھے رہنا حضرت جابرؓ بن سمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھ کر پلتھی مار کر

بیہ دوم

بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَ نَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ۔	لیکن جائے پناہ اور ... تیری ہی طرف اور میں اس کتاب پر

جو تو نے نازل فرمائی اور جس پیغمبر کو تو نے بھیجا ایمان لایا۔ (بخاری)

سونے سے پہلے کی آخری بات

حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم اپنے بستر پر لیٹنے کا ارادہ کرو تو پہلے اس طرح وضو کرو جیسے نماز کے لئے کیا جاتا ہے، پھر اپنے سیدھے پہلو پر لیٹو اور یہی کلمات کہو جس کا ذکر ہوا ہے اور سونے سے پہلے تمہاری آخری بات یہی ہو۔ (بخاری مسلم)

صبح کی سنت کے بعد استراحت

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے جب صبح ہوتی تو فجر کی دو ہلکی رکعتیں پڑھ کر اپنے سیدھے پہلو لیٹ جاتے تھے یہاں تک کہ مؤذن آتے اور آپ کو اطلاع دیتے (ب۔م)

سوتے وقت کے کلمات اور جاگنے کے بعد

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو اپنے ہاتھ گالوں کے نیچے رکھ کر یہ دعا فرماتے

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰى۔	اے اللہ میں تیری ہی نام کے ساتھ مرتا ہوں اور جیتا ہوں

کپڑا پہننے کی دُعا حضرت ابوسعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام لیکر فرماتے تھے خواہ وہ عمامہ ہو، یا قمیص یا چادر۔ اے اللہ تیری ہی تعریف ہے کہ تو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور میں تجھ سے اسکی بھلائی چاہتا ہوں جس کے لئے یہ بنایا گیا اور اس کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں اور اس چیز کی بُرائی سے جس کے لئے یہ بنایا گیا (ابوداؤد۔ترمذی)

سونے کے آداب

سوتے وقت کی دعا حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تھے تو اپنے سیدھے پہلو پر لیٹ جاتے تھے پھر فرماتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْکَ وَ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ اِلَیْکَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ وَاَلْجَاْتُ ظَھْرِیْ اِلَیْکَ رَغْبَةً وَّرَھْبَةً اِلَیْکَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ اٰمَنْتُ	اے اللہ میں نے اپنے نفس کو تیرے سپرد کیا اور اپنے منہ کو تیری طرف موڑا اور اپنا کام تیرے سپرد کیا اور میں نے تیری ہی ذات پر تکیہ کیا۔ ہر چیز میں تیری ہی امید۔ اور ہر کام میں تجھ سے خوف کرتے ہوئے اور تجھ سے بھاگ کر

چیزیں میری اُمت کے مردوں پر حرام ہیں۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ریشم کا لباس اور سونا میری اُمت کے مردوں پر حرام ہیں اور عورتوں کیلئے حلال ہیں (ترمذی)

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے چاندی کے برتن میں کھانے پینے سے اور ریشم و دیباکے کپڑوں پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے (بخاری)

خارش کے مریضوں کے لئے اجازت

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیرؓ اور حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف کو خارش کی وجہ سے ریشمی کپڑے پہننے کی اجازت فرمائی تھی (بخاری مسلم)

ریشم اور چیتے کی کھال پر بیٹھنے کی ممانعت

حضرت معاویہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم اور چیتے کی کھال پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے (ابوداؤد)

حضرت ابو ملیحؓ سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھال پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے (ابوداؤد۔ ترمذی)

اور ترمذی کی ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ حضورؐ نے درندوں کی کھال بچھانے سے بھی منع فرمایا ہے[1]

---

(۱) درندوں کی کھال پر بیٹھنا متکبرین کا شعار تھا اس لئے منع کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ کی نعمت کا اظہار محمود ہے

حضرت عمرؓو بن شعیب سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند فرماتا ہے کہ اپنی نعمت کا اثر اپنے بندہ پر دیکھے۔ (ترمذی)

مردوں کیلئے ریشم کی ممانعت

حضرت عمرؓ بن خطاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ریشمی کپڑا نہ پہنو جس نے ان کو دنیا میں پہن لیا آخرت میں اسکے لئے نہیں ہے (ب م)

حضرت عمرؓ بن خطاب سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے جو ریشم کا لباس پہنتا ہے اس کے لئے آخرت میں حصہ نہیں ہے (ب۔ م)
اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ آخرت میں حصہ نہیں ہے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو ریشم کا لباس دنیا میں پہنے گا اس کو آخرت میں پہننا نصیب نہ ہوگا۔ (ب۔ م)

ریشم اور سونا مردوں کے لئے نہیں

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم کو لے کر اپنی داہنی جانب رکھا اور سونا لیکر بائیں طرف رکھا، پھر فرمایا یہ دونوں

ہو کر گزرا میرا پائجامہ لٹکا ہوا تھا، آپ نے فرمایا اے عبداللہ اپنے پاجامہ کو اونچا کرو۔ میں نے اونچا کیا، پھر فرمایا اور اونچا، تو میں نے اور اُٹھالیا، اس کے بعد برابر میں اونچا رکھنے کی کوشش کرتا رہا، لوگوں نے پوچھا کہ کہاں تک رہنا چاہیئے۔ میں نے کہا نصف پنڈلی تک۔ (مسلم)

عورتوں کے دامن حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنا کپڑا تکبر کی وجہ سے لانبا رکھا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نہ دیکھے گا۔ حضرت ام المومنین ام سلمہؓ نے عرض کیا کہ عورتیں اپنے دامنوں کو کتنا لانبا رکھیں، فرمایا ایک بالشت، عرض کیا اگر ان کے پاؤں کھل جائیں۔ فرمایا تو ایک ہاتھ لٹکالیں، اس سے زیادہ نہ کریں۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

تواضع کے خیال سے عمدہ لباس چھوڑ دینے کا بیان

لباس میں تواضع کا انعام حضرت معاذ بن انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کے لئے تواضع کے خیال سے (قیمتی) لباس چھوڑ دیا اور وہ اسکی قدرت رکھتا ہے یعنی جیسا چاہے پہن سکتا ہے) تو وہ قیامت کے دن مجمع خلائق کے سامنے بلایا جائے گا اور اس کو اختیار دیا جائیگا کہ ایمان کا جو لباس پہننا چاہے پہنے (ترمذی)

ایک دن ہمارے پاس سے گزرے تو ابو درداؓ نے کہا کوئی بات ایسی سناؤ کہ ہم کو نفع پہنچے اور تم کو کچھ نقصان نہ ہو۔ انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خزیم اسدی خوب آدمی تھے، اگر اس کے سر کے بال لانبے نہ ہوتے اور اس کی تہہ بند لٹکی ہوئی نہ ہوتی۔ جب اس کی خبر خزیم اسدی کو ہوئی تو انھوں نے قینچی لے کر اپنے بال کانوں تک کاٹ ڈالے اور تہہ بند نصف پنڈلی تک اُٹھائی، پھر وہ ایک دن ہماری جانب سے گزرے تو ابو درداؓ نے پھر وہی سوال کیا کہ ایک بات ایسی سناؤ جس سے ہم کو نفع ہو اور تم کو نقصان نہ ہو۔ انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ تم اپنے بھائیوں کے پاس جارہے ہو تو تم اپنے کجاووں کو اور اپنے کپڑوں کو ایسا درست کرلو، گویا تم لوگوں میں ایسے ہو جیسے چہرہ پر تل[1] ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ بیہودگی اور بدتمیزی کو پسند نہیں کرتا۔ (ابوداؤد)

حضرت ابو سعید الخدریؓ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کا پائجامہ نصف پنڈلی تک ہونا چاہیئے۔ کوئی گناہ نہیں اور کوئی حرج نہیں اگر ٹخنوں تک ہو اور اگر ٹخنوں سے نیچے ہو تو پھر وہ آگ میں ہے اور جس نے شیخی میں آکر پائجامہ لانبا کیا تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف نگاہ نہ کریگا۔ (ابوداؤد)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہو کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے

---

(۱) یعنی نمایاں و ممتاز۔

ایک بات ایسی بتلاؤ کہ جس سے ہمیں نفع ہو اور تم کو کوئی نقصان نہ ہو، انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر جہاد کے لئے بھیجا، جب وہ پلٹ کر آیا تو ان میں سے ایک صاحب حضورؐ کی مجلس میں حاضر ہوئے جہاں حضورؐ تشریف فرما تھے پس یہ بیٹھ گئے اور ان کے پہلو میں ایک صاحب اور بیٹھے تھے تو یہ اپنے پاس بیٹھنے والے صحابی سے کہنے لگے سُنا جب ہم سے اور دشمن سے مقابلہ ہوا تو میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس نے نیزہ اٹھایا اور کہا لے کہ میں قبیلۂ غفار کا نوجوان ہوں، تو تم اس کے قول کے بارے میں کیا کہتے ہو، انھوں نے کہا میرے خیال میں اس کا اجر باطل ہوگیا۔ یہ بات دوسرے شخص نے سُن کر کہا کہ میرے نزدیک تو اس میں کوئی حرج نہیں، ان کی یہ بحث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سُن لی اور ارشاد فرمایا سُبحان اللہ اگر اس نے ایسا کہا تو کوئی ڈر نہیں ہو سکتا ہے کہ اس کو اجر بھی ملے اور وہ تعریف کا بھی مستحق ہو۔ میں نے دیکھا کہ ابو درداء اس بات سے خوش ہو کر اپنا سر اُٹھاتے تھے اور کہتے تھے کیا تم نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے، وہ کہتے تھے ہاں۔ وہ برابر اس کی تکرار کرتے رہے اور مجھے خیال ہوا کہ یہ اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ جائیں گے۔ ایک دن پھر وہ ہمارے پاس سے گزرے تو ابو درداء نے کہا ایک بات ایسی بتلاؤ جس سے ہم کو نفع ہو اور تم کو کوئی نقصان نہ ہو۔ انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (جہاد کے) گھوڑوں پر خرچ کرنے والا اس شخص کی طرح ہی جو صدقہ کرنے میں ہمیشہ اپنا ہاتھ کھلا رکھے کبھی بند نہ کرے، پھر

دے یا تم کو ایسی بات پر شرم دلائے کہ جس عیب کو تمہارے اندر موجود ہونے کی اس کو خبر ہے تو تم اس کے اس عیب پر اس کو شرم نہ دلاؤ جس کو تم جانتے ہو پھر اسکا وبال اسی پر پڑے گا۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی تہہ بند لٹکائے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا، آپ نے فرمایا جاؤ وضو کر، وہ گیا اور وضو کر کے واپس ہوا، آپ نے فرمایا پھر جاؤ وضو کر، ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیا بات ہے کہ آپ نے اسکو وضو کا حکم دیا اور پھر آپ خاموش رہے، آپ نے فرمایا اسکی تہہ بند لٹکی ہوئی تھی، اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی نماز نہیں قبول فرماتا جس کی تہہ بند لٹکی ہو (ابوداؤد)

حضرت قیسؓ بن بشر تغلبی سے روایت ہے کہ میرے باپ حضرت ابودرداؓ کی صحبت میں رہا کرتے تھے، انھوں نے مجھ سے بیان کیا کہ دمشق میں ایک صاحب تھے جن کا شمار آنحضرتؐ کے اصحاب میں تھا، ان کو لوگ ابن الحنظلیہ کہتے تھے، وہ تنہائی پسند تھے، لوگوں سے بہت کم میل جول رکھتے تھے اور زیادہ حصہ ان کا نماز میں گزرتا تھا، جب نماز سے فارغ ہوتے تو تسبیح و تکبیر میں وقت گزارتے، اس کے بعد پھر گھر جاتے تھے، اور گھر جاتے تو ہماری ہی طرف سے ہو کر گذرتے تھے اور ہم ابودرداءؓ کے پاس بیٹھے ہوتے تھے، جب ہماری طرف سے ہو کر نکلے تو ابودرداء نے اُن سے کہا

ٹخنے سے نیچے تہبند یا پائجامہ کی ممانعت

حضرت ابوجری جابر بن سُلیم سے روایت ہے کہ میں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ لوگ اُنکی رائے پر چلتے ہیں اور وہ جو کچھ کہتے ہیں لوگ اسی کی پیروی کرنے لگتے ہیں۔ میں نے کہا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ اللہ کے رسول ہیں، میں نے کہا عَلَیْكَ السَّلَامُ یَا رَسُوْلَ اللہِ۔ عَلَیْكَ السَّلَامُ یَا رَسُوْلَ اللہِ، آپ نے فرمایا عَلَیْكَ السَّلَامُ مت کہو، عَلَیْكَ السَّلَامُ(۱) مُردوں کا سلام ہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ کہا کرو، میں نے عرض کیا آپ اللہ کے رسول ہیں، فرمایا ہاں میں اس اللہ کا رسول ہوں کہ جب تم کو کوئی رنج یا صدمہ پہنچے اور تم اسکو پکارو تو وہ تمہاری مصیبت دور کر دے گا، اور جب تم قحط سالی میں مبتلا ہو جاؤ، پھر اس سے دعا مانگو تو وہ تمہارے لئے زمین سے پیدا کر دے گا، اور اگر کسی جنگل میں تمہارا اونٹ کھو جائے پھر تم اس سے دعا کرو تو وہ تمہارے اونٹ کو پلٹا دیگا، میں نے عرض کیا آپ مجھے کچھ نصیحت فرمائیں، آپ نے فرمایا کسی کو گالی نہ دینا (اس دن سے میں نے کسی کو گالی نہیں دی، نہ غلام کو نہ آزاد کو۔ نہ اونٹ کو نہ بکری کو) اور کسی نیکی کو حقیر نہ سمجھنا، اگر تم اپنے کسی بھائی سے کشادہ پیشانی کے ساتھ ملو تو یہ بھی نیکی ہے اور پائجامہ کی لمبائی نصف پنڈلی تک رکھو اور اگر یہ تمھیں پسند نہ ہو تو ٹخنوں تک رکھو پائجامہ لٹکانے سے بچو یہ تکبر ہے اور تکبر خدا تعالیٰ کو ناپسند ہے اور اگر تم کو کوئی گالی

---

(۱) عرب جب کسی مردہ کو سلام کرتے تھے تو عَلَیْكَ السَّلَامُ کہتے تھے۔ عَلَیْكَ سَلَامُ اللہِ قیس بن عاصم۔ ورحمتہ ماشاء ان یترحما

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو پاجامہ ٹخنوں سے نیچا ہو وہ آگ میں ہے (یعنی دوزخ کی آگ میں) (بخاری)

حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات نہ کریگا نہ ان کی طرف دیکھے گا نہ ان کو پاک کریگا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے، اور پھر آپ نے یہ آیت تین بار تکرار سے پڑھی۔

لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝	اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُن سے بات نہ کریگا نہ اُنکی طرف دیکھے گا اور نہ انکو پاک کریگا اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں۔ وہ تو بڑے ناکام اور خسارے میں ہیں، آپ نے فرمایا پائجامہ لٹکانے والا، خیرات دیکر احسان جتانے والا، اور اپنے سودے کو جھوٹی قسم کھا کر چلانے والا۔ (مسلم)

حضرت ابن عمرؓ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شیخی سے ازار یا قمیص یا عمامہ لٹکائے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو نظرِ رحمت سے نہ دیکھے گا۔ (ابو داؤد، نسائی)

جھک کر آپ کے موزے اُتار دوں، آپ نے فرمایا اس کو چھوڑو، میں نے ان کو پاکی کی حالت میں پہنا ہے اور ان پر مسح فرمایا۔ (بخاری۔ مسلم)

اور ایک روایت میں ہے کہ وہ جبہ شامی تھا اور اسکی آستینیں تنگ تھیں

اور ایک روایت میں ہے کہ یہ قصہ غزوہ تبوک کا ہے۔

کُرتا پسندیدہ لباس

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام کپڑوں میں کُرتا زیادہ پسند تھا۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

حضرت اسماءؓ بنت یزید الانصاریہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کُرتوں کی آستین پہونچوں تک ہوتی تھی۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

تکبر کا لباس

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تکبر سے اپنے کپڑوں کو کھینچے گا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسکی طرف نظر نہ کریگا، حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ۔ میری لُنگی ڈھیلی ہو کر لٹک جاتی ہے مگر میں اس کا خیال رکھتا ہوں، آپ نے فرمایا تم اُن میں نہیں ہو جو تکبر سے ایسا کرتے ہیں۔ (بخاری)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر نہ کریگا جو غرور میں آکر اپنے پائجامہ کو لٹکا کر چلے گا۔ (بخاری۔ مسلم)

آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان لٹکے ہوئے تھے۔ (مسلم)

اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو خطبہ سنا رہے تھے اس وقت آپ کے سر مبارک پر سیاہ عمامہ تھا۔

کفن مبارک کے کپڑے

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین سفید سوتی کپڑوں میں کفنایا گیا، جو ایک دیہات (سحول)[1] کے بنے ہوئے تھے، اس میں نہ عمامہ تھا نہ قمیص (ب۔م)

کجاوے کا نقشہ

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت باہر تشریف لے گئے، آپ کے اوپر سیاہ بالوں سے بُنا ہوا کمبل تھا جس میں بجائے پھول اور بوٹوں کے کجاوے کا نقشہ تھا۔ (م)

تنگ آستینوں والا جبہ

حضرت مُغیرہؓ بن شُعبہ سے روایت ہے کہ ایک رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھا آپ نے مجھ سے فرمایا تمہارے پاس کچھ پانی ہے، میں نے عرض کیا جی ہاں، آپ اپنی سواری سے اُتر پڑے اور ایک طرف کو چلے گئے، رات کی تاریکی میں اس قدر دور گئے کہ نظروں سے اوجھل ہو گئے، پھر آپ تشریف لائے۔ میں نے پانی ڈالا آپ نے چہرۂ مبارک دھویا اور آپ اونی جبہ پہنے تھے اس میں سے ہاتھ نہ نکال سکے تو اس جبہ کے نیچے سے ہاتھ نکال کر دھوئے، پھر سر کا مسح کیا، میں نے چاہا کہ

---

(۱) سحول یمن کا ایک گاؤں ہے۔

تشریف فرما تھے، میں نے دیکھا کہ حضرت بلال ؓ حضورؐ کو وضو کرا کے وضو کا بچا ہوا پانی لائے تو بعض لوگوں نے اپنے اوپر اس کو چھڑک لیا اور جس کو نہ ملا وہ ان چھڑکنے والوں کے ہاتھوں سے پانی کی تری لیکر تبرکاً اپنے بدن پر لگاتا تھا، پھر آنحضرتؐ تشریف لائے، آپ کے اوپر سرخ رنگ کا جوڑا تھا۔ گویا میں اس وقت بھی آپ کی سفید پنڈلیوں کو دیکھ رہا ہوں پھر حضورؐ نے وضو کیا اور حضرت بلال ؓ نے اذان دی، حضرت بلال ؓ دائیں اور بائیں جانب منہ کر کے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ۔ حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہہ رہے تھے اور میں ان کے چہرے کو تک رہا تھا، پھر آپ کے لئے نیزہ گاڑا گیا اور آپ نے آگے ہو کر نماز پڑھائی کتے اور گدھے نماز کے سامنے سے گزرتے تھے اور کوئی ان کو روکتا نہ تھا۔ (بخاری مسلم)

حضرت ابو رمثہ رفاعۃ التیمی ؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو سبز کپڑے پہنے ہوئے دیکھا ہے (ابوداؤد۔ ترمذی)

حضرت جابر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ میں تشریف لائے اُس وقت آپ سیاہ عمامہ باندھے ہوئے تھے۔
(ابوداؤد۔ ترمذی)

حضرت ابو سعید عمرو بن حریث سے روایت ہے کہ گویا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں، آپ سیاہ عمامہ باندھے ہوئے اور اس کے دونوں کنارے

وَجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيلَ تَقِيكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيلَ تَقِيكُم بَأْسَكُمْ (نحل۔ ع ۱۱)	اور تمہارے لئے ایسے کُرتے بنائے جو تم کو گرمی سے بچائیں اور ایسے کُرتے جو لڑائی کے ضرر سے بچائیں۔

احادیث

سفید کپڑوں کو ترجیح حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سفید کپڑے پہنا کرو یہ سب کپڑوں سے بہتر ہیں اور اپنے مردوں کو بھی سفید کفن دو۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

حضرت سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سفید لباس اختیار کرو، یہ بہت پاکیزہ اور ستھرا ہے اور اپنے مردوں کو بھی سفید کفن دو۔ (نسائی)

مختلف رنگ کے کپڑوں کا ثبوت حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد تھے، میں نے آپ کو سرخ گون جوڑا پہنے دیکھا، میں نے ایسا صاحب جمال آپ سے بہتر کسی کو نہیں دیکھا (بخاری مسلم)

حضرت ابو جحیفہؓ اور وہب ابن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ ایک ریتلی جگہ پر سرخ چمڑے کے خیمہ میں

کے پہننے سے اور سونے چاندی کے برتن میں پانی پینے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا کہ یہ چیزیں دنیا میں ان کے لئے ہیں (یعنی کافروں کے لئے) اور تمہارے لئے آخرت میں ہیں۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سونے چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ کو جہنم کی آگ سے بھرتا ہے (ب۔م) مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ جو سونے چاندی کے برتن میں کھاتا پیتا ہے اور ایک روایت میں ہے جو سونے چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھرتا ہے۔

لباس کا بیان

آیت

یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَیْکُمْ لِبَاسًا یُّوَارِیْ سَوْاٰتِکُمْ وَ رِیْشًا وَلِبَاسُ التَّقْوٰی ذٰلِکَ خَیْرٌ۔ (اعراف ع ۳)	اے بنی آدم ہم نے تم پر وہ لباس اتارا جو تمہاری ستر پوشی کرے اور اتارا ہم نے عزت کا پہناوا اور پرہیزگاری کا لباس یہ سب تمہارے لئے بہتر ہے

صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک پتھر کے کونڈے میں پانی لایا گیا، وہ کونڈا اتنا چھوٹا تھا کہ ہاتھ پھیلانے کی وسعت نہ تھی مگر سب نے وضو کر لیا، لوگوں نے پوچھا کہ کتنے آدمی تھے، کہا کچھ اوپر اسّی تھے، یہ بخاری کی روایت ہے اور بخاری مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک برتن میں پانی منگوایا، وہ ایسے برتن میں لایا گیا جس کے اوپر کا حصہ تنگ تھا اور اس میں تھوڑا پانی تھا تو آپ نے اپنی انگلیاں اس میں ڈال دیں، حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں پانی کو دیکھنے لگا وہ آپ کی انگلیوں سے اُبل رہا تھا، پھر میں نے وضو کرنے والوں کو شمار کیا تو وہ ستّر اور اسّی کے درمیان تھے۔

پیتل کا برتن حضرت عبد اللہؓ بن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے یہاں تشریف لائے تو ہم نے آپ کے لئے پیتل کے برتن میں پانی حاضر کیا، آپ نے اس سے وضو کیا (بخاری، مسلم)

منھ لگا کر پینا حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے گھر تشریف لے گئے، آپ کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ تھے آپ نے انصاری سے فرمایا تمہاری مشک میں رات کا باسی پانی ہو تو لاؤ، ورنہ ہم منھ لگا کر پی لیں گے۔ (بخاری)

سونے چاندی کے برتن میں پینے کی ممانعت حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ریشم اور دیباج

حضرت عمرو بن شعیبؓ سے روایت ہے انھوں نے اپنے باپ اور انھوں نے اپنے دادا سے سُنا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے اور بیٹھے پانی پیتے دیکھا ہے[1] (ترمذی)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔ حضرت قتادہؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انسؓ سے دریافت کیا کہ کھڑے ہو کر کھانے کا کیا حکم ہے۔ کہا یہ تو اور بھی بدتر اور مکروہ ہے (مسلم)

اور ایک روایت میں ہے کہ حضورؐ نے کھڑے ہو کر پینے پر سختی سے روکا تھا۔

پلانے والے کو آخر میں پینا چاہیئے

حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کو پلانے والا سب کے آخر میں ہے۔ (ترمذی)

سونے چاندی کے برتنوں کا حکم

پانی میں برکت

حضرت انسؓ سے روائیت ہے کہ نماز کا وقت آیا تو جسکے گھر قریب تھے وہ اپنے گھر وضو کرنے چلے گئے اور کچھ لوگ باقی رہ گئے رسول اللہ

---

(۱) کھڑے کھڑے پانی پینا جائز ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ بیٹھ کر پیے۔

کوئی چیز نظر آئے تو کیا کروں۔ فرمایا اس کو انڈیل دو، عرض کیا میں ایک سانس میں پانی نہیں پی سکتا۔ فرمایا جب سانس لو برتن ہٹا دو۔ (ترمذی)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے اور پھونکنے سے منع فرمایا ہے۔ (ترمذی)

کھڑے ہو کر پانی پینے کا بیان

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمزم کا پانی پلایا، آپ نے کھڑے ہو کر پی لیا[۱]۔ (بخاری، مسلم)

حضرت نزال بن سبرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ باب الرحبۃ[۲] پر آئے اور کھڑے کھڑے پانی پی لیا، پھر کہنے لگے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا تھا جیسا تم نے مجھے کرتے دیکھا ہے (بخاری)

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چلتے پھرتے کھایا کرتے تھے اور کھڑے کھڑے پیا کرتے تھے (ترمذی)

---

(۱) زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پینا چاہیئے (۲) رحبہ چبوترے کو کہتے ہیں۔

اپنے سوا کسی کو ترجیح نہ دوں گا، آپ نے یہ سُن کر پیالہ ان کو دیدیا۔ (بخاری مسلم)

مشک میں منھ لگا کر پانی پینے سے احتیاط

حضرت ابو سعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کُھلی اور ٹوٹی ہوئی[1] مشک سے منھ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک اور مشکیزہ میں منھ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت ام ثابت کبشہؓ بنت ثابت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، میرے یہاں ایک مشک لٹکی ہوئی تھی آپ نے کھڑے ہو کر اور منھ لگا کر پانی پی لیا تو میں نے وہ جگہ جہاں آپ کا دہن مبارک لگا تھا کاٹ کر تبرکاً اپنے پاس رکھ لیا۔[2]

پانی میں پھونکنے اور سانس لینے کی کراہیت

حضرت ابو سعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پینے کی چیز میں پھونکنے سے منع فرمایا ہے۔ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر اس میں

---

(۱) اس اندیشہ سے کہ ممکن ہے کہ مشک میں کوئی موذی چیز ہو جو بے خبری سے پیٹ میں چلی جائے۔

(۲) یہ جواز کو ظاہر کرنے کے لئے تھا۔

سانس لیتے تھے۔　(بخاری۔ مسلم)

پانی کس طرح پینا چاہیئے

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹ کی طرح پانی نہ پیا کرو، دو تین سانس میں پیو اور پینے سے پہلے بسم اللہ کہو، پھر پی چکنے کے بعد اللہ کی تعریف کرو۔ (ترمذی)

حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے سے منع فرمایا ہے۔　(بخاری۔ مسلم)

دائیں طرف والا بائیں طرف والے پر مقدم ہے

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پانی ملا ہوا دودھ لایا گیا، آپ کے دائیں طرف ایک دیہاتی تھا اور بائیں طرف حضرت ابوبکر تھے، آپ نے پی کر اُس دیہاتی کو دیدیا اور فرمایا داہنا پھر داہنا (بخاری مسلم)

دائیں طرف والے لڑکے کو بائیں جانب کے بوڑھوں پر ترجیح

حضرت سہل ابن سعدؓ سے روایت ہے کہ آپ کی خدمت میں کوئی پینے کی چیز لائی گئی، آپ نے پی لی، آپ کے داہنی طرف ایک لڑکا(۱) بیٹھا تھا اور بائیں جانب بوڑھے لوگ تھے، آپ نے لڑکے سے فرمایا کیا تم اجازت دیتے ہو کہ یہ میں ان لوگوں کو دیدوں، لڑکے نے عرض کیا واللہ میں آپ کے پس خوردہ پر

---

(۱) راوی نے کہا وہ ابن عباسؓ تھے۔

کھانے کے بعد وضو ضروری نہیں حضرت سعید بن حارث سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت جابرؓ سے پوچھا کہ آگ میں پکی ہوئی چیزوں میں وضو کے متعلق حضور کا کیا حکم تھا، انھوں نے کہا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایسا کھانا کہاں ملتا تھا اور جب کبھی ایسا اتفاق ہو جاتا تھا تو ہمارے پاس رومال بھی نہ ہوتا تھا، بس یہی ہتھیلیاں، پہونچے اور پاؤں۔ پھر ہم اسی طرح نماز پڑھ لیتے تھے، وضو نہیں کرتے تھے۔ (بخاری)

دو کا کھانا تین کو کافی ہے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو کا کھانا تین آدمیوں کو کافی ہو جاتا ہے اور تین کا کھانا چار کو کفائت کرتا ہے (بخاری۔ مسلم)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ ارشاد فرماتے تھے کہ ایک آدمی کا کھانا دو کو اور دو کا چار کو اور چار کا کھانا آٹھ آدمی کو کافی ہو جاتا ہے۔ (مسلم)

پانی پینے کا بیان

حضور کے پانی پینے کا طریقہ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی تین سانس میں پیتے تھے اور ہر مرتبہ برتن ہٹا کر

کہ میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں سے کھانا نوش فرماتے تھے اور جب فارغ ہوئے تو انگلیاں چاٹ لیں۔ (مسلم)

کس کھانے میں برکت ہے حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں کے چاٹنے اور برتن کو صاف کرنے کا حکم دیا اور فرمایا تم نہیں جانتے ہو کہ تمہارے کس کھانے میں برکت ہے۔ (مسلم)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کسی کا نوالہ گر جائے تو وہ اس کو اٹھا کر صاف کر کے کھا لے اس کو شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور انگلیوں کے چاٹنے سے پہلے رومال سے ہاتھ نہ پونچھے، اس لئے کہ اس کو کیا معلوم کہ اس کے کس کھانے میں برکت ہے (مسلم)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان تمہارے ہر کام میں شریک رہتا ہے حتیٰ کہ کھانے کے وقت بھی موجود رہتا ہے تو جب کسی کا لقمہ گر جائے تو اس کو اٹھا کر صاف کر کے کھا لے، شیطان کے لئے نہ چھوڑے کیونکہ اس کو کیا معلوم کہ کس کھانے میں برکت ہے۔ (مسلم)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا نوش فرماتے تھے تو اپنی تین انگلیاں چاٹ لیتے تھے اور فرماتے تھے کہ کسی کا کوئی لقمہ گر جائے تو اٹھا کر صاف کر کے کھا لے، اس کو شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور ہم کو برتن صاف کرنے کا حکم فرمایا اور فرمایا کوئی نہیں جانتا کہ اس کے کون سے کھانے میں برکت ہے۔ (مسلم)

اس کا نام غرّہ تھا، اس کو چار آدمی اُٹھاتے تھے، جب آپ نے چاشت کی نماز پڑھ لی تو کٹھرا لایا گیا، اس میں ثرید تھا، جب بہت لوگ جمع ہو گئے تو حضورؐ اس کی طرف بڑھے اور گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے، ایک دیہاتی نے کہا یہ کیسی بیٹھک ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے مجھ کو شریف بندہ بنایا ہے، جبار، سرکش، متکبر نہیں بنایا، پھر آپ نے فرمایا کہ اس کے گرد سے کھاؤ اور اس کی چوٹی کو چھوڑ دو اس میں برکت ہوگی۔ (ابوداؤد)

حضورؐ کا ارشاد عالی حضرت ابو جحیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔ (بخاری)

حضورؐ کا کھجور نوش فرمانا حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا آپ دونوں گھٹنے کھڑے کئے ہوئے اور کولے زمین پر ٹیکے ہوئے کھجور نوش فرما رہے تھے۔ (مسلم)

تین انگلیوں سے کھانے کا بیان

کھانے کا ادب حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کھانا کھا چکو تو ہاتھ اس وقت تک نہ پونچھو جب تک اس کو چاٹ نہ لو یا چٹوا نہ لو۔ (بخاری۔ مسلم)

حضورؐ کے کھانا نوش فرمانے کا طریقہ حضرت کعب سے روایت ہے

ہاتھ نہ اُٹھا سکا (یہ بات اس کے غرور نے کہلائی تھی۔) (مسلم)

ساتھ کھانے والے کی رعایت

حضرت جبلہ بن سحیم سے روایت ہے کہ قحط کا زمانہ تھا ہم ابن زبیرؓ کے ساتھ تھے، ہم کو کھانے کیلئے کھجوریں دی گئیں، ہم اس کو کھا رہے تھے کہ عبداللہ بن عمرؓ ادھر سے گزرے اور کہنے لگے دو دو کھجوریں ملا کر نہ کھاؤ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے پھر کہا کہ اگر آدمی اپنے بھائی یعنی ساتھ کھانے والے سے اجازت لے لے تو پھر کچھ مضائقہ نہیں۔ (بخاری۔ مسلم)

کھانا کھا کر آسودہ ہونا

حضرت وحشیؓ بن حرب سے روایت ہے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کھانا کھاتے ہیں اور سیر نہیں ہوتے، آپ نے فرمایا شاید تم لوگ الگ الگ کھاتے ہو۔ لوگوں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا مل کر کھاؤ اور بسم اللہ کہہ کر شروع کرو تو اس میں برکت ہوگی (ابوداؤد)

بیچ سے مت کھاؤ

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھانے کے بیچ میں برکت اُترتی ہے تو کھانا ہر طرف سے کھاؤ بیچ سے مت کھاؤ۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

کھانا نوش فرماتے وقت حضورؐ کی نشست

حضرت عبداللہ بن بسرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک کٹھرا تھا

دعوت میں جاتے وقت ایک بے بُلائے آدمی کے ساتھ ہو جانے پر حضورؐ کا میزبان سے اجازت لینا۔

حضرت ابو مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضورؐ کی دعوت کی، آپ کے لیے کھانا تیار کیا، حضورؐ بلائے پانچ آدمی تھے، جب آپ تشریف لیجانے لگے تو ایک آدمی اور بھی آپ کے ساتھ ہو گیا جب آپ میزبان کے دروازے پر پہونچے تو آپ نے میزبان سے فرمایا یہ شخص میرے ساتھ ہو گئے ہیں، تمہاری خوشی ہو تو ان کو روک لو، ورنہ یہ واپس ہو جائیں، انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ان کو بھی اجازت دیتا ہوں۔ (بخاری مسلم)

بچّہ کو کھانے کی تعلیم

حضرت عمرؓ بن ابو سلمہ سے روایت ہے کہ میں چھوٹا تھا اور حضورؐ کے گھر میں[1] تھا، میں پلیٹوں میں ادھر اُدھر ہاتھ ڈال کر کھایا کرتا تھا آپ نے مجھ سے فرمایا اے لڑکے اللہ کا نام لیکر سیدھے ہاتھ سے کھا اور اپنے آگے سے کھا۔ (بخاری مسلم)

حضورؐ کے حکم کی تعمیل نہ کرنے کا نتیجہ

حضرت سلمہؓ بن اکوع سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بائیں ہاتھ سے کھانا کھا رہا تھا، آپ نے فرمایا سیدھے ہاتھ سے کھاؤ، وہ بولا میں سیدھے ہاتھ سے نہیں کھا سکتا، آپ نے فرمایا نہ کھا سکے، بس پھر وہ کبھی اپنے منھ کی طرف

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو سلمہ کی وفات پر جب حضرت ام سلمہ سے نکاح کیا تو انکی گود میں پہلے شوہر سے ایک بچہ تھا جس کا نام عمر بن ابی سلمہ تھا، یہ آنحضرتؐ کے یہاں اپنی ماں کے ساتھ آئے اور وہیں تربیت پائی۔

تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَّلَا مُسْتَغْنًی عَنْہُ رَبَّنَا۔

ترجمہ :۔ اللہ تعالیٰ کی سب تعریف ہے جو پاک اور برکت والی جس سے بے نیازی ممکن نہیں اے ہمارے رب۔

کھانا کھا چکنے پر اللہ کی تعریف کرنے کا نتیجہ

حضرت معاذ بن انس رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے کھانا کھا کر یہ کہا سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے بغیر کسی حیلہ اور قوت کے یہ رزق عطا فرمایا تو اس کے تمام اگلے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ (ابو داؤد و ترمذی)

ناپسندیدہ کھانے کے ساتھ حضورؐ کا معاملہ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا، اگر پسند آیا تو نوش فرمایا اور ناپسند ہوا تو چھوڑ دیا۔ (بخاری۔ مسلم)

سرکہ کی تعریف

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں سے سالن مانگ بھیجا انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس اس وقت سرکہ کے سوا کچھ نہیں ہے۔ آپ نے سرکہ منگوالیا اور اس کو کھاتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے۔ سرکہ کتنا اچھا سالن ہے، سرکہ خوب سالن ہے۔

روزہ کی حالت میں دعوت دیجائے تو کیا کرنا چاہیئے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کسی کو دعوت دی جائے تو قبول کرو، اگر روزہ ہو تو اس کے حق میں دعا کرو اور اگر روزہ نہ ہو تو کھاؤ۔ (مسلم)

کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ ان دونوں کے ساتھ شیطان کا ہاتھ بھی میرے ہاتھ میں ہے، پھر بسم اللہ کہہ کر کھانا شروع کیا۔ [1] (مسلم)

بسم اللہ کا شیطان پر اثر حضرت امیہ مخشی صحابیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے ایک آدمی نے کھانا شروع کیا اور بسم اللہ نہ کہا، جب صرف ایک لقمہ باقی رہا اور اس کو منہ تک لیجانے لگا تو کہا بسم اللہ اولہٗ وآخرہٗ۔ تو حضورؐ مسکرا دیئے اور فرمایا شیطان برابر اس کے ساتھ کھانا کھا تا رہا جب اس نے بسم اللہ کہا تو شیطان نے اپنا سب کھایا پیا اُگل دیا یعنی قے کردی (ابوداؤد۔ ترمذی)

بسم اللہ کی برکت حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چھ اصحاب کے ساتھ کھانا نوش فرما رہے تھے اتنے میں ایک دیہاتی آگیا اور اس نے سارا کھانا دو لقموں میں ختم کر دیا، [2] آپ نے فرمایا کہ اگر یہ بسم اللہ کہہ کر شروع کرتا تو یہ کھانا تم سب کو کافی ہو جاتا۔ (ترمذی)

کھانے کے اختتام پر دعا حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے سے جب دسترخوان اُٹھایا جاتا تھا تو آپ یہ دعا فرماتے

(۱) اس سے معلوم ہوا کہ بسم اللہ کہنا ضروری ہے (۲) معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے اصحابؓ نے کھانا بسم اللہ کہہ کر شروع کیا ہوگا، لیکن جب وہ دیہاتی بغیر بسم اللہ پڑھے شریک ہو گیا تو کھانے کی برکت جاتی رہی۔

وقت اور کھانا شروع کرتے وقت بسم اللہ کہہ لیتا ہے تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے کہ یہاں نہ رات گزارنے کا ٹھکانا ہے اور نہ کھانے کا سہارا ہے اور جب آدمی گھر میں جاتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے رات گزارنے کی جگہ تو مل گئی اور جب کھانے کے وقت بھی اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا تو شیطان کہتا ہے کہ تم نے رات بسنے کی جگہ بھی پالی اور کھانا بھی تم کو مل گیا۔[1] (مسلم)

شیطان کی کوشش

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ جب کبھی ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانے کا اتفاق ہو جاتا تھا تو ہم اس وقت تک کھانے میں ہاتھ نہ ڈالتے تھے جب تک حضورؐ شروع نہ فرما لیتے، ایک مرتبہ ہم آپ کے ساتھ کھانے میں شریک تھے کہ ایک لڑکی دوڑتی ہوئی آئی، گویا کوئی اُس کو دوڑا رہا ہے اور وہ کھانے میں ہاتھ ڈالنے والی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا، پھر ایک دیہاتی دوڑتا ہوا آیا اور کھانے کی طرف ہاتھ بڑھانا چاہا لیکن حضورؐ نے اس کا بھی ہاتھ پکڑ لیا، پھر فرمایا جس کھانے پر اللہ کا نام نہیں لیا جاتا تو شیطان اپنے لئے حلال سمجھتا ہے، چنانچہ شیطان اس لڑکی کو اپنے ساتھ لایا تھا کہ اس کے ذریعہ کھانا حلال کرلے، مگر میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا تو پھر اس دیہاتی کو لایا کہ اس کے ذریعہ اپنے لئے کھانا حلال کرلے تو میں نے اس کا بھی ہاتھ پکڑ لیا، اسی

(۱) اس سے معلوم ہوا کہ غفلت میں شیطان کو بہکانے کا بڑا موقع مل جاتا ہے۔ اگر آدمی ہر وقت اللہ کا ذکر کرتا رہے تو شیطان کو کبھی اس کا موقع نہیں مل سکتا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کھانے کا ادب اور اس کی تعلیم و تربیت

تین ہدایتیں حضرت عمرؓ بن ابی سلمہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اللہ کا نام لے کر سیدھے ہاتھ سے اور اپنے سامنے سے کھایا کرو۔ (بخاری ۔ مسلم)

اگر بسم اللہ شروع میں یاد نہ رہے حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھانا بسم اللہ کہہ کر شروع کیا کرو، اگر ابتداء میں کہنا یاد نہ رہے تو پھر بسم اللہ اولہٗ وآخرہٗ کہنا چاہیے۔ (ابوداؤد ۔ ترمذی)

بسم اللہ کہنے پر شیطان کی مایوسی حضرت جابرؓ سے روایت ہی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سُنا کہ آدمی جب اپنے گھر میں داخل ہوتے

تمت

فہرست مضامین کتاب زادِ سفر حصہ دوم

دور کیا، قرآن شریعت کی آیتوں کا پورے کلام پاک میں کھنگالنا آسان کام نہ تھا، جہاں جہاں مجھے یاد آیا لکھ دیا تھا باقی انھیں سے مدد لی، اللہ تعالیٰ مرحوم و مغفور کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور اپنے انعام کی ان پر بارش کرے، شاہ صاحب کو ہمارے خاندان سے خصوصی تعلق تھا، اللہ تعالیٰ ان کو اس کا بہترین صلہ عطا فرمائے۔

"زادِ سفر" کا دوسرا حصہ چھپ کر آپ کے سامنے ہے، احادیث رسولؐ ہونے کے اعتبار سے تو کتاب کے دونوں حصے انمول ہیں اور آبِ زر سے لکھنے کے لائق ہیں لیکن ترجمہ کی کوتاہیوں کا مجھے اعتراف ہے، یہ حصہ دوم حصہ اول سے کم اہم نہیں، پہلا حصہ اگر ایمانیات اور فضائل پر مشتمل ہے تو دوسرے حصہ میں روزمرہ کی ضرورت کی چیزوں اور عام معاشرتی زندگی اور معاملات سے متعلق ہدایات ہیں، نیز اس زمانہ کے فتنوں کی خبر اور ان کا علاج بھی بتلایا گیا ہے اس لئے یہ حصہ پہلے حصے سے کچھ کم مفید اور ضروری نہیں، پہلا حصہ ماشاء اللہ کئی درسگاہوں اور اداروں کے نصاب میں داخل کر لیا گیا ہے، خدا کرے دوسرا حصہ بھی مقبول ہو، دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ پڑھنے اور سننے والے بھائیوں اور بہنوں کو اس سے فائدہ پہنچائے اور یہ کوشش مفید ثابت ہو۔

آخر میں اپنے بھائیوں اور بہنوں سے درخواست ہے کہ اپنی دعاؤں میں مجھ ناچیز کو ضرور یاد فرمائیں اور ایمان بخاتمہ اور مغفرت کی دعا کریں۔

لکھنؤ — امۃ اللہ تسنیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ آج ان ناچیز ہاتھوں سے امام نوویؒ کی بہترین کتاب ریاض الصالحین کا ترجمہ مکمل ہو کر شائع ہو رہا ہے الحمد للہ الذی بعزتہ وجلالہ تتم الصالحات،

اس کتاب کا نام میں نے زادِ سفر رکھا ہے، زادِ سفر کا پہلا حصہ قارئین تک عرصہ ہوا پہنچ چکا ہے اور خدا کا شکر ہے کہ اس کے کئی ایڈیشن نکلے، یہ دوسرا حصہ ہے خدا کرے پہلے حصہ کی طرح یہ بھی مقبول ہو۔

میں اپنے برادر معظم و محترم جناب ڈاکٹر مولوی سید عبد العلی صاحب کی انتہائی شکر گزار اور ممنون منت ہوں کہ یہ کام انھیں کی ترغیب سے شروع ہوا، جس وقت بھائی صاحب نے اس کتاب کی تصنیف کا مشورہ دیا، مشورہ کیا بلکہ حکم دیا تو مجھے اپنی نااہلیت کو دیکھتے ہوئے بڑی حیرت ہوئی کہ یہ کام مجھ سے کیسے انجام پا سکے گا، لیکن موصوف نے ترغیب کے ساتھ ساتھ ہمت بھی دلائی اور خدا کو چونکہ منظور تھا اس لئے میرے دل میں اس کام کی اُمنگ پیدا ہو گئی، چنانچہ میں نے خدا کے بھروسہ پر کام شروع کر دیا، اللہ تعالیٰ بھائی صاحب کو دنیا و آخرت میں جزائے خیر دے، میں اپنے برادر عزیز مولوی ابو الحسن علی سلمہٗ کی بھی بہت ممنون ہوں کہ اس کتاب میں ان کا بہت ہاتھ رہا اور انھوں نے میری بڑی مدد کی،

سب سے زیادہ میں مولانا شاہ حلیم عطا صاحب مرحوم شیخ الحدیث دار العلوم ندوۃ العلماء کی ممنون احسان ہوں کہ انھوں نے پہلے حصہ کی پوری کتاب پر نظر ڈالی، جہاں جہاں اشکال تھا اس کو

وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى

زادِ سفر

حصّہ دوم

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ شارح صحیح مسلم کی مقبول کتاب "ریاض الصالحین" کے نصف ثانی کا اُردو میں سلیس اور بامحاورہ ترجمہ ضروری حواشی اور تشریحی عنوانات کے ساتھ

حدیث شریف کا ایک چھوٹا سفری کتاب خانہ اور منزل آخرت کا

بہترین زادِ سفر

(مترجمہ)

امۃ اللہ تسنیم

(ناشر)

مکتبۂ اسلام گوئن روڈ لکھنؤ

مطبوعہ تنویر پریس لکھنؤ

قیمت غیر مجلد کاغذ ... دو روپے

قیمت مجلد ... چار روپے


حصہ دوم
حدیث نبوی کا اُردو مجموعہ
از
امۃ اللہ تسنیم
مکتبہ اسلام - گوئن روڈ لکھنؤ